

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ

مُسْتَعِذًا  
وَقَفَايَا

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند  
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

# میلاد النبی

الميلاد النبوي

الميلاد النبوي

المعروف به

صلى الله عليه وسلم

مؤلف

شمس الرحمن

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا

محمد یعقوب

راولپنڈی  
پاکستان

ضیاء العلوم پبلی کیشنز

ناشر





جس سہانی گھڑی چکا طیبہ کا چاند  
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام



العوارف العنبرية  
الميلاد النبوية  
السعودي  
**ميلاد النبی**  
صلى الله عليه وسلم

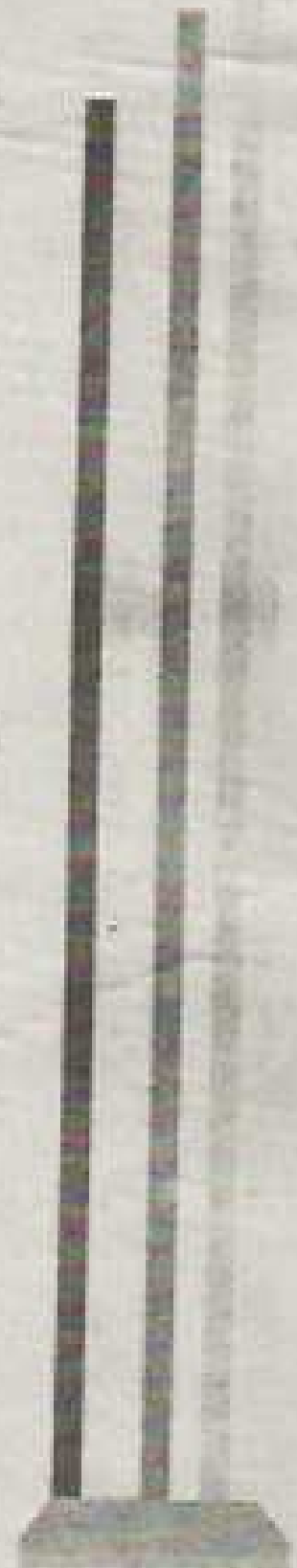
مؤلف

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا

مدظلہ العالی  
**محمد یعقوب ہزاروی**

استاذ الحدیث جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

ناشر ضیاء العلوم پبلی کیشنز  
راولپنڈی  
پاکستان



## ﴿جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں﴾

|              |                                            |
|--------------|--------------------------------------------|
| نام کتاب     | المعارف العنبرية فی المیلاد النبویہ        |
| مصنف         | المعروف بہ میلاد النبی ﷺ                   |
| ذریعہ برستی  | حضرت علامہ مولانا محمد یعقوب ہزاروی        |
| کمپوزر       | حضرت علامہ مولانا محمد ایوب ہزاروی         |
| کمپوزنگ سنٹر | محمد شوکت                                  |
| پروف ریڈنگ   | سٹون لائن پرنٹرز ملہ راولپنڈی              |
| تعداد        | محمد محمود احمد                            |
| قیمت         | ایک ہزار                                   |
| ناشر         | روپے                                       |
|              | جامع مسجد المرتضیٰ جی، سیون، ون اسلام آباد |

## ملنے کے پتے

- ☆ مکتبہ ضیائے میو ہری بازار راولپنڈی
- ☆ احمد بک کارپوریشن اردو بازار راولپنڈی
- ☆ جامعہ رضویہ ضیاء العلوم ڈی بڈاک سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
- ☆ حافظ محمد سعید احمد نقشبندی محلہ لطیف شاہ غازی کھاریاں ضلع گجرات

## ﴿ فہرست مضامین ﴾

| صفحہ نمبر | مضامین                                                                         | نمبر شمار |
|-----------|--------------------------------------------------------------------------------|-----------|
| ۱         | حضور علیہ السلام کی عالم ظہور میں جلوہ افروز ہونے کے لحاظ سے تین حالتیں ہیں    | ۱         |
| ۱         | خلقت محمدی                                                                     | ۲         |
| ۱         | ولادت محمدی                                                                    | ۳         |
| ۱         | بعثت محمدی                                                                     | ۴         |
| ۱         | رسول اللہ ﷺ کی خلقت تمام کائنات سے پہلے ہے                                     | ۵         |
| ۲         | ہو الاول والاخر الایۃ سے رسول اللہ ﷺ کے اول تخلیق ہونے پر استدلال              | ۶         |
| ۳         | حضور علیہ السلام تمام اسماء و صفات الہی سے متصف ہیں                            | ۷         |
| ۴         | وما ارسلناک الا رحمة للعالمین سے حضور علیہ السلام کے اول الخلق ہونے پر استدلال | ۸         |
| ۵         | ہر نعمت الہی کا حصول حضور علیہ السلام کے واسطے سے ہے                           | ۹         |
| ۶         | شیخ ابن سینا کا عبرتناک واقعہ                                                  | ۱۰        |
| ۷         | حضور علیہ السلام کی رحمت سے جبرائیل مامون العاقبت ہو گئے                       | ۱۱        |
| ۹         | احادیث سے رسول اللہ ﷺ کے اول مخلوق ہونے پر استدلال                             | ۱۲        |
| ۹         | حدیث نور                                                                       | ۱۳        |
| ۱۱        | اہل علم کی موافقت صحت حدیث کی دلیل ہے                                          | ۱۴        |
| ۱۲        | حضور علیہ السلام تمام عالم کے پدر معنوی ہیں                                    | ۱۵        |
| ۱۳        | حضور علیہ السلام کی یاد میں ابو البشر کی صدا                                   | ۱۶        |
| ۱۳        | حضور علیہ السلام کی تخلیق اس نور سے ہوئی جو عین ذات الہی ہے                    | ۱۷        |

|    |                                                                    |    |
|----|--------------------------------------------------------------------|----|
| ۱۸ | حضور علیہ السلام کے جسد انور کا سایہ نہیں تھا                      | ۱۳ |
| ۱۹ | حدیث میسرہ                                                         | ۱۳ |
| ۲۰ | حدیث عریاض بن مساریہ                                               | ۱۵ |
| ۲۱ | حدیث ابو ہریرہ                                                     | ۱۵ |
| ۲۲ | حدیث عمر بن خطاب                                                   | ۱۶ |
| ۲۳ | مطالع المسرات کی روایت                                             | ۱۷ |
| ۲۴ | حضور علیہ السلام کے نور کی حضرت جبرئیل نے بہتر ہزار مرتبہ زیارت کی | ۱۷ |
| ۲۵ | ولادت محمدی ﷺ                                                      | ۱۸ |
| ۲۶ | حضور علیہ السلام کے آباء و امہات کے ہر قسم کی فحاشی سے پاک ہونے    |    |
|    | پر اجتماع امت ہے                                                   | ۱۸ |
| ۲۷ | سات احادیث جن میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ                    |    |
|    | میرے لباء سے کسی نے فحاشی کا ارتکاب نہیں کیا                       | ۱۸ |
| ۲۸ | حضور کے والدین ماجدین کا ایمان                                     | ۲۰ |
| ۲۹ | حضور کے لباء و اجداد کے ایمان پر دلائل                             | ۲۱ |
| ۳۰ | حضرت آمنہ نے اپنے ابن کریم کو وصال کے وقت جو وصیت فرمائی           | ۲۸ |
| ۳۲ | حضور علیہ السلام کے والدین ماجدین کے زندہ ہونے کے بعد ایمان        |    |
|    | لانے میں حکمت                                                      | ۲۸ |
| ۳۳ | ایک عالم کا عبرتناک واقعہ                                          | ۳۰ |
| ۳۴ | فقہ اکبر کی نسبت امام اعظم کی طرف کبریٰ محل نظر ہے                 | ۳۱ |
| ۳۵ | اکابر ائمہ دین کے ارشادات                                          | ۳۳ |
| ۳۶ | امام حجر کی کارشاد                                                 | ۳۴ |
| ۳۷ | امام فخر الدین رازی کا قول                                         | ۳۴ |
| ۳۸ | امام رازی کا علمی مقام                                             | ۳۴ |
| ۳۹ | امام جلال الدین سیوطی کا ارشاد                                     | ۳۵ |

|    |                                                                                                                                                |
|----|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ۳۰ | امام جلال الدین سیوطی مختصر مرتبہ بیداری میں                                                                                                   |
| ۳۶ | حضور علیہ السلام کے جمال جہال آلاء کی زیارت بہرہ ور ہوئے                                                                                       |
| ۳۶ | رئیس الفقہاء علامہ ابن عابدین شامی کا قول                                                                                                      |
| ۳۶ | برسیدہ المصطفیٰ فی المند شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ارشاد                                                                                       |
| ۳۷ | علامہ عبد العزیز پرہادی کا ارشاد مبارک                                                                                                         |
| ۳۷ | علامہ زماں سید پیر مر علی شاہ گولڑوی کا قول مبارک                                                                                              |
| ۳۷ | امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کا قول مبارک                                                                                               |
| ۳۶ | جماعت کثیرہ اکابر ائمہ واجلہ حفاظ کے اسماء گرامی جن کا یہ مذہب ہے                                                                              |
| ۳۸ | کہ والدین کریمین موحّد و ناجی ہیں                                                                                                              |
| ۳۷ | حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا فرمانے کے بعد                                                                                                     |
| ۳۰ | جب اللہ تعالیٰ نے نور مصطفیٰ ﷺ ان کی پیشانی میں رکھا تو روشن سورج کی طرح چمکنا تھا                                                             |
| ۳۸ | رسول اللہ ﷺ کے نور کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام پر تمام اشیاء و جملہ مسمیات پیش فرما کر ان کے اسماء و صفات بطریق الہام عطا فرمائے |
| ۳۹ | رسول اللہ ﷺ کے نور کی برکت سے آدم علیہ السلام مسکود ملائکہ ہوئے                                                                                |
| ۳۱ | سب سے پہلے حضرت جبرائیل پھر حضرت میکائیل پھر حضرت اسرافیل پھر حضرت عزرائیل نے سجدہ کیا                                                         |
| ۵۰ | سجدہ کی دو قسمیں سجدہ عبادت و سجدہ تحییت                                                                                                       |
| ۵۱ | یہ سجدہ جمعہ کے دن زوال سے عصر تک جاری رہا                                                                                                     |
| ۵۲ | حضرت حوا حضرت آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئیں                                                                                      |
| ۵۳ | حضرت حوا کا منہ آدم علیہ السلام نے بیس مرتبہ حضور علیہ السلام پر درود بھیجا                                                                    |
| ۵۴ | جب حضرت آدم علیہ السلام سے اجتہادی خطاء ہوئی                                                                                                   |
| ۳۲ | تو حضور علیہ السلام کو رب کے حضور اپنا وسیلہ بنایا اللہ ریث                                                                                    |
| ۵۵ | حضور علیہ السلام اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہیں                                                                                  |

|    |                                                                   |    |
|----|-------------------------------------------------------------------|----|
| ۵۶ | محدث بیہتقی کی دلائل الثبوت کل کی کل خیر و ہدایت ہے               | ۳۵ |
| ۵۷ | مقبولان بارگاہ الہی کے وسیلہ سے دعا حق قائل کہ کرنا نکلنا جائز    |    |
|    | اور حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے                                | ۳۳ |
| ۵۸ | حضور علیہ السلام کے توسل سے دعا عند اللہ بہت ہی محبوب ہے          | ۳۳ |
| ۵۹ | نبی کے علوم وہی ولد فی ہوتے ہیں                                   | ۳۳ |
| ۶۰ | نبی قریب و بعید یکساں دیکھتا ہے                                   | ۳۳ |
| ۶۱ | دونوں جہاں رسول اللہ کی خاطر سے ہیں لولا محمد ما خلقتک لا ارضا    |    |
|    | ولا اسماء                                                         | ۳۳ |
| ۶۲ | حدیث سلمان فارسی کہ میں نے دنیا اور اہل دنیا کو اس لئے پیدا       |    |
|    | ہا کہ آپ کی قدر و منزلت میری بارگاہ میں ہے اس سے انہیں شناسا کروں | ۳۵ |
| ۶۳ | حضرت آدم سے رسول اللہ کا نور حضرت شیث کی طرف منتقل ہوا            | ۳۶ |
| ۶۴ | شیث عربی زبان کا لفظ ہے اس کا معنی ہے عطیۃ اللہ                   | ۳۶ |
| ۶۵ | شیث نام رکھنے کی وجہ                                              | ۳۶ |
| ۶۶ | حضرت شیث علیہ السلام آدم علیہ السلام کی اولاد میں سب سے           |    |
|    | حسین و جمیل تھے                                                   | ۳۶ |
| ۶۷ | حضرت شیث پر پچاس صحیفے نازل ہوئے                                  | ۳۷ |
| ۶۸ | حضرت شیث علیہ السلام کے نکاح کا خطبہ حضرت جبرئیل نے پڑھا          |    |
|    | اور ملائکہ بھی حاضر ہوئے                                          | ۳۷ |
| ۶۹ | حضرت شیث علیہ السلام نو سو بارہا بیس سال عمر پائی                 | ۳۷ |
| ۷۰ | آپ کی قبر ابو قیس پہاڑ کے غار میں ہے                              | ۳۷ |
| ۷۱ | حضور علیہ السلام کا نور حضرت شیث سے انوش کی طرف منتقل ہوا         | ۳۷ |
| ۷۲ | حضرت انوش نے ساڑھے نو سو سال عمر پائی                             | ۳۷ |
| ۷۳ | لفظ انوش کا معنی                                                  | ۳۷ |
| ۷۴ | یسو و کاہر عالم رسول اللہ ﷺ کا نور ہاشم کے چہرہ میں دیکھ کر آپ کی |    |

قدیم ہو ہی کرتا

|    |                                                                 |    |
|----|-----------------------------------------------------------------|----|
| ۳۸ | اور جس شی پر آپ کا گذر ہوتا آپ کو سجدہ کرتی                     |    |
| ۳۸ | ہر قل روم نے حضرت ہاشم کو اپنی لڑکی سے نکاح کا پیغام بھیجا      | ۷۵ |
| ۳۸ | حضرت ہاشم کا نام عمر ہے ہاشم لقب سے موسوم ہونے کی وجہ           | ۷۶ |
|    | جب رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک عبدالمطلب کی جانب منتقل ہوا         | ۷۷ |
| ۳۹ | تو آپ کے بدن سے خوشبو آتی تھی                                   |    |
| ۳۹ | کعب اخبار کی روایت                                              | ۷۸ |
| ۵۰ | محمود ہاتھی نے حضرت عبدالمطلب کو سجدہ کیا                       | ۷۹ |
| ۵۳ | حضرت عبدالمطلب کی صفات حمیدہ                                    | ۸۰ |
| ۵۳ | حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے احوال شریفہ                       | ۸۱ |
|    | حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ قریش میں اخلاق                       | ۸۲ |
| ۵۳ | اور شکل و صورت میں سب سے حسین تھے                               |    |
| ۵۳ | حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی عفت نفس کا ایک واقعہ              | ۸۳ |
| ۵۵ | حضرت عبد اللہ کے اسم ذبیح سے موسوم ہونے کی وجہ                  | ۸۴ |
| ۵۸ | حضرت عبد اللہ کی نجی امداد                                      | ۸۵ |
| ۵۹ | نسب شریف                                                        | ۸۶ |
|    | حضرت جبرئیل نے کہا میں تمام مشرق و مغرب میں                     | ۸۷ |
| ۶۱ | پھر اکوئی شخص محمد ﷺ سے افضل نہیں دیکھا                         |    |
| ۶۲ | احادیث شریفہ کی روشنی میں خاندان نبوت کی افضلیت                 | ۸۸ |
|    | حضور نبی کریم سے جس کسی کو ادنیٰ سی محبت اور نسبت ہے            | ۸۹ |
| ۶۲ | اس کی فضیلت اندازہ و قیاس سے زیادہ ہے                           |    |
| ۶۲ | جس نے عربوں سے بغض رکھا میری شفاعت میں داخل نہیں ہو گا اللہ عیث | ۹۰ |
| ۶۲ | حدیث سلمان فارسی                                                | ۹۱ |
|    | اہل عرب کو تین وجہ سے دوست رکھو ایک تو اس لئے کہ میں            | ۹۲ |

|    |                                                                     |     |
|----|---------------------------------------------------------------------|-----|
| ۶۲ | عربی ہوں اللہ بیٹ                                                   |     |
| ۹۳ | جو اہل عرب سے محبت رکھتا ہے وہ میری محبت کے سبب                     |     |
| ۶۳ | انہیں محبوب رکھتا ہے                                                |     |
| ۹۴ | حضرت عبداللہ قریش میں سب سے حسین و جمیل تھے رسول اللہ کا نور        |     |
| ۶۵ | آپ کی پیشانی میں چمکتے ہوئے ستارے کی طرح دکھلائی دیتا تھا           |     |
| ۹۵ | جب حضرت عبداللہ کا نکاح حضرت آمنہ سے ہوا تو                         |     |
|    | قریش بنو مخدوم عبد شمس و عبد مناف کی عورتیں                         |     |
| ۶۵ | افسوس سے ہمدرد بن گئیں                                              |     |
| ۶۶ | کعب اخبار کی روایت                                                  | ۹۶  |
|    | جب رسول اللہ شکم مادر میں تشریف فرما ہوئے تو قریش کے ہر چار پائے نے | ۹۷  |
| ۶۷ | آپ کے کمالات سے نطق کیا                                             |     |
| ۶۸ | طبرانی کی روایت                                                     | ۹۸  |
| ۶۸ | برکات حمل شریف                                                      | ۹۹  |
| ۶۹ | حضرت عبداللہ کی وفات                                                | ۱۰۰ |
| ۶۹ | حضرت آمنہ نے آپ کے مرثیہ میں جو اشعار کہے                           | ۱۰۱ |
| ۷۰ | حضرت عبداللہ کے انتقال پر فرشتوں کی رب کے حضور عرض                  | ۱۰۲ |
| ۷۰ | رسول اللہ کے یتیم ہونے میں حکمت                                     | ۱۰۳ |
| ۷۰ | ایک سوال اور اس کا جواب                                             | ۱۰۴ |
| ۷۱ | حضور علیہ السلام اپنے والدین کے دریکتا ہیں                          | ۱۰۵ |
| ۷۱ | حضرت عبداللہ نے حضرت آمنہ کے سوا کسی خاتون سے نکاح نہیں کیا         | ۱۰۶ |
| ۷۲ | حضرت عبداللہ نے ایک لونڈی پانچ لونٹ اور ایک ریوڑ بھریاں ترکہ چھوڑے  | ۱۰۷ |
| ۷۳ | ام ایمن رضی اللہ عنہا کے لئے آسمان سے پانی کا ڈول اترا              | ۱۰۸ |
| ۷۴ | ڈول سے پانی نوش کرنے کے بعد زندگی بھر پیاس نہ لگی سخت گرمی          | ۱۰۹ |
|    | میں روزہ رکھا کرتیں                                                 |     |

|    |                                                                       |     |
|----|-----------------------------------------------------------------------|-----|
| ۷۲ | لیکن پیاس محسوس نہیں ہوتی تھی                                         |     |
| ۷۳ | تاریخ ولادت شریف                                                      | ۱۱۰ |
| ۷۳ | تاریخ ولادت کے متعلق محققین علماء کے ارشادات                          | ۱۱۱ |
| ۷۳ | علامہ ابن خلدون کا ارشاد                                              | ۱۱۲ |
| ۷۳ | علامہ ابن ہشام کا ارشاد                                               | ۱۱۳ |
| ۷۳ | علامہ ابن جریر طبری کا قول                                            | ۱۱۴ |
| ۷۳ | محدث ابن جوزی کا ارشاد                                                | ۱۱۵ |
| ۷۳ | ابو الفتح محمد بن محمد الامدلسی کا قول                                | ۱۱۶ |
| ۷۴ | شیخ شیوخ علماء ہند مولانا عبدالحق محدث دہلوی کا ارشاد                 | ۱۱۷ |
| ۷۴ | امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل مدنی کا ارشاد                | ۱۱۸ |
| ۷۶ | وقت ولادت شریف                                                        | ۱۱۹ |
| ۷۶ | ولادت شریفہ طلوع غفر کے وقت ہوئی                                      | ۱۲۰ |
| ۷۶ | ولادت شریف کی ساعت تمام ساعات سے زیادہ فضیلت والی ہے                  | ۱۲۱ |
| ۷۷ | شب میلاد کی فضیلت                                                     | ۱۲۲ |
|    | تمام راتوں سے افضل میلاد شریف کی رات ہے پھر لیلة القدر پھر لیلة معراج | ۱۲۳ |
| ۷۷ | پھر عرفہ کی رات پھر جمعہ کی رات پھر شب قدر پھر عید کی رات             |     |
| ۷۷ | شب میلاد شریف کی فضیلت پر دلائل                                       | ۱۲۴ |
|    | اللہ تعالیٰ نے والصبحی واللیل کے ساتھ حضور علیہ السلام کی             | ۱۲۵ |
| ۸۰ | شب میلاد کی قسم کھائی                                                 |     |
| ۸۰ | فائدہ                                                                 | ۱۲۶ |
| ۸۱ | ہجر کے دن کی فضیلت احادیث مبارکہ سے                                   | ۱۲۷ |
| ۸۱ | ہجر کے دن کے خصائص                                                    | ۱۲۸ |
|    | حضور علیہ السلام کی ولادت ہجر کے دن ہوئی                              | ۱۲۹ |
|    | نبوت کا ظہور ہجر کے دن ہوا لہٰذا مکرمہ سے ہجرت ہجر دن کے دن فرمائی    |     |

|    |                                                                       |     |
|----|-----------------------------------------------------------------------|-----|
| ۸۲ | مدینہ طیبہ دخول پیر کے دن ہوا حجر اسود کو اپنے مقام پر پیر کے دن رکھا |     |
| ۸۳ | پیر کے دن ربیع الاول شریف میں ولادت کی حکمت                           | ۱۳۰ |
| ۸۴ | واقعہ اسحاب قبل                                                       | ۱۳۱ |
| ۸۹ | حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کس طرح غمی ہوئے                               | ۱۳۲ |
| ۸۹ | حضور علیہ السلام کی ولادت کے وقت خوارق کا ظہور                        | ۱۳۳ |
|    | رسول اللہ جب پیدا ہوئے تو آپ کے ساتھ                                  | ۱۳۴ |
| ۸۹ | ایک نور نکلا جس سے مشرق و مغرب روشن ہو گئے                            |     |
| ۸۹ | فائدہ                                                                 | ۱۳۵ |
| ۸۹ | مشت منی کے معجزات سے ہے                                               | ۱۳۶ |
| ۹۰ | بعد از ولادت رضوان نے رسول اللہ کے کان میں سرگوشی کی                  | ۱۳۷ |
| ۹۱ | ولادت کے وقت جو خوارق مادر رسول اللہ نے دیکھے                         | ۱۳۸ |
| ۹۳ | ولادت شریفہ کے وقت حجرہ نور سے منور ہو گیا اور ستارے قریب ہو گئے      | ۱۳۹ |
| ۹۵ | رسول اللہ کی ولادت کے وقت حضرت آسیہ و مریم کی آمد کی حکمت             | ۱۴۰ |
|    | حضرت آسیہ و مریم و کلثوم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن جنت میں        | ۱۴۱ |
| ۹۵ | رسول اللہ کی ازواج میں سے ہوں گی                                      |     |
| ۹۶ | ولادت شریفہ کے وقت حوروں کی آمد میں حکمت                              | ۱۴۲ |
| ۹۶ | ولادت شریفہ کی صبح کو یسوی نے نشان نبوت دیکھا تو غش کھا کر گر گیا     | ۱۴۳ |
| ۹۷ | حضور علیہ السلام کی آمد کی بھارت ہر طریق و ہر فریق سے آئی             | ۱۴۴ |
| ۹۷ | محدث ابو نعیم کی روایت                                                | ۱۴۵ |
| ۹۸ | ولادت شریف کی خوشی میں کعبہ جھومنے لگا                                | ۱۴۶ |
| ۹۹ | ولادت شریف کے وقت دنیا بھر کے مت سر کے بل گر پڑے                      | ۱۴۷ |
|    | ولادت شریف کے وقت حضرت عبدالمطلب نے دیکھا تمام مت گر پڑے ہیں          | ۱۴۸ |
| ۹۹ | پور دیوار کعبہ سے آواز سنی مصطفیٰ مختار علیہ السلام پیدا ہوئے         |     |
|    | قریش کی ایک جماعت کی موجودگی میں بارہا ایک مت گر اور اس سے آواز آئی   | ۱۴۹ |

کہ تیرا اس مولود کسی وجہ سے ہے جس کے نور سے زمین کی تمام  
راہیں مشرق سے مغرب تک روشن ہو گئی ہیں

|     |     |                                                                               |
|-----|-----|-------------------------------------------------------------------------------|
| ۱۰۰ | ۱۵۰ | ابو نعیم کی روایت                                                             |
| ۱۰۰ | ۱۵۱ | شب میلاد شیطان کو ستر زنجیروں میں باندھ کر سمندر میں ڈال دیا گیا              |
| ۱۰۱ | ۱۵۲ | کسری کے محل میں زلزلہ                                                         |
| ۱۰۲ | ۱۵۳ | حیرہ طریہ خشک ہو گیا                                                          |
| ۱۰۳ | ۱۵۴ | فارس کی آگ جھگنی                                                              |
| ۱۰۳ | ۱۵۵ | شب میلاد شریف شیطان بلند آواز سے رویا                                         |
| ۱۰۳ | ۱۵۶ | البیہس چار مرتبہ بلند آواز سے رویا ہے                                         |
| ۱۰۴ | ۱۵۷ | شب میلاد جبرائیل علیہ السلام نے حکم الہی شیطان کو لاتوں سے پیٹا               |
| ۱۰۴ | ۱۵۸ | فوائد                                                                         |
| ۱۰۵ | ۱۵۹ | مقام عبرت                                                                     |
| ۱۰۵ | ۱۶۰ | کسری کے چیف جسٹس کا خواب                                                      |
| ۱۰۷ | ۱۶۱ | مسطح کے عجیب و غریب احوال                                                     |
| ۱۰۷ | ۱۶۲ | مسطح کے بدن میں کوئی جوڑ نہیں تھا اور نہ ہی یہ بیٹھنے اٹھنے کی طاقت رکھتا تھا |
| ۱۰۸ | ۱۶۳ | مسطح کے جس کا کوئی حصہ سوائے زبان کے حرکت نہیں کرتا تھا                       |
| ۱۰۹ | ۱۶۴ | حضور علیہ السلام مختون اور ناف بریدہ پیدا ہوئے                                |
| ۱۰۹ | ۱۶۵ | فائدہ                                                                         |
| ۱۱۰ | ۱۶۶ | ناف بریدہ و مختون پیدا ہونے میں حکمت                                          |
| ۱۱۰ | ۱۶۷ | سترہ نبی مختون پیدا ہوئے                                                      |
| ۱۱۰ | ۱۶۸ | پتھر کی بانڈی شق ہو گئی                                                       |
| ۱۱۱ | ۱۶۹ | اسم محمد سے موسوم ہونے کی وجہ                                                 |
| ۱۱۲ | ۱۷۰ | اسم محمد کے معنی                                                              |
| ۱۱۲ | ۱۷۱ | حضرت عبدالمطلب کا مبارک خواب                                                  |

- ۱۷۲ اسم محمد زین و آسمان کی پیدائش سے جس لاکھ سال پہلے  
۱۱۲ اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ عرشِ مزین پر نکھا
- ۱۷۳ نام محمد کی برکتیں  
۱۱۳
- ۱۷۴ جس نے میری محبت اور میرے نام پاک سے تہرک کے لئے لڑ کے  
نام محمد رکھا
- ۱۷۵ وہ اور اس کا لڑکا جنت میں جائیں اللہ عیث  
۱۱۳
- ۱۷۶ جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو نہ محروم رکھو اللہ عیث  
۱۱۳
- ۱۷۷ جس کا نام محمد یا احمد ہو وہ دوزخ میں نہ جائے گا حدیث قدسی  
۱۱۳
- ۱۷۸ تم میں سے کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر ایک محمد یا دو محمد  
یا تین محمد ہوں اللہ عیث  
۱۱۳
- ۱۷۹ ایک عورت نے شکایت کی اس کی اولاد زندہ نہیں رہتی آپ نے فرمایا  
یہ لازم کر لے جو بیٹا تجھے عطا کیا گیا اس کا نام محمد رکھے گی اس نے ایسا کیا  
اللہ تعالیٰ نے اسے لڑکا عطا کیا جو زندہ رہا  
۱۱۵
- ۱۸۰ حدیث معضل  
۱۱۵
- ۱۸۱ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت  
۱۱۶
- ۱۸۲ جس گھر میں کوئی محمد نام کا ہو اس میں دن میں دو بار رحمت الہی  
کا نزول ہوتا ہے  
۱۱۶
- ۱۸۳ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت  
۱۱۶
- ۱۸۴ جس گھر میں کوئی محمد نام کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس گھر میں  
برکت پیدا فرماتا ہے  
۱۱۷
- ۱۸۵ بعض ایسے فرشتے ہیں جو زمین میں پھرتے ہیں ان کی عبادت یہ ہے  
کہ جس گھر میں کوئی محمد نام کا ہو اس کی حفاظت کرنا  
۱۱۷
- ۱۸۶ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی روایت  
۱۱۷
- ۱۸۷ نام محمد کی تعظیم واجب ہے  
۱۱۷

|     |                                                                             |     |
|-----|-----------------------------------------------------------------------------|-----|
| ۱۱۸ | سلطان محمود اور اسم پاک محمد کی تعظیم                                       | ۱۸۷ |
| ۱۱۹ | نام پاک محمد کی تعظیم سے سو سال کے گناہ معاف جنت اور ستر حوریں بھی ملیں     | ۱۸۸ |
| ۱۲۰ | حضور علیہ السلام کے اسم پاک کی معرفت ضروری ہے                               | ۱۸۹ |
| ۱۲۰ | ایجاد خلق سے دو ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے اسم محمد سے آپ کو موسوم فرمایا | ۱۹۰ |
| ۱۲۰ | حضور علیہ السلام کے اسماء شریفہ کثیر ہیں                                    | ۱۹۱ |
| ۱۲۱ | اسماء کی کثرت مسمی کی فضیلت پر دال ہے                                       | ۱۹۲ |
|     | اذان میں نام پاک سن کر درود پڑھنے والے کو                                   | ۱۹۳ |
| ۱۲۲ | حضور علیہ السلام اپنی قیادت میں جنت میں لے جائیں گے                         |     |
| ۱۲۲ | لطیفہ                                                                       | ۱۹۴ |
| ۱۲۳ | اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے آپ کا نام نکالا                                  | ۱۹۵ |
| ۱۲۳ | حضور علیہ السلام مصفا پیدا ہوئے                                             | ۱۹۶ |
| ۱۲۴ | پیدا ہوتے ہیں سجدہ کیا                                                      | ۱۹۷ |
| ۱۲۵ | رضاعت و زمانہ طفولیت                                                        | ۱۹۸ |
|     | والدہ شریفہ نے حضور علیہ السلام کو سات یا نو دن تک دودھ پلایا               | ۱۹۹ |
| ۱۲۵ | پھر ثویبہ نے حلیمہ سعدیہ کی آمد تک تقریباً چار ماہ دودھ پلایا               |     |
| ۱۲۶ | دودھ پینے میں نصفت                                                          | ۲۰۰ |
| ۱۲۷ | دراز گوش کا اپنی قسمت پہ نازل ہونا                                          | ۲۰۱ |
| ۱۲۷ | برکات رضاعت                                                                 | ۲۰۲ |
|     | حضور علیہ السلام کی رضاعت شریفہ کی علامہ و میری نے                          | ۲۰۳ |
| ۱۲۹ | منظوم ترجمانی فرمائی                                                        |     |
| ۱۳۰ | جس دن سے ہم حضور علیہ السلام کو دلائے ہمیں چرخ کی ضرورت نہ رہی              | ۲۰۴ |
| ۱۳۱ | حضور علیہ السلام کی تعظیم کے لئے تمام مت سرنگوں ہو گئے                      | ۲۰۵ |
| ۱۳۱ | تجر اسود حضور علیہ السلام کے وجہ کریم سے لپٹ گیا                            | ۲۰۶ |
| ۱۳۱ | حضور علیہ السلام برکت سے دودھ میں کثرت                                      | ۲۰۷ |

|     |                                                                                                                                                                                                     |     |
|-----|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----|
| ۲۰۸ | زمین کا سر سبز و شاداب ہونا تجربہ و شجر کی سلامی                                                                                                                                                    | ۱۳۱ |
| ۲۰۹ | حضور علیہ السلام ہر شے کو ہاتھ لگانے سے پہلے بسم اللہ پڑھتے                                                                                                                                         | ۱۳۲ |
| ۲۱۰ | حضور علیہ السلام کی تشریف آوری کے بعد جنو سعد کے ہر گھر سے خوشبو آتی تھی                                                                                                                            | ۱۳۳ |
| ۲۱۱ | آپ پر ہر دن سورج کی روشنی کی مانند نور اترتا                                                                                                                                                        | ۱۳۴ |
| ۲۱۲ | بحری نے سجدہ کیا                                                                                                                                                                                    | ۱۳۴ |
| ۲۱۳ | لونٹ نے سجدہ کیا                                                                                                                                                                                    | ۱۳۴ |
| ۲۱۳ | حضور علیہ السلام کی نشوونما میں حیرت انگیز زیادتی                                                                                                                                                   | ۱۳۵ |
| ۲۱۵ | کھیلنے سے نفرت                                                                                                                                                                                      | ۱۳۶ |
| ۲۱۶ | جنہوں نے حضور علیہ السلام کو دودھ پلایا                                                                                                                                                             | ۱۳۶ |
| ۲۱۷ | حضرت حلیمہ حضور علیہ السلام کو گود میں لئے جا رہی تھیں تین نوجوان کنواری لڑکیوں نے وہ خدا بھاتی صورت دیکھی جوش محبت سے اپنی پستانیں دہن اقدس میں رکھیں تینوں کا دودھ اتر آیا تینوں کا نام عاتکہ تھا | ۱۳۷ |
| ۲۱۸ | جنتی بیبیوں نے آپ کو دودھ پلایا سب اسلام لائیں                                                                                                                                                      | ۱۳۷ |
| ۲۱۹ | وحوش و طیور نے خدمت کے لئے آرزو کی                                                                                                                                                                  | ۱۳۹ |
| ۲۲۰ | غیبی ندا میں حضور کو حضرت حلیمہ کی تربیت میں دینے کا حکم                                                                                                                                            | ۱۳۹ |
| ۲۲۱ | عچن میں بول و براز کبھی لباس میں نہیں کیا                                                                                                                                                           | ۱۴۰ |
| ۲۲۲ | نوری کھلونا                                                                                                                                                                                         | ۱۴۰ |
| ۲۲۳ | جھولا فرشتوں کی تحریک سے حرکت کرتا تھا                                                                                                                                                              | ۱۴۲ |
| ۲۲۴ | سایہ                                                                                                                                                                                                | ۱۴۲ |
| ۲۲۵ | شق صدر شریف                                                                                                                                                                                         | ۱۴۳ |
| ۲۲۶ | شق صدر مبارک چار بار ہوا                                                                                                                                                                            | ۱۴۴ |
| ۲۲۷ | فضیلت شق صدر دیگر انبیاء کرام کو بھی عطا ہوئی                                                                                                                                                       | ۱۴۴ |
| ۲۲۸ | سید اقدس آلہ کے بغیر چاک ہوا                                                                                                                                                                        | ۱۴۵ |

|     |     |                                                                      |
|-----|-----|----------------------------------------------------------------------|
| ۱۳۵ | ۲۲۹ | شق صدر شریف کے بعد آپ کو مکہ مکرمہ واپس لانا                         |
| ۱۳۶ | ۲۳۰ | مکہ مکرمہ کے قرب میں حضور علیہ السلام کا حضرت حلیمہ سے گم ہونا       |
|     | ۲۳۱ | حضور علیہ السلام کے بازیاب ہونے پر حضرت عبدالمطلب نے                 |
| ۱۳۷ |     | ایک گدھ اونٹ اور پیچاس رطل سونا صدقہ کیا                             |
| ۱۳۷ | ۲۳۲ | حضور علیہ السلام دوبارہ گم ہوئے                                      |
|     | ۲۳۳ | ابو جہل نے حضور علیہ السلام کو لونٹنی پر اپنے پیچھے بٹھایا تو لونٹنی |
| ۱۳۷ |     | نے اٹھنے سے انکار کیا آگے بٹھانے پر کھڑی ہو گئی                      |
| ۱۳۸ | ۲۳۴ | سوق عکاظ میں ورود معبود                                              |
|     | ۲۳۵ | ایک کاہن نے حضور علیہ السلام کو دیکھا تو چلا چلا کر کہنے لگا اے      |
|     |     | اہل عرب اس چوہ کو قتل کر دو لوگ حضور علیہ السلام کو تلاش کرتے        |
| ۱۳۸ |     | آپ انہیں دکھائی نہیں دیتے تھے                                        |
| ۱۳۸ | ۲۳۶ | ذوالحجاز میں ورود معبود                                              |
| ۱۳۸ | ۲۳۷ | ایک نبوی سواولی سے دیوانہ ہو گیا                                     |
| ۱۳۹ | ۲۳۸ | ان کے اسماء جنہوں نے آپ کی تربیت کی                                  |
|     | ۲۳۹ | حضور علیہ السلام نے بارش کے لئے ہاتھ اٹھائے آسمان پر بادل چھا گئے    |
| ۱۵۰ |     | اور خوب پانی برسنا                                                   |
| ۱۵۰ | ۲۴۰ | آپ کی وجہ سے ابوطالب کے گھر ہمیشہ خیر و برکت رہنے لگی                |
| ۱۵۱ | ۲۴۱ | ایڑی کے ٹھوکر سے ابوطالب کے لئے زمین سے پانی نکال دیا                |
| ۱۵۱ | ۲۴۲ | حضور علیہ السلام کے لئے سرکش لونٹ جھک گیا اور ندی نے راستہ چھوڑ دیا  |
| ۱۵۲ | ۲۴۳ | ابوطالب کے ہمراہ سفر شام                                             |
|     | ۲۴۴ | حیر اراہب نے دیکھا کہ درخت اور                                       |
| ۱۵۲ |     | پتھر حضور علیہ السلام کے قافلہ کی طرف سجدہ کرتے ہیں                  |
| ۱۵۵ | ۲۴۵ | حضور علیہ السلام کی ولادت باسعادت موجب فرحت و سرور ہے                |

|     |                                                                       |     |
|-----|-----------------------------------------------------------------------|-----|
| ۲۳۶ | حضور علیہ السلام کی ولادت کی خوشی منانے پر کافر کو بھی فائدہ ہوتا ہے  | ۱۵۶ |
| ۲۳۷ | دوزخ میں ہر پیر کو اوب کے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے                   |     |
| ۲۳۹ | عید میلاد منانا اور محفل میلاد منعقد کرنا اور ماہ ربیع الاول میں      | ۱۵۶ |
|     | صدقات و خیرات کرنا                                                    | ۱۵۷ |
| ۲۵۰ | محفل میلاد منعقد کرنے پر سات دلائل قاہرہ                              | ۱۵۷ |
| ۲۵۱ | ابلیس ملعون اور جہد کے سرکشوں کے سوا تمام مسلمانوں کے نزدیک           |     |
|     | ولادت باسعادت پر فرحت و سرور اور محافل میلاد کا انعقاد محمود و مستحسن |     |
|     | اور معمول و محبوب ہے                                                  | ۱۵۸ |
| ۲۵۲ | ائمہ دین کے ارشادات                                                   | ۱۶۱ |
| ۲۵۳ | علامہ قسطلانی کا ارشاد                                                | ۱۶۱ |
| ۲۵۴ | علامہ یوسف ابن اسماعیل کا قول مولد شریف ایک فعل رشید و مستقیم ہے      |     |
|     | جس نے جہد کے سرکشوں کے تمام دنیا کو خوش کیا ہے                        | ۱۶۳ |
| ۲۵۵ | مفتی انس و جن علامہ جلال اللہ والدین کا ارشاد                         | ۱۶۳ |
| ۲۵۶ | صاحب مجمع حار الانوار کا ارشاد                                        | ۱۶۳ |
| ۲۵۷ | شیخ شیوخ علماء ہند شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ارشاد                    | ۱۶۴ |
| ۲۵۸ | علامہ حافظ شمس الدین ابن الجوزی کا قول                                | ۱۶۴ |
| ۲۵۹ | حافظ شمس الدین ناصر الدین دمشقی کا قول                                | ۱۶۵ |
| ۲۶۰ | علامہ ابو الطیب السیسی المالکی کا ارشاد                               | ۱۶۶ |
| ۲۶۱ | شیخ زین الدین ربیع الاول شریف میں حضور علیہ السلام کی                 |     |
|     | ولادت شریف کی خوشی                                                    |     |
|     | میں مال کثیر صرف فرماتے تھے                                           | ۱۶۶ |
| ۲۶۲ | علامہ اسماعیل حقی برہسوی کا ارشاد                                     | ۱۶۷ |

|     |                                                                                                |
|-----|------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ۱۶۷ | محدث لندن جوڑی کا ارشاد                                                                        |
| ۱۶۸ | ۲۶۳ امام نووی کے استاد شیخ ابو شامہ کا ارشاد                                                   |
| ۱۶۸ | ۲۶۴ امام سخاوی کا ارشاد                                                                        |
| ۱۶۹ | ۲۶۵ شیخ الحدیث مولانا علی قاری کا ارشاد                                                        |
| ۱۶۹ | مکہ مکرمہ میں محفل میلاد شریف                                                                  |
| ۱۶۹ | ۲۶۶ مصر و شام میں محفل میلاد شریف                                                              |
| ۱۷۰ | ۲۶۷ ہندوستان میں محفل میلاد شریف                                                               |
| ۱۷۱ | ۲۶۸ ہمایوں بادشاہ کے دربار میں محفل میلاد شریف                                                 |
| ۱۷۱ | ۲۶۹ شیخ المشائخ زین محمود السجدانی نقشبندی کی محفل میلاد شریف میں حاضری                        |
| ۱۷۲ | ۲۷۰ شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی ہر سال محفل میلاد شریف منعقد کرتے تھے                             |
| ۱۷۳ | ۲۷۱ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی محفل میلاد میں حاضری                                            |
|     | ۲۷۲ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ہر سال بارہ ربیع الاول کو اپنے گھر محفل میلاد شریف منعقد کرتے تھے |
| ۱۷۵ | ۲۷۳ الشیخ ابو الخطاب عمر بن حسن الکلبی کی روایت                                                |
| ۱۷۷ | ۲۷۴ فائدہ                                                                                      |
|     | ۲۷۵ مولانا رحمت اللہ مہاجر کی بانی مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کا ارشاد کہ                          |
| ۱۷۷ | اس دور میں محفل میلاد کا انعقاد فرض کفایہ ہے                                                   |
| ۱۷۸ | ۲۷۶ مولانا مفتی عنایت احمد کا ارشاد                                                            |
| ۱۷۹ | ۲۷۷ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی کا ارشاد                                                     |
| ۱۷۹ | ۲۷۸ محفل میلاد شریف کے منکرین سے حاجی امداد اللہ صاحب کا اظہارِ برہمی                          |
| ۱۷۹ | ۲۷۹ صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی کا ارشاد                                          |
| ۱۸۳ | ۲۸۰ مفتی اعظم الحاج محمد مظہر اللہ صاحب کا ارشاد                                               |
| ۱۸۳ | ۲۸۱ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان دہلوی                                    |

|     |     |                                                                                                                                                            |
|-----|-----|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ۱۸۳ | ۱۸۲ | السید پیر مر علی شاہ گولڑا شریف                                                                                                                            |
| ۱۸۵ | ۲۸۳ | تذہیل                                                                                                                                                      |
|     | ۲۸۳ | دیوبندی حضرات کے اکابر محفل میلاد شریف کے مندوب و مستحسن ہونے میں                                                                                          |
| ۱۸۵ |     | اہل سنت کے ساتھ متفق ہیں                                                                                                                                   |
|     | ۲۸۵ | مولوی رشید احمد گنگوہی کا قول کہ ذکر میلاد                                                                                                                 |
| ۱۸۵ |     | فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام مندوب و مستحب ہے                                                                                                             |
| ۱۸۶ | ۲۸۶ | مدرس اعلیٰ مدرسہ عربیہ دیوبند خاص دیوبند میں بارہا محافل میں شریک ہوئے                                                                                     |
|     | ۲۸۷ | مستقیم مدرسہ دیوبند نے اپنے مکان پر ذکر ولادت شریف کر لیا اور شریخی بھی تقسیم فرمائی                                                                       |
| ۱۸۶ | ۲۸۸ | مولانا محمد قاسم کی زبانی کربہ بعد مرۃ سنا گیا کہ                                                                                                          |
| ۱۸۶ |     | ذکر ولادت باسعادت موجب خیر و برکت ہے                                                                                                                       |
| ۱۸۶ | ۲۸۹ | مولانا محمد قاسم بھی مجلس میلاد میں شریک ہوئے                                                                                                              |
| ۱۸۷ | ۲۹۰ | فائدہ                                                                                                                                                      |
|     | ۲۹۱ | ایک شخص نے سلطان مظفر الدین کی محفل میلاد میں بھیر بھریوں کے پانچ ہزار سال ایک سو گھوڑے دس ہزار مرغیاں مکھن کے ایک لاکھ پیالے حلوائے کے تیس ہزار مٹت دیکھے |
| ۱۸۷ |     | محفل میلاد میں قیام اور صلوٰۃ سلام                                                                                                                         |
| ۱۸۸ | ۲۹۲ | علیہ شریف                                                                                                                                                  |
| ۱۹۰ | ۲۹۳ | چہرہ انور کے نور سے غم شدہ سوزن ظاہر ہو گئی                                                                                                                |
| ۱۹۲ | ۲۹۵ | حضرت علیہ سجدیہ کا قول کہ جب سے ہم رسول اللہ ﷺ کو اپنے گھر لائے تو ہمیں چراغ کی حاجت نہ رہی                                                                |
| ۱۹۲ | ۲۹۶ | لعاب مبارک سے بے شمار معجزات ظاہر ہوئے                                                                                                                     |

|     |                                                                          |     |
|-----|--------------------------------------------------------------------------|-----|
| ۲۹۷ | حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں پر لعاب مبارک                            | ۱۹۳ |
| ۲۹۸ | سلمہ بن اکوع کی پنڈلی پر زخم لگا رسول اللہ نے اس پر تھوک دیا زخم         |     |
|     | فوراً اچھا ہو گیا                                                        | ۱۹۳ |
| ۲۹۹ | ایک صحابی کی دونوں آنکھیں بے نور ہو گئیں رسول اللہ نے                    |     |
|     | اپنا لعاب ان میں ڈال دیا بینائی لوٹ آئی                                  | ۱۹۳ |
| ۳۰۰ | عبیدہ بن فرقہ اسلمی کے بدن پر رسول اللہ نے اپنا لعاب مبارک مل دیا        |     |
|     | تو ان کے بدن سے خوشبو آتی تھی                                            | ۱۹۳ |
| ۳۰۱ | محمد بن حاطب کے ہاتھ پر ابلتسی ہنڈی الٹی لور چل گیا رسول اللہ نے         |     |
|     | اپنا لعاب مبارک لگایا تو صحیح ہو گیا                                     | ۱۹۵ |
| ۳۰۲ | عاتق حبیب رضی اللہ عنہ کا کندھا تلوار لگنے سے کٹ گیا رسول اللہ نے        |     |
|     | لعاب مبارک لگایا تو فوراً درست ہو گیا                                    | ۱۹۵ |
| ۳۰۳ | کنوئیں میں کلی فرمائی تو اس سے کستوری کی خوشبو آنے لگی                   | ۱۹۵ |
| ۳۰۴ | حضور علیہ السلام جس بچے کے منہ میں لعاب دہن ڈالتے                        |     |
|     | اسے دودھ پینے کی حاجت نہ رہتی                                            | ۱۹۵ |
| ۳۰۵ | پانچ بہنوں کے منہ سے موت تک نہ آئی                                       | ۱۹۵ |
| ۳۰۶ | حضور علیہ السلام کا چبھا ہوا گوشت کھانے سے نفش کلامی ختم ہو گئی          | ۱۹۶ |
| ۳۰۷ | حسین کریمین کی پیاس بجھ گئی                                              | ۱۹۶ |
| ۳۰۸ | جب حضور علیہ السلام کلام فرماتے دندان مبارک سے نور نکلتا ہوا دکھائی دیتا | ۱۹۷ |
| ۳۰۹ | جس کوچہ سے رسول اللہ کا گذر ہوتا خوشبو سے مسک جاتا                       | ۱۹۷ |
| ۳۱۰ | دانتوں کو عورتیں آپ کا پسینہ ملتیں تو اس کی خوشبو نسلابہ نسل رہا کرتی    | ۱۹۷ |
| ۳۱۱ | خوشبو والا گھرانہ                                                        | ۱۹۷ |
| ۳۱۲ | حضور علیہ السلام خوشبو سے رات کو پہچانے جاتے                             | ۱۹۹ |
| ۳۱۳ | مہر نبوت                                                                 | ۲۰۰ |

۳۱۳ قنادہ بن سلطان کے منہ پر ہاتھ مبارک پھیرا تو ان کا چہرہ نورانی ہو گیا

۲۰۰

اور ہر چیز کا عکس اس میں نظر آنے لگا

۲۰۱

۳۱۵ انگلیوں سے پانی چشمے کی طرح نکلنے لگا

۲۰۲

۳۱۶ چاند دو ٹکڑے کر دیا

۳۱۷ ہندوستان کے ایک راجہ نے اپنے محل سے چاند کا شق ہونا مشاہدہ کیا

۲۰۲

اور مسلمان ہو گیا

۲۰۳

۳۱۸ حضرت انس کا توشہ دان

۲۰۵

۳۱۹ بغلیں سفید تھیں اور ان سے خوشبو آتی تھی

۲۰۶

۳۲۰ جسد انور کا سایہ نہیں تھا

۳۲۱ آپ جہاں قضائے حاجت کے لئے بیٹھے وہاں سے خوشبو آتی اور زمین

۲۰۶

فضلہ کو چھپا لیتی

۳۲۲ ایک شخص نے ہدایتہ طور پر آپ کا پیشاپ پی لیا اور اس کے بدن سے

خوشبو آتی تھی

۲۰۶

اور اس کی لولاد میں بھی چند پشتوں تک وہ خوشبو رہی

۲۰۷

۳۲۳ مکھی آپ کے بدن پر نہیں بیٹھتی تھی

۳۲۴ جس جانور پر آپ سوار ہوتے جب تک آپ سوار رہتے وہ بول و براز

۲۰۷

نہیں کرتا تھا

۲۰۷

۳۲۵ بدن مبارک اور لباس مبارک میں جوں نہیں پڑتی تھی

۲۰۷

۳۲۶ اخلاق مبارکہ

۲۰۷

۳۲۷ لفظ عظیم کی تحقیق

۲۰۹

۳۲۸ جو دوست

۲۱۰

۳۲۸ حیاء

۳۲۸ لاف و صداقت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ

حضور اول مخلوقات و واسطہ صدور کائنات و واسطہ خلق عالم و آدم ﷺ کی عالم ظہور میں جلوہ افروز ہونے کے لحاظ سے تین حالتیں ہیں۔

☆ خلقت محمدی ﷺ۔ ذات اقدس ﷺ کا عدم سے وجود میں جلوہ گر ہونا خلقت محمدی ﷺ ہے۔

☆ ولادت محمدی ﷺ۔ اس دنیا میں رسول اللہ ﷺ کا پیدا ہونا ولادت محمدی ﷺ ہے۔

☆ بعثت محمدی ﷺ۔ چالیس سال کی عمر مبارک میں وحی رسالت سے مشرف ہو کر لوگوں کو دین اسلام کی دعوت دینے پر مامور ہونا بعثت محمدی ﷺ ہے۔

اس اجمال کے بعد تفصیل کی طرف آئے، سب سے پہلے خلقت محمدی ﷺ کا ذکر قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں کیا جاتا ہے۔

خلقت محمدی ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی خلقت تمام کائنات سے پہلے ہے، اس امر کی طرف قرآن مجید کی بعض آیات میں واضح ارشادات پائے جاتے ہیں، قرآن کریم میں ارشاد

باری تعالیٰ ہے۔

(۱) هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۱﴾

(سورۃ حٰدِیْد)

ترجمہ : وہی اول، وہی آخر، وہی ظاہر، وہی باطن، وہی سب کچھ جانتا ہے۔

برکۃ المصطفیٰ فی السند شیخ محقق الشاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

ایں کلمات اعجاز سمات ہم مشتمل بر حمد و ثنائی الہی است تعالیٰ و تقدس کہ در کتاب مجید خطبہ کبریائی خود بدان خوانندہ و ہم متضمن نعت و وصف حضرت رسالت پناہی است ﷺ کہ وی سبحانہ اورا بدان تسمیہ توصیف نموده چندین اسماء حسنی الہی جل شانہ است کہ در وحی متلو و غیر متلو حبیب خود را بدان نامیدہ و حلیہ جمال و حلی کمال وی ساختہ اگرچہ وی ﷺ بتمامہ اسماء و صفات الہی متخلق و متصف است باوجود آن بعضی ازان بخصوص نامزد و نامور گشتہ است مثل نور، حق، علیم، حکیم، مو، من، مہیمن، ولی، ہادی، رؤف، رحیم و جز آن و این چہار اسم اول و آخر و ظاہر و باطن نیز ازان قبیل است۔

(مدارج النبوت، علامہ مولانا)

ترجمہ : یہ کلمات معجز صفات اللہ تعالیٰ و تقدس کی حمد و ثناء پر بھی مشتمل ہیں اس لئے کہ کتاب مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کبریائی ان کلمات کے ساتھ بیان فرمائی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی نعت و توصیف کو بھی متضمن ہیں اس لئے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ان اسماء کے ساتھ موسوم و موصوف فرمایا ہے۔ اللہ جل جلالہ کے کئی ایسے اسماء حسنی ہیں کہ جن

سے وحی متلو اور وحی غیر متلو کے ذریعہ اس نے اپنے حبیب کو موسوم فرمایا ہے۔ اور آپ ﷺ کے حسن و کمال کے لئے انہیں زیور بنا دیا ہے۔

اگرچہ تمام اسماء و صفات الہی سے حضور علیہ السلام متصف ہیں لیکن بعض اسماء الہی سے آپ کا اتصاف زیادہ مشہور ہے۔ مثل نور، 'حق'، 'علیم'، 'حکیم'، 'مؤمن'، 'مہیمن'، 'ولی'، 'ہادی' وغیرہ اور اول و آخر، ظاہر و باطن کے ساتھ بھی حضور علیہ السلام کا اتصاف بہت مشہور ہے۔

مذکورہ کلام کے بعد شیخ محقق حضور علیہ السلام کے اول الخلق ہونے کے متعلق ارقام فرماتے ہیں :

اما اول وی ﷺ اول است در ایجاد کہ اول ما خلق اللہ نوری و اولست در نبوت کہ کُنت نبیا و ان آدم لمنجدل فی طینتہ و اول مجیب در عالم در روز میثاق الست برہکم قالوا بلی و اول من امن باللہ وبذلک امرت وانا اول الموء منین و اول من تنشق عنه الارض و اول من یوء ذن له بالسجود و اول من یفتح له باب الشفاعة و اول من یدخل الجنة۔ (مدرج نبوت جلد اول)

ترجمہ : اہی پر رسول اللہ ﷺ کا اول الخلق ہونا، تو آپ ﷺ سب سے پہلے پیدا فرمائے گئے، اس لئے کہ حدیث شریف میں ہے، 'سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا فرمایا اور آپ نبوت میں بھی اول ہیں، کیونکہ حدیث پاک میں ہے کہ میں نبی تھا۔ حالانکہ آدم علیہ السلام کا خیر تیار نہیں ہوا تھا۔ روز میثاق کو جب اللہ تعالیٰ نے "الست برہکم" فرما کر اپنی ربوبیت کا سب سے عہد لیا تو سب سے اول "بلی" کہنے والے بھی حضور ﷺ ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں میں بھی آپ اول ہیں، "وبذلک امرت وانا اول الموء منین" مجھے ایمان کا حکم ہے اور میں پہلا مومن ہوں۔

قبر انور سے باہر تشریف لانے میں بھی حضور علیہ السلام اول ہیں، قیامت کو اجازت سجدہ پانے میں بھی اول ہیں، دروازہ شفاعت اول آپ کے لیے کھولا جائے گا، دخول جنت میں بھی آپ اول ہیں۔

### ﴿ہر کمال میں اولیت﴾

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو اسم ”الاول“ سے موسوم فرمایا تو حضور علیہ السلام ہر کمال میں مرتبہ اولیت پر فائز ہوئے۔

وجود میں بھی اول، نبوت میں بھی اول، روز میثاق کو ”بلی“ کہنے میں بھی اول، اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے میں بھی اول، قبر انور سے باہر تشریف لانے میں بھی اول، قیامت کو اذن سجدہ پانے میں بھی اول، باب شفاعت کے کھولنے میں بھی اول، اور دخول جنت میں بھی اول۔

مذکورہ بالا آیہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو اسم ”الاول“ سے موسوم فرمایا اور اسم ”اول“ کو مطلق رکھا، اسے کسی قید سے متقید نہیں فرمایا اس لئے اس آیہ مبارکہ سے واضح ہو گیا کہ ذات محمد ﷺ کی خلقت تمام موجودات اور عالمین سے پہلے ہے۔ اور ہر فضل و کمال سے اتصاف میں بھی حضور علیہ السلام کو تمام موجودات عالم پر اولیت حاصل ہے۔

(۲) وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿۲۱﴾

(سورۃ النبیاء)

ترجمہ: اور ہم نے نہیں بھیجا تمہیں مگر سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر۔

اس آیہ مبارکہ میں ”کافی“ خطاب سے مراد حضور علیہ السلام کی ذات پاک ہے اور اس پر ساری امت کا اتفاق ہے۔

”العلمین“ جمع ہے عالم کی۔ اور عالم کا اطلاق ”کلّ ما سِوى اللّٰه“ پر ہوتا ہے، اس لئے ”العلمین“ سے مراد صرف انسان یا جن و بشر و ملائکہ ہی نہیں بلکہ ”کلّ ما سِوى اللّٰه“ ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا ہر ذرے کو شامل ہے۔

جب یہ بات واضح ہو گئی کہ حضور ﷺ تمام عالمین کے لئے رحمت ہیں تو یہ بات بھی فطوری روشن ہو گئی کہ ذات محمدی ﷺ کی خلقت تمام عالمین و موجودات سے پہلے ہے۔ کیونکہ سید الموجودات ﷺ کے ہر فرد موجود کے لئے رحمت ہونے کے یہ معنی ہیں کہ آپ عالم کے ہر فرد اور ہر ذرے کے لئے نعمت الہی کے وصول کا سبب اور واسطہ ہیں۔

چونکہ ہر شے کے لئے اس کا وجود عظیم نعمت الہی ہے تو حضور ﷺ کل موجودات کے وجود کا سبب اور ان کے موجود ہونے میں واسطہ ہیں لہذا حضور علیہ السلام کا عالمین سے پہلے موجود و مخلوق ہونا ضروری ہے، کیونکہ سبب اور واسطہ ہمیشہ پہلے ہوا کرتا ہے۔

الحمد لله! خوب واضح ہو گیا کہ خلقت محمدی ﷺ تمام موجودات عالم سے پہلے ہے۔

اسی آیت کے ذیل میں صاحب تفسیر روح المعانی فرماتے ہیں :

وكونه ﷺ رحمة للجميع باعتبار انه عليه الصلوة والسلام واسطة الفيض الالهي على حسب القوابل ولذا كان نوره ﷺ اول المخلوقات ففى الخبر اول ما خلق الله تعالى نور نبيك يا جابر، وجاء الله تعالى المعطى وانا القاسم۔

(روح المعانی جلد ۱۷)

ترجمہ : اور حضور علیہ السلام کا تمام کے لئے رحمت ہونا اس اعتبار سے ہے کہ

ممکنات پر ان کی قابلیت کے مطابق تمام انعامات الہی کے وصول کا آپ واسطہ ہیں۔ اسی واسطے حضور علیہ السلام کا نور تمام مخلوق سے پہلے پیدا ہوا۔ حدیث میں ہے۔ اے جابر سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تیرے نبی کا نور پیدا کیا اور حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شئی عطاء فرماتا ہے اور میں اسے تقسیم کرنے والا ہوں۔

فوائد :

اس آیت مبارکہ سے رسول اللہ ﷺ کا اصل کائنات اور اول موجودات ہونا بھی ثابت ہوا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ہر نعمت الہی کے وصول کا واسطہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور ہر فرد موجود اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت کے حصول میں سید موجودات ﷺ کا محتاج ہے اور بلا واسطہ حضور علیہ السلام کسی نعمت الہی کا حصول ممکن نہیں اور حدیث ”اللہ تعالیٰ معطی وانا القاسم“ کا مفاد بھی یہی ہے کیونکہ ”المعطی“ اور ”القاسم“ کا مفعول تقسم کے لیے حذف کیا گیا ہے۔

بے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطاء کرے  
حاشاء غلط غلط یہ ہوس بے بھر کی ہے۔

شیخ ابن سینا کا عبرتناک واقعہ

علامہ عبد العزیز پرہاروی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس شرح عقائد میں فرماتے ہیں۔

عن الشيخ محمد الدين البغدادي قال رأيت النبي ﷺ في المنام فقلت يا رسول الله ما تقول في حق ابن سينا قال اراد ان يصل الي الله تعالى بلا واسطى فحجبه ببدى فسقط في النار ☆

ترجمہ: شیخ محمد والدین البغدادی سے روایت ہے، آپ نے فرمایا ہے کہ خواب میں مجھے نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ابن سینا کے متعلق آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ.....

”وہ میرے واسطہ کے بغیر اللہ تعالیٰ کا قرب چاہتا تھا تو میرا ہاتھ اس کے لئے حجاب ہوا۔ اور وہ جہنم میں گر گیا۔“

یہ واقعہ مولانا جامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی ”نفحات الانس“ میں تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ منکرین تو سل کے لئے اس میں عبرت ہے۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت نے کیا خوب فرمایا ہے۔

لَا وَ رَبِّ الْعَرْشِ جَسَّ كَوْ جَوْ مَلَا ان سے ملا

بہشتی ہے کوئین میں نعمت رسول اللہ کی

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا

ہے قلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

(حدائق بہشتیہ)

### حضور کی رحمت سے روح الامین مامون العاقبت ہو گئے

اسی آیت کے ذیل میں خاتمہ المفسرین علامہ اسماعیل حقنی صاحب روح البیان نے ایک حدیث ذکر کی ہے، جو اس بات کی مثبت ہے کہ ملائکہ مقررین بھی حصولِ نعمت میں حضور ﷺ کے محتاج ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے لیے نعمت کے حصول کا سبب اور وسیلہ ہیں، چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

وورد فی الخبر انہ علیہ السلام قال لحبرئیل ان اللہ تعالیٰ یقول وما

ارسلناك الى اخره فهل اصابتك من هذه الرحمة قال نعم اني كنت  
احشى عاقبة الامر فامنت بك لثناء انبي الله تعالى على بقوله ذي قوة  
عند ذي العرش مكين ﴿مطاع ثم امين﴾

(روح البيان جلد ہفتم)

ترجمہ: حدیث شریف میں آیا کہ حضور ﷺ نے جبرائیل سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے  
فرمایا۔ وما ارسلناك الاية یعنی نہیں بھیجا ہم نے اے محمد ﷺ آپ کو مگر رحمت بنا  
کر تمام جہانوں کے لئے۔

کیا تمہیں اے جبرائیل اس رحمت سے فائدہ پہنچا ہے؟ جبرائیل نے عرض کی  
ہاں یا رسول اللہ ﷺ میں اپنے انجام سے خائف تھا اور آپ کے سبب مامون الانجام ہو  
گیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے میری تعریف میں آپ پر یہ آیات نازل فرمائیں۔

ذی قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِينٍ ﴿مطاع ثم امين﴾

ترجمہ: وہ جبرائیل قوت والا ہے مالک عرش کے حضور عزت والا  
آسمانوں میں فرشتے اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ وحی الہی کا لائق دار ہے۔

وَاَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ

(۳)

ترجمہ: اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

اس آیت مبارکہ کے ذیل میں الشیخ ابو محمد روز بھان بن ابو النصر البقلی  
الشیرازی الصوفی ”تفسیر عوائس البیان فی حقائق القرآن“ میں فرماتے  
ہیں۔

(وَ اَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ) اشارة الى تقدم روحه

و جوہرہ علی جمیع الکون۔

ترجمہ : اس آیت کریمہ میں اشارہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی روح مقدس اور جوہر پاک تمام ماسواء اللہ پر مقدم ہے۔

(عرائس البیان جلد اول)

اور ظاہر ہے کہ موجودات کا کوئی فرد اسلام سے خالی نہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

(۴) وَلَهُ اسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا  
وَالِيَهُ يُرْجَعُوْنَ

(سورة آل عمران)

پھر حضور علیہ السلام سب سے پہلے مسلم تب ہی ہو سکتے ہیں جبکہ آپ سب سے پہلے ہوں، تو اس آیت شریفہ سے بھی حضور علیہ السلام کی خلقت تمام موجودات سے اول معلوم ہوئی۔

ان آیات کے بعد احادیث ملاحظہ فرمائیے جو حضور ﷺ کی اولیت خلقت پر صراحت دلالت کرتی ہیں۔

**حدیث نور :**

۱۔ امام اجل محدث عبد الرزاق نے مصنف میں اپنی سند کے ساتھ سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا :

یا رسول اللہ ﷺ باہی انت وامی اخیرنی عن اول شئی خلقه اللہ تعالیٰ قبل الاشیاء قال یا جابر ان اللہ تعالیٰ قد خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نوره فجعل ذلک النور بدور بالقدرة حیث شاء اللہ تعالیٰ ولم یکن فی ذلک الوقت لوح ولا قلم ولا جنة ولا نار ولا ملک ولا اسماء ولا ارض ولا شمس ولا قمر ولا جنی ولا انسی

فلما اراد الله ان يخلق الخلق قسم ذلك النور اربعة اجزاء فخلق من  
الجزء الاول القلم ومن الثاني اللوح ومن الثالث العرش ثم قسم الجزء  
الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول حاملة العرش ومن الثاني الكرسي  
ومن الثالث باقى الملائكة ثم قسم الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول  
السموات ومن الثاني الارضين ومن الثالث الجنة والنار ثم قسم الرابع  
اربعة اجزاء فخلق من الاول نور ابصار المؤمنين و من الثاني نور  
قلوبهم وهى معرفة الله ومن الثالث نور انفسهم وهو التوحيد لا اله الا  
الله محمد رسول الله (الحديث)

(ارقان حلق اول)

ترجمہ : یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ حضور پر قربان مجھے بتا دیجئے  
کہ سب سے پہلے اللہ عزوجل نے کیا چیز بنائی؟ فرمایا: اے جامد بے شک  
اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی ﷺ کا نور اپنے نور سے پیدا  
فرمایا۔ وہ نور قدرت الہی سے جہاں اللہ تعالیٰ نے چاہا دورہ کرتا رہا۔ اس  
وقت لوح و قلم، جنت و دوزخ، فرشتے، آسمان، زمین، سورج، چاند،  
جن، آدمی، کچھ نہ تھا۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا اس نور کے چار حصے فرمائے،  
پہلے سے قلم، دوسرے سے لوح، تیسرے سے عرش بنایا، پھر چوتھے کے  
چار حصے کئے، پہلے سے فرشتگان حاملان عرش، دوسرے سے کرسی۔  
تیسرے سے باقی ملائکہ پیدا کئے، پھر چوتھے کے چار حصے فرمائے، پہلے سے  
آسمان، دوسرے سے زمین اور تیسرے سے بہشت، دوزخ بنائے اور پھر  
چوتھے کے چار حصے کئے، پہلے سے مؤمنین کی آنکھوں کا نور بنایا اور دوسرے  
سے ان کے دلوں کا نور بنایا جو معرفت الہی ہے اور تیسرے سے ان کا  
نور انفس پیدا کیا اور وہ توحید ہے جس کا خلاصہ ہے لا اله الا اللہ محمد  
رسول اللہ۔

(الحديث)

یہ حدیث شریف کثیر التعداد و جلیل القدر ائمہ دین مثل امام قسطلانی و امام ابن حجر مکی و علامہ فاسی و علامہ زر قانی و علامہ دیار بکری و علامہ عبدالغنی نابلسی و شیخ محقق عبداللہ الحق محدث دہلوی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اپنی کتب جلیلہ میں ذکر فرمائی ہے اور اس پر اعتماد کر کے اس سے مسائل مستنبط فرمائے ہیں

الحاصل یہ حدیث ”تلقى امت بالقبول“ کا منصب جلیل پائے ہوئے ہے۔ لہذا یقیناً مقبول و معتمد ہے اس لئے کہ تلقی علماء بالقبول وہ عظیم شئی ہے کہ جس کے بعد ملاحظہ سند کی بھی حاجت نہیں رہتی۔

امام جلال الدین سیوطی نے ”تعینات“ میں فرمایا ہے :

قد صرح غیر واحد بان من دلیل صحة الحديث قول اهل العلم به وان لم يكن له اسناد يعتمد على مثله۔

ترجمہ : علماء نے تصریح فرمائی ہے کہ اہل علم کی موافقت صحت حدیث کی دلیل ہوتی ہے اگرچہ اس کے لئے کوئی سند قابل اعتماد نہ ہو۔ (نور الخیر ص ۲۵)

مزید برآں امام عبدالغنی نابلسی رضی اللہ عنہ ”حدیقہ ندیہ“ میں اس حدیث شریف کی تصحیح فرماتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں۔

قد خلق كل شيء من نور ﷺ كما ورد به الحديث الصحيح۔

ترجمہ : بے شک ہر چیز نبی ﷺ کے نور سے بنی، جیسا کہ حدیث صحیح اس معنی میں وارد ہوئی۔

حضور علیہ السلام تمام عالم کے پدر معنوی ہیں!  
 اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ تمام عالم کے پدر  
 معنوی ہیں کہ سب کچھ انہیں ہی کے نور سے پیدا ہوا اسی لئے حضور علیہ السلام کا نام  
 پاک ”ابو الارواح“ ہے، امام اہل سنت فرماتے ہیں۔

ان کی نبوت ان کی اوت ہے سب کو عام  
 ام البشر عروس انہیں کے پسر کی ہے  
 یعنی حضرت آدم علیہ السلام اگرچہ صورت میں حضور علیہ السلام کے باپ ہیں،  
 مگر حقیقت میں وہ بھی حضور علیہ السلام کے بیٹے ہیں تو ام البشر حضرت حوا حضور  
 علیہ السلام کے پسر کی عروس ہیں۔

### حضور کی یاد میں ابو البشر کی صدا:

حضرت آدم علیہ السلام جب حضور ﷺ کو یاد کرتے تو یوں کہتے:

یا اہنی صورة و اہنی معنی

ترجمہ: اے ظاہر میں میرے بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ۔

ظاہر میں میرے پھول حقیقت میں میرے نخل

اس گل کی یاد میں یہ صدا ابو البشر کی ہے

## دوسرا فائدہ:

حضور علیہ السلام کے جسدِ انور کا سایہ نہیں:

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے جسدِ انور و اطہر کا سایہ نہیں، کیونکہ حدیث مرقومہ سے ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ نور ہیں اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔

جستِ نداشت سایہ والحق چمنِ سزد

ذریا کہ بود جو ہر پاکت ز نور حق

(عارف جامی)

تو ہے سایہ؟ نور کا ہر عضو نکڑا نور کا

سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

(اعلیٰ حضرت)

## تیسرا فائدہ:

اس حدیث سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو اس نور سے پیدا فرمایا جو عین ذات الہی ہے، اس لئے کہ حدیث میں ”من نورہ“ فرمایا جس کی ضمیر اللہ کی طرف راجع ہے کہ اسم ذات ہے اور ”نور نبیک“ میں اضافت بیان یہ ہے اور لفظ ”نور“ سے حضور علیہ السلام کی ذات مراد ہے۔

لہذا حدیث شریف کا یہ معنی ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے نبی ﷺ کو اس نور سے پیدا فرمایا جو عین ذات الہی ہے۔

علامہ زر قانی رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کے ذیل میں فرماتے ہیں :

(من نورہ) ای من نور ہو ذاتہ (زر قانی جلد اول)

ترجمہ : اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو اس نور سے پیدا فرمایا جو عین ذات الہی ہے۔  
شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

انبیاء بخلق انداز اسماء ذاتیہ و اولیاء از اسماء صفاتیہ و بقیہ  
کائنات از صفات فعلیہ و سیدرسل مخلوق است از ذات حق و  
ظہور حق دروے بالذات است (مدارج النبوت جلد سوم)

ترجمہ : انبیاء اللہ تعالیٰ کے اسماء ذاتیہ سے پیدا ہوئے اور اولیاء اسماء صفاتیہ  
سے اور بقیہ کائنات صفات فعلیہ سے اور سید الرسل ﷺ ذات حق سے پیدا  
ہوئے اور ظہور حق آپ میں بالذات ہے۔

البتہ عین ذات الہی سے پیدا ہونے کے یہ معنی نہیں کہ معاذ اللہ ذات الہی رسول  
ﷺ کے لئے مادہ ہے، یا نعوذ باللہ رسول اللہ ﷺ کا نور اللہ تعالیٰ کا کوئی ٹکڑا یا جزء ہے،  
اللہ تعالیٰ جسے ٹکڑے یا کسی شئی میں حلول فرمانے سے پاک ہے۔  
حضور علیہ السلام یا کسی مخلوق کو جزء یا عین ذات الہی ماننا کفر ہے۔

یہ کیفیت مشابہات سے ہے۔ نہ رب العزت جل وعلا نہ اس کے رسول  
اکرم ﷺ نے ہمیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے نور مظهر سید انور ﷺ کو کیسے بنایا؟  
نہ بے متائے ہمیں خود اس کی پوری حقیقت معلوم ہو سکتی ہے اور یہی معنی مشابہات  
ہیں۔

## ۲۔ حدیث میسرہ :

عن میسرۃ الضبی قال قلت یا رسول اللہ متی کنت نبیا قال و آدم بین  
الروح والجسد (مواہب اللدنیہ ج اول و ابوالعزیز فی الحلیہ)

ترجمہ : حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور علیہ السلام سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو نبوت کب ملی؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ ابھی آدم علیہ السلام کے جسم میں جان نہیں ڈالی گئی تھی۔

### ۳۔ حدیث عرباض بن ساریہ سلمیٰ

عن العرباض بن ساریة عن النبی ﷺ قال انی عند اللہ لخاتم النبیین و ان آدم لمنحدل فی طینہ  
(مواہب الدنیا جلد اول)

ترجمہ : حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بیشک میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین ہو چکا تھا اور آدم علیہ السلام کا ابھی پتلا بھی نہیں بنا تھا۔

### فائدہ :

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں حضور اکرم ﷺ کو منصب ختم نبوت پر فائز فرمادیا تھا۔ البتہ اس کا ظہور آپ کے دنیا میں تشریف لانے کے بعد ہوا۔

### ۴۔ حدیث ابو ہریرہؓ :

عن ابی ہریرہ انہم قالوا یا رسول اللہ منی وجبت لک النبوة قال وادم بین الروح والجسد  
(ترمذی۔ مواہب الدنیا جلد اول)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے حضور علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو نبوت کب ملی؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے۔

## ۵۔ حدیث عمر بن الخطاب :

عن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه قال يا رسول الله مني جعلت  
نبياً قال وادم بين الروح والجسد (زرقانی جلد اول)

ترجمہ : حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے  
رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ کب نبی بنے؟ حضور  
ﷺ نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے۔

مرقومہ بالا احادیث میں جو فرمایا گیا ہے کہ میں اس وقت بھی نبی تھا جب  
حضرت آدم علیہ السلام کے جسم میں جان بھی نہیں ڈالی گئی تھی تو ان کا یہ معنی  
نہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کے علم میں نبی تھا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں تو  
سب نبی تھے۔ اس میں حضور علیہ السلام کی کیا خصوصیت ہے؟

بلکہ معنی یہ ہیں کہ تخلیق آدم سے پہلے میں بالفعل خارج میں مرتبہ نبوت پر

فائز تھا۔

شیخ محقق ”مدارج النبوت“ میں فرماتے ہیں :

روح آنحضرت ﷺ دران عالم مری ارواح انبیاء و سفیض  
علوم الہیہ بود بر ایشان چنانکہ در نشاء دنیا مبعوث و مرسل  
بود بر سائر بنی آدم پس وی ﷺ نبی مرسل بود دارن عالم  
بالفعل در خارج نہ در علم الہی فقط تواند کہ اشارت نحن  
السابقون الاخرون باین معنی باشد (مدارج النبوت جلد دوم)

ترجمہ : آنحضرت ﷺ کی روح اس عالم میں انبیاء کی ارواح کے لئے مرفی  
اور ان پر علوم الہیہ فیضان فرماتی تھی اور آپ ان کی جانب اسی طرح رسول  
تھے جیسے دنیا میں تمام بنی آدم کے لئے، پس حضور علیہ السلام اس عالم میں

بالفعل خارج میں نبی مرسل تھے نہ صرف علم الہی میں ہو سکتا ہے کہ  
 ”نحن السابقون الاولون“ اسی کی طرف اشارہ ہو۔

۶۔ قال ﷺ اول ما خلق الله نوري و من نوري خلق كل شيء

(مطالع السرات)

ترجمہ : حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سب سے اول میرا نور پیدا  
 فرمایا اور ہر شے میرے نور سے بنائی۔

حضور علیہ السلام کے نور کی حضرت جبرائیل  
 نے بہتر ہزار مرتبہ زیارت کی ہے

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ سأل اہ علیہ السلام جبرئیل علیہ السلام فقال یا  
 جبرئیل کم عمرک من السنین قال یا رسول اللہ لست اعلم غیر ان فی الحجاب  
 الرابع نحما یطلع فی کل سبعین الف سنة مرة رابته اثنین و سبعین الف مرة فقال  
 علیہ السلام یا جبرئیل وعزة ربی انا ذالک الکوکب۔

(روح البان جلد سوم - انسان المعین جلد اول)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام  
 نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا۔ آپ کی عمر کتنے سال ہے؟ عرض  
 کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ اس کے سوا میں کچھ نہیں جانتا کہ چوتھے حجاب میں ہر  
 ستر ہزار سال کے بعد ایک ستارہ طلوع ہوتا تھا جسے میں نے بہتر ہزار مرتبہ  
 دیکھا ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اے جبرائیل! میرے رب کی عزت و  
 جلال کی قسم وہ ستارہ میں ہوں۔

آیات الہیہ و احادیث نبویہ کی روشنی میں رسول اللہ ﷺ کی خلقت مبارکہ کا  
 میان انتہائی اختصار کے ساتھ ہدیہ ناظرین ہوا۔ اس کے بعد حضور علیہ السلام کی  
 ولادت باسعادت کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حضور علیہ السلام کے آباؤ اعمہات الی آدم و حوا علیہما السلام کے زنا و فحاشی سے پاک ہونے پر اجماع امت ہے اور کثرت کے ساتھ احادیث صحیحہ اس باب میں وارد ہوئی ہیں۔

۱۔ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی ﷺ قال خرجت من نکاح و لم اخرج من سفاح من لدن آدم الی ان ولدنی امی و امی و لم یصبنی من نکاح اهل الجاهلیۃ شیء۔

(رواہ الطبرانی، مؤلفہ، المستدرک)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں۔ آدم علیہ السلام سے لے کر میرے والدین ماجدین تک کسی نے بے حیائی و فحاشی نہیں کی اور جاہلیت کی فحاشی نے مجھے مس نہیں کیا۔

۲۔ عن ابن عباس انه قال لم یلتق ابوا ی قط علی سفاح لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الطیبہ الی الارحام الطاهرۃ (المحدث) (مؤلفہ، المستدرک)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ میرے آباء میں سے کسی نے فحاشی کا ارتکاب نہیں کیا۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پاک پشتوں سے پاکیزہ رحموں کی طرف منتقل فرمایا۔

۳۔ وقال النبی ﷺ خرجت من نکاح غیر سفاح۔

(زرقاتی، حلیہ اولی)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں۔ بے حیائی سے نہیں پیدا ہوا۔

۴۔ عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله ﷺ ما ولدني من سفاح الجاهلية شيء ما ولدني الا نكاح الاسلام۔

(رواه البيهقي)

ترجمہ : حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جاہلیت کی فحاشی نے مَس نہیں کیا۔ میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں۔

۵۔ اخرج ابن سعد وابن عساكر عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ خرجت من نكاح غير سفاح  
(در منثور جلد سوم)

ترجمہ : ابن سعد اور ابن عساکر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت لائے ہیں۔ ام المؤمنین رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں۔ بدکاری سے نہیں پیدا ہوا۔

۶۔ اخرج البيهقي في الدلائل و ابن عساكر عن انس قال خطب النبي ﷺ فقال انا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نزار و ما افترق الناس فرقتين الا جعلني الله في خيرهما فاخرجت بين ابوي فلم يصبني شيء من عهد الجاهلية و خرجت من نكاح ولم اخرج من سفاح من لدن ادم حي انتهيت الى ابي وامي فاننا خيركم نفساً و خيركم ابا۔  
(در منثور جلد سوم)

ترجمہ : بیہقی اور ابن عساکر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ حضرت انس کہتے ہیں : کہ حضور ﷺ نے خطبہ دیا پس ارشاد فرمایا :

میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن

کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن  
حزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار ہوں۔

اور لوگوں کے جب بھی دو گروہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اچھے  
گروہ میں کیا۔ پس مجھے دور جاہلیت کی کوئی فحاشی نہیں پہنچی اور میں نکاح سے پیدا  
ہوا ہوں اور بدکاری سے پیدا نہیں ہوا۔ حضرت آدم سے لے کر میرے والدین  
تک (یعنی زمانہ جاہلیت میں جو بے اعتیاطی ہوا کرتی تھی میرے آباء و امہات اس  
سے منزہ رہے) پس میں ذاتی طور پر بھی سب سے اچھا ہوں اور خاندان میں بھی  
سب سے اچھا ہوں۔

۷۔ عن ابن عباس قال رسول الله ﷺ لم يزل الله ينقلني من الاصلاب  
الطيبة الطاهرة مهابلا ينشعب شعبتان الا كنت في خيرهما

(دلائل النبوة)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ مجھے پاک، ستھری پشتوں میں نقل فرماتا رہا، صاف،  
ستھرا، آراستہ، جب دو شاخیں پیدا ہوئیں میں ان میں بہتر شاخ میں  
تھا۔“

### ﴿حضور کے والدین ماجدین کا ایمان﴾

متاخرین جمہور اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے والدین  
ماجدین سے لے کر حضرت آدم و حوا علیہما السلام تک کل آباء و امہات مومنین و  
موحدين ہیں اور کسی کا کفر و شرک قطعاً ثابت نہیں۔

## حضور کے آباء و اجداد کے ایمان پر دلائل :

۱۔ و تَقْلِبُكَ فِي السَّاحِدِينَ ۔

اور وہ عزت مہر والا مومنین کی اصلاب و ارحام میں آپ کے دورے کو ملاحظہ فرماتا ہے۔

ترجمان القرآن سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کریمہ کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں :

تَقْلِبُهُ فِي الظُّهُورِ حَتَّى اخْرِجَهُ نَبِيًّا

(الحاوی للفتاویٰ جلد دوم)

ترجمہ : عزت والا مہربان مومنین کی اصلاب و ارحام میں آپ کے دورے کو ملاحظہ فرماتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ کو نبی پیدا فرمایا۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام کے تمام آباء و امہات حضرت آدم علیہ السلام تک سب کے سب مومن ہیں۔ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

۲۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

اِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ

ترجمہ : تمام کافر تو ناپاک ہی ہیں۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے تمام کافروں کو ناپاک فرمایا ہے۔ لہذا کوئی کافر پاک و طیب نہیں ہو سکتا۔ ورنہ کذب باری لازم آئے گا اور احادیث میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے اپنے تمام آباء و امہات کو پاک و طیب فرمایا۔

قرآن کریم کے صریح ارشاد سے ظاہر ہے کہ کوئی کافر پاک نہیں لہذا

ضروری ہے کہ حضور علیہ السلام کے تمام آباء کرام و اہمات طاہرات مومنین  
اہل توحید ہوں۔ تو اس آیت مبارکہ سے بھی حضور علیہ السلام کے تمام اصول آباء و  
اجداد کا ایمان ثابت ہوا۔

وہ احادیث ملاحظہ ہوں جن میں نبی کریم ﷺ نے اپنے آباء کرام کے طیب و  
ظاہر ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔

۱۔ سید عالم ﷺ فرماتے ہیں :

لَمْ يَزَلِ اللَّهُ يَنْقُلُنِي مِنَ الْأَصْلَابِ الْكَرِيمَةِ

وَالْأَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ حَتَّى أَخْرَجَنِي مِنْ بَيْنِ أَهْوَى

ترجمہ : ہمیشہ اللہ تعالیٰ مجھے کرم والی پشتوں اور طہارت والے شکموں میں  
نقل فرماتا رہا۔ یہاں تک کہ مجھے میرے والدین سے پیدا فرمایا۔

لَمْ يَزَلِ اللَّهُ يَنْقُلُنِي مِنَ الْأَصْلَابِ الطَّيِّبَةِ الطَّاهِرَةِ مَهْذَبًا لَا يَنْشَعِبُ شَعْبَانِ  
الْأَكْثَرُ فِي خَيْرِهِمَا (دلائل النبوت)

ترجمہ : ہمیشہ اللہ تعالیٰ مجھے پاک ستھری پشتوں میں نقل فرماتا رہا صاف آراستہ  
جب دو شاخیں پیدا ہوئیں میں ان میں بہتر شاخ میں تھا۔

لَمْ أَزَلْ أَنْقُلْ مِنَ الْأَصْلَابِ الطَّاهِرِينَ إِلَى أَرْحَامِ الطَّاهِرَاتِ

(رواہ ابو نعیم فی دلائل النبوة)

ترجمہ : میں ہمیشہ پاک مردوں کی پشتوں سے پاک عورتوں کے پیٹوں میں منتقل  
ہوتا رہا۔

۳۔ قَالَ جَلَّ شَانُهُ وَتَلَّهَ الْعِزَّةُ وَتُرْسُولُهُ وَلِلْعَمَاءِ مَنِينٌ

وَلَكِنِ الْعِنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٢﴾

ترجمہ : عزت تو اللہ و رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو علم نہیں۔

اس آئیہ شریفہ میں اللہ جل جلالہ نے عزت و کرامت کو ایمان والوں میں منحصر فرمادیا ہے اور کافر کتنا ہی قوم دار و مالدار ہو اسے ذلیل و لئیم ٹھہرایا۔ کسی عزت و کرامت والے کے لیے ذلیل و لئیم کی اولاد ہونا باعث مدح نہیں ہو سکتا۔

احادیث کثیرہ صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضور علیہ السلام نے اپنے فضائل کے بیان اور مقام رجز و مدح میں متعدد بار اپنے آبائے کرام و امہات کرام کا ذکر فرمایا۔ لہذا ضروری ہے کہ حضور علیہ السلام کے آباء و امہات مومن و مسلم ہوں۔

وہ احادیث ملاحظہ ہوں جن میں سید عالم ﷺ نے مقام مدح و رجز میں اپنے آباء کرام و امہات کرام کا ذکر فرمایا:

۱۔ غزوہ حنین کے دن جب مشیت الہیہ سے تھوڑی دیر کے لیے کفار کو قلبہ ہوا۔ چند صحابہ رکاب اقدس میں باقی رہے۔ اللہ غالب کے رسول غالب پر شان جلال طاری تھی اور فرما رہے تھے:

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب (بخاری مسلم، نسائی)

ترجمہ : میں اللہ کا نبی ہوں جھوٹ نہیں۔ میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ حضور علیہ السلام قصد فرما رہے تھے کہ تنہا ہزاروں کے مجمع پر حملہ فرمائیں، حضرت عباس بن عبد المطلب اور حضرت ابو سفیان بن حارث رضی اللہ عنہم بخلہ شریفہ کی لگام مضبوطی سے کھینچے ہوئے ہیں کہ آگے نہ بڑھ جائے اور حضور علیہ السلام فرما رہے تھے:

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

ترجمہ : میں اللہ کا سچا نبی ہوں۔ میں عبد المطلب کا پھول ہوں۔

جب کفار نہایت قریب آگئے بغلہ شریفہ سے نزول اجلال فرمایا۔ اس وقت بھی یہی فرما رہے تھے۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب الہم انصر نصرک

(رواہ ابن ابی شیبہ)

ترجمہ : میں سچا نبی ہوں عبد المطلب کا چٹا الہی اپنی مدد نازل فرما۔

پھر ایک مشت خاک دست اقدس میں لے کر کافروں کی طرف پھینکی اور فرمایا، ”شاہت الوجوہ“ بگڑ گئے چہرے۔

وہ مشت خاک ہزاروں کافروں میں سے ہر ایک کی آنکھ میں پھنچی، سب کے منہ پھر گئے۔ ان میں سے جو مشرف بہ اسلام ہوئے وہ فرماتے ہیں۔ جس وقت حضور اقدس ﷺ نے وہ کنکریاں ہماری طرف پھینکیں، ہمیں یہ نظر آیا کہ آسمان سے زمین تک تانبے کی دیوار قائم کر دی گئی ہے اور اس سے پہاڑ ہم پر لٹکا دیئے گئے ہیں اور سوائے بھاگنے کے ہمارے لیئے کوئی چارہ نہ رہا۔

۲۔ اسی غزوہ کے رجز میں ارشاد فرمایا :

انا ابن العواتک من بنی سلیم

ترجمہ : میں بنی سلیم کی ان بیبیوں کا بیٹا ہوں جن کا نام عاتکہ ہے۔

۳۔ ایک حدیث شریف میں ہے۔ بعض غزوات میں ارشاد فرمایا :

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب انا ابن العواتک (رواہ ابن عباس)

ترجمہ : میں نبی ہوں۔ جھوٹ نہیں، میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں،

میں ان بیبیوں کا بیٹا ہوں جن کا نام عاتکہ ہے

علامہ مناوی صاحب تفسیر و امام مجدد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس

و غیر ہمانے بیان کیا ہے کہ.....

حضور علیہ السلام کی جدات میں نو عورتوں کا نام عاتکہ ہے، اور بعض نے کہا ہے کہ بارہ عورتیں عاتکہ نام کی تھیں۔ تین سلمات یعنی قبیلہ بنی سلیم سے اور دو قرشیات اور دو عدوانیات اور ایک ایک کنانیہ، اسدیہ، ہذلیہ، قحطانیہ قضاعیہ۔

۳۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

انه ليس من اهلك انه عمل غير صالح

ترجمہ : اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں نہیں بے شک اس کے کام اچھے نہیں۔

اس آیت کریمہ میں احکم الحاکمین نے مسلم و مومن سے کافر کا نسب منقطع فرمادیا، اسی لیے ایک کافر کو دوسرا نہیں پاتا اور حدیث شریف میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا :

نحن بنو النضر بن کنانة لا ننفي عن ابينا

(ابن ماجہ ابو داؤد الطیالسی)

ترجمہ : ہم نظر بن کنانہ کے بیٹے ہیں، ہم اپنے باپ سے اپنا نسب جدا نہیں کرتے۔

جب کفار سے بحکم احکم الحاکمین نسب منقطع ہو پھر معاذ اللہ جدانہ کرنے کا کیا محل؟ بجز اس کے کہ آباء کرام مومن ہوں۔

۵۔ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ

ترجمہ : اللہ خوب جانتا جہاں رکھے اپنی پیغمبری

آیہ کریمہ شاہد کہ رب العالمین معزز و محترم مقام و ضعیف رسالت کے لئے انتخاب فرماتا ہے، اسی لئے رذیل قوموں میں رسالت نہ رکھی۔ پھر کفر و شرک ہر شی سے رذیل و حقیر اور کفار محل غضب و لعنت، لہذا یہ نور رسالت کے ودیعت کا محل جسے رضا و رحمت درکار نہیں ہو سکتے۔ (شمول الاسلام)

۶۔ کافر و مشرک باپ دادوں کے انتساب پر فخر حرام ہے۔ صحیح حدیث میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :

من انتسب الی تسعة اباء کفار یرید بہم عزا و کرامة کان عاشرہم فی النار

(رواہ احمد)

ترجمہ : جو شخص عزت و کرامت چاہے کو اپنی نوپشت کافر کا ذکر کرے کہ میں قلاں بن قلاں بن قلاں کا بیٹا ہوں ان کا دسواں جنم میں یہ شخص ہوگا۔

اور احادیث کثیرہ صحیحہ سے ثابت کہ حضور ﷺ نے اپنے فضائل کے بیان میں بارہا اپنے ابا و امہات کا ذکر فرمایا :

حضور انور ﷺ فرماتے ہیں :

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

ترجمہ : میں سچا نبی ہوں، میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔

نبی ارتکاب محرمات سے معصوم، لہذا الاحوالہ ماننا پڑے گا کہ آپ کے اصول ابا و کرام و امہات کرامت و موحد ہیں۔ فیللہ الحمد

ابو محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن نزار بن معد بن عدنان ما افرق الناس

فرقتین الا جعلہم اللہ فرقا ۱۱۱ ہما فاحد جت منہ ۱۱۱ ابی فیلہ یضمر منہ ۱۱۱

عهد الجاهلية و خرجت من نكاح ولم اخرج من سفاح من لدن آدم حتى  
انتھبت الی امی و امی فانما خیر کم نفسا و خیر کم ابا

(البیہقی سنن الاسلام)

ترجمہ : میں ہوں محمد بن عبد اللہ بن المطلب بن ہاشم، یوں ہی اکیس پشت تک  
نسب مبارک بیان کر کے فرمایا۔ کبھی لوگ دو گروہ نہ ہوئے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ  
نے مجھے بہتر گروہ میں کیا، تو میں اپنے ماں باپ سے ایسا پیدا ہوا کہ زمانہ جاہلیت کی  
کوئی بات مجھ تک نہ پہنچی اور میں خاص نکاح سے پیدا ہوا۔ حضرت آدم علیہ السلام  
سے لے کر اپنے والدین تک تو میری ذات کریم تم سب سے افضل اور میرے  
باپ تم سب کے آباء سے بہتر۔

اس حدیث شریف میں ”شیء“ نگرہ تحت النفسی ہونے کی وجہ سے عہد  
جاہلیت کی ہر برائی کی نسب اقدس سے نفی فرمائی گئی ہے اور ہر برائی میں کفر و  
شرک بھی داخل، لہذا اس کی بھی نسب اقدس سے نفی ہوئی اور حضور علیہ  
السلام کے جمیع اصول کا موئن و موحد ہونا ثابت ہوا۔ **فللہ الحمد**



## حضور علیہ السلام کے والدین ماجدین کے زندہ ہونے کے بعد ایمان لانے میں حکمت

ان مذکورہ دلائل سے روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا کہ حضور علیہ السلام کے جمیع آباء و اہمات حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ و آمنہ رضی اللہ عنہما تک جمیع مومن و موحد ہیں لہذا وہ جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر والدین کریمین کو اللہ رب العزت نے حضور علیہ السلام کی نکریم کے لئے زندہ فرمایا اور زندہ ہونے کے بعد وہ آپ پر ایمان لائے تو یہ ایمان لانا معاذ اللہ اس لئے نہ تھا کہ وہ کفر پر مرے تھے بلکہ صرف اس لئے کہ حضور علیہ السلام پر ایمان لائیں اور صحابیت کی فضیلت سے مشرف ہو جائیں۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ابن کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو دنیا سے انتقال کے وقت جو وصیت فرمائی وہ بھی اس امر کی روشن دلیل ہے کہ آپ توحید پر ہونے کے ساتھ ملت ابراہیمی پر بھی کامل ایمان رکھتی تھیں۔

اس وصیت مبارکہ کی راویہ ہیں سماعہ بنت ابی رھم کی والدہ۔ وہ فرماتی ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے وقت میں حاضر تھی۔ محمد ﷺ اس وقت کم سن تھے، عمر شریف پانچ سال کے قریب تھی، حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے سر ہانے تشریف فرما تھے، حضرت خاتون نے اپنے ابن کریم کی طرف دیکھا، پھر کہا:

یا ابن الذی من حومة الحمام  
فودی غداة الضرب بالسہام  
وان صح ما ابصرت فی المنام  
تبعث فی الحل و فی الحرام

بارک فیک من غلام  
تجابعون الحاک المنعم  
بماعة من الابل السوام  
فانت معبوث الی الاسلام

دين ابيك البر ابراهيم  
ان لاتو اليها مع القوام

تبعث في التحقيق والسلام  
قاله انهاك عن الاصنام

(دلائل النبوة، الحاوی للفتاویٰ جلد دوم، شعول الاسلام)

ترجمہ: ای ستھرے لڑکے اللہ تجھ میں برکت رکھے، اے بیٹے ان کے جنموں نے  
موت کے گھیرے سے نجات پائی، بڑے انعام والے بادشاہ اللہ عزوجل کی مدد  
سے، جس صبح قرعہ ڈالا گیا، سو بلند اونٹ ان کے قد یہ میں قربان کیئے گئے، اگر  
صحیح ہو اوہ جو میں نے خواب دیکھا ہے، تو تو سارے جہاں کی طرف پیغمبر بنایا  
جائے گا، اس اسلام کے ساتھ مبعوث کیا جائے گا جو تیرے نیکو کار باپ ابراہیم کا  
دین ہے۔ میں اللہ کی قسم دے کر تجھے بتوں سے منع کرتی ہوں کہ قوموں کے  
ساتھ ان کی دوستی نہ کرنا۔

مذکورہ اشعار کے بعد فرمایا:

کل حی میت و کل جدید بال و کل کبیر یفنی و انا مینة فذکری باق و قد  
ترکت خیراً و ولدت طہراً ثم ماتت

(الحاوی للفتاویٰ جلد دوم)

ترجمہ: ہر زندہ کو مرنے کو پرانا ہونا ہے اور ہر نئے کو پرانا ہونا ہے اور کوئی کیسا ہی بڑا ہو ایک  
دن فنا ہونا ہے۔ میں مرتی ہوں اور میرا ذکر خیر ہمیشہ رہے گا۔ میں کیسی خیر عظیم  
چھوڑ چلی ہوں اور کیسا پاکیزہ مجھ سے پیدا ہوا۔ یہ کہا اور انتقال فرمایا:

سبحان اللہ ان کی یہ فراست ایمانی اور بخشش گوئی نورانی کس قدر صببہ پر  
صداقت ہے، ”کہ میں انتقال کرتی ہوں اور میرا ذکر خیر ہمیشہ باقی رہے گا“

عرب و عجم میں بڑی بڑی شاہزادیاں اور ہزاروں تاج والیاں خاک میں چلی  
گئیں جن کا نام تک کوئی نہیں جانتا مگر اس پاک طیبہ خاتون کے ذکر خیر سے  
مشارق و مغارب ارض میں محافل و مجالس انس اور قدس سے زمین و آسمان گونج  
رہے ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ گونجتے رہیں گے۔

## عبرت ناک واقعہ :

ایک عالم حضور علیہ السلام کے والدین ماجدین رضی اللہ عنہما کے ایمان میں رات بھر متفکر رہے۔ اسی فکر میں چراغ پر جھک گئے اور بدن جل گیا۔ صبح ایک فوجی آیا اور کہا کہ آپ کی میرے ہاں دعوت ہے۔ وہ عالم جب اس فوجی کے گھر روانہ ہوئے تو راستہ میں ایک سبزی فروش ملے 'دکان کے آگے باٹ ترازو لئے بیٹھے ہیں۔

انہوں نے اُٹھ کر اس عالم کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور یہ اشعار پڑھے :

امت ان ابا النبی وامہ

احیا ہما القدیر الباری

حتی لقد شہدا له برسالۃ

صدق فبذلك کرامة المختار

وبہ الحدیث ومن یقول بضعفه

فہو الضعیف عن الحقیقہ ہار

ترجمہ : میں ایمان لایا کہ رسول اللہ ﷺ کے ماں باپ کو اس زندہ لبدی قادر مطلق خالق عالم جل جلالہ نے زندہ فرمایا یہاں تک کہ ان دونوں نے حضور ﷺ کی رسالت کی گواہی دی۔ اے شخص اس کی تصدیق کر کہ یہ مصطفیٰ ﷺ کے اعزاز کے واسطے ہے اور اس باب میں حدیث وارد ہوئی جو اسے ضعیف کہے وہ خود ضعیف ہے اور علم حقیقت سے خالی ہے۔

یہ اشعار سنا کر اس عالم سے فرمایا۔ اے شیخ! انہیں لے اور نہ رات کو جاگ اور نہ اپنی جان کو فکر میں ڈال کہ تجھے چراغ جلا دے اور جہاں جا رہا ہے وہاں نہ جانا کہ لقمہ حرام کھانے میں نہ آئے۔

ان کے اس فرمانے سے وہ عالم بے خود ہو کر رہ گئے، پھر انہیں تلاش کیا۔ کوئی پتہ نہ پایا اور دوکان داروں سے پوچھا۔ سب بازار والے کہنے لگے یہاں تو کوئی شخص بیٹھتا ہی نہیں۔ وہ عالم اس ربانی ہادی غیب کی ہدایت سن کر اپنے مکان پر واپس آگئے اور فوجی کے یہاں تشریف نہ لے گئے۔ (شمول الاسلام و مخطاوی)

اس مسئلہ میں انتہائی احتیاط اور لحاظ ادب ضروری ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے ایذا کا باعث بنے، جس کا نتیجہ جہنم کی آگ ہو سکتی ہے۔

علامہ ابن عابدین "رد المحتار" میں ارقام فرماتے ہیں :

لا يتبعني ذكر هذه المسئلة الامع مزيد الادب وليست من المسائل التي يضر جهلها او يستل عنها في القبر اوفى الموقف فحفظ اللسان عن التكلم فيها الابحیر اولی واسلم ☆  
(رد المحتار جلد دوم)

ترجمہ : انتہائی ادب کے بغیر اس مسئلہ کا ذکر مناسب نہیں، یہ ان مسائل سے نہیں جن میں جمالت مضربے یا قبریاحشر میں ان سے سوال ہوگا۔ پس اولی واسلم یہی ہے۔ بجز کلام خیر کے زبان کو اس سے روکا جائے۔

علامہ شہاب الدین السید محمود الالوسی فرماتے ہیں :

انا اخشى الكفر على من يقول فيهما رضى الله تعالى عنهما بقصد ذلك  
(روح المعانی جز ۱۹)

ترجمہ : اور مجھے خوف ہے اس کے کفر کا جو حضور علیہ السلام کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کفر کا قول کرتا ہے۔

**فقہ اکبر کی نسبت امام اعظمؒ کی طرف محل نظر ہے :**

رہا یہ امر کہ فقہ اکبر میں جو امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے :

ما اتانا على الكفر

یعنی حضور علیہ السلام کے والدین کریمین کی کفر پر موت واقع ہوئی۔

اس کا کیا محمل ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ محققین علماء کے نزدیک فقہ اکبر امام اعظم رضی اللہ عنہ کی کتاب ہی نہیں۔

فخر المتکلمین مولانا عبدالعزیز پرہاروی فرماتے ہیں :

ان نسبة الرسالة اليه محل نظر

فقہ اکبر کو امام اعظم کی کتاب کہنا محل نظر ہے :

جب فقہ اکبر آپ کی کتاب ہی نہیں تو اس قول مردود کی نسبت بھی آپ کی جانب درست نہیں۔

علی سبیل الفرض اگر فقہ اکبر آپ کی کتاب ہو تو یہاں حذف مضاف ہے اس لیے کہ عربی زبان میں مضاف اکثر مقدر ہوتا ہے۔

علامہ پرہاروی فرماتے ہیں :

تقدير المضاف شائع حتى جاء في القرآن زهاء ألف (ہو اس شرح شرح عقائد)

ترجمہ : تقدیر مضاف عربی زبان میں عام ہے 'یہاں تک کہ قرآن مجید میں تقریباً ہزار مقام پر مضاف مقدر ہے۔

تو اب عبارت ماتا علی الکفر ای ماتا علی زمن الکفر یا ماتا علی عهد الکفر کی تاویل میں ہوگی۔ یعنی موت حضور کی نبوت اور اسلام کے ظہور سے پہلے اس زمانے میں ہوئی جو کفر و جاہلیت کا زمانہ تھا۔ یہ نہیں کہ معاذ اللہ وہ حالت کفر میں مرے ہوں۔

فاکدہ :

مولانا علی قاری نے حضور علیہ السلام کے والدین ماجدین کے کفر پر بہت زور دیا ہے۔ ابن حجر مکی نے جو مولانا علی قاری کے استاذ ہیں 'خواب میں دیکھا کہ علی

قاری مکان کی چھت سے گرے ہیں اور ان کا پاؤں ٹوٹ گیا ہے۔ اور عائی آواز سنائی دی کہ.....

هذا جزاء اهانة والدي رسول الله ﷺ  
(یہ اس جزا کا شرح مفاد)

ترجمہ : یہ رسول اللہ ﷺ کے والدین کو بے عزت کی جزا ہے۔

پھر ایسا ہی ہوا کہ میداری میں علی قاری مکان سے گرے اور ان کا پاؤں ٹوٹ گیا۔

لیکن اس مسئلہ کے سوا باقی تمام مسائل میں وہ خوش عقیدہ تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں توبہ کی توفیق بخشی اور اس قول شنیع سے توبہ کر کے دنیا سے رخصت ہوئے، جیسا کہ حاشیہ نمبر اس ص ۵۲۶ پر ہے :

نقل توبته عن ذلك في القول المستحسن

﴿اکابر ائمہ دین کے ارشادات﴾

۱۔ امام ابن حجر مکی :

”افضل القرى لقراء ام القرى“ میں ارشاد فرماتے ہیں :

ان ابناء النبي ﷺ غير الانبياء و امهاته الى ادم و حواء ليس فيهم كافر لا يقال في حقهم انه مختار ولا كريم ولا طاهر بل نجس و قد صرحنا في الاحاديث بانهم مختارون و ان الآباء كرام و الامهات طاهرات و ايضا قال الله تعالى و تقلبك في الساجدين على احد التفاسير فيه ان المراد انثقل توراه من ساجد الى ساجد و حينئذ فهذا اصريح في ان ابوي النبي ﷺ من اهل الجنة و هذا هو الحق  
(شمول الاسلام افضل القرى)

ترجمہ : نبی کریم ﷺ کے سلسلہ نسب شریف میں جتنے انبیاء علیہم السلام و آلہم علیہم السلام ہیں

وہ تو انبیاء ہی ہیں۔ ان کے سوا حضور علیہ السلام کے جس قدر کباء و امہات اہل بیت و حواء علیہ السلام تک ہیں ان میں کوئی کافر نہ تھا۔ اس لئے کہ کافر کو پسندیدہ یا کریم یا پاک نہیں کہا جاسکتا اور حضور ﷺ کے اہباء و امہات کی نسبت حدیثوں میں تصریح فرمائی کہ وہ سب پسندیدہ بارگاہ الہی ہیں۔ کباء سب کرام، مائیں سب پاکیزہ۔

اور آیہ کریمہ ”و تقلبک فی الساجدین“ کی بھی ایک تفسیر یہی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا نور ایک ساجد سے دوسرے ساجد کی طرف منتقل ہوتا رہا تو اب اس سے صاف ثابت ہے کہ حضور کے والدین حضرت آمنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما اہل جنت ہیں۔

### امام فخر الدین رازی کا مسلک :

۲۔ واختار الامام الرازی انہما ماتا علی ملة ابراہیم علیہ السلام

ترجمہ : امام رازی کا قول مختاریہ ہے کہ والدین ماجدین دین ابراہیم علیہ السلام پر تھے اور اسی پر انہیں موت آئی۔

### امام رازی کا علمی مقام :

امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بلند پایہ علمی مقام کو عارف رومی نے ان الفاظ سے بیان کیا ہے :

گر باسند لال کار دین بدے

فخر رازی راز دار دین بدے

یعنی اگر نبوت علم سے حاصل ہوتی تو فخر رازی دین کے راز دار اور مخفی

ہوتے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ کی جلالت علمی ذکر کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں :

ناھیک بہ امامۃ و جلالة فانه امام اهل السنة في زمانه و القائم بالرد على فرق المبتدعة في وقته والناصر لمذهب الاشاعرة في عصره وهو العالم المبعوث على راس المائة السادسة ليحدد لهذه الامة امرد ينها  
(الحاوی للفتاویٰ جلد دوم)

ترجمہ : امام رازی کی امامت اور جلالت علمی کے لئے تجھے یہی کافی ہے کہ آپ اپنے زمانہ میں اہل سنت کے امام تھے۔ تمام فرق باطلہ کے رد اور اشاعرة کے مذہب کے ناصر ہونے کے مرتبہ پر فائز تھے۔ آپ ہی وہ عالم ہیں جنہیں تجدید دین کے لئے چھٹی صدی کا مجدد بنا کر مبعوث کیا گیا۔

ایسے صنادید امت و مجددین ملت کا والدین شریفین کے ایمان کا قول فرماتا ضرور اس کی حقانیت کی دلیل ہے۔

### ۳۔ امام جلال الدین سیوطی کا ارشاد :

الحکم فی ابوی النبی ﷺ انھما ناحبان و لیسافی النار صرح بذلك جمع من العلماء  
(مسالك الحنفاء فی والدی المصطفیٰ)

ترجمہ : نبی کریم ﷺ کے والدین کے متعلق حکم یہ ہے کہ وہ ناجی ہیں اور دوزخ میں نہیں جائیں گے۔

امام جلیل جلال الملہ والدین رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعہ نے سید عالم ﷺ کے والدین کریمین کے اثبات میں رسائل ستہ تصنیف فرمائے ہیں اور دلائل قاہرہ سے حضور علیہ السلام کے تمام آباء کرام و امہات کرام کا حضرت عبداللہ و حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما سے لے کر حضرت آدم علیہ السلام تک ایمان ثابت فرمایا ہے اور منکرین کے شبہات کا خوب قلع قمع فرمایا جو اس مسئلہ کی تحقیق چاہے ان رسائل کو مطالعہ میں لائے۔

## بیداری میں حضور علیہ السلام کی زیارت

آپ بیداری میں جتنے مرتبہ زیارت جمال جہاں آراء حضور پر نور سید الانبیاء ﷺ سے بہرور ہوئے۔ بالشافہ حضور اقدس ﷺ سے تحقیقات احادیث کی۔ جو طریقہ محدثین پر ضعیف ٹھہر چکی تھیں۔ تصحیح فرمائی۔ جس کا بیان عارف ربانی علامہ عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی کی میزان الشریعہ الکبریٰ میں ہے۔  
(فتاویٰ رضویہ جلد دوم)

رئیس الفقہاء علامہ ابن عابدین کا قول !

ان نبینا ﷺ قد اکرمہ اللہ تعالیٰ بحیۃ ابویہ حتی امتاہہ کما فی حدیث صحیحہ القرطبی و ابن ناصر الدین حافظ الشام و غیرہما (رد المحتار جلد سوم)  
ترجمہ : تحقیق اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کریم ﷺ کی تکریم فرمائی کہ آپ کے والدین کریمین کو زندہ فرمایا۔ یہاں تک کہ وہ آپ پر ایمان لائے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔ جس کی امام قرطبی وغیرہ نے تصحیح فرمائی ہے۔

برکۃ المصطفیٰ فی الہند  
شاہ عبدالحق محدث دہلوی کا ارشاد

اما متاخرین پس تحقیق اثبات کردہ اند اسلام والدین بلکہ تمام آباء و امہات آنحضرت ﷺ تا آدم علیہ السلام  
(اشعۃ اللمعات جلد اول)

ترجمہ : تحقیق علماء متاخرین نے حضور علیہ السلام کے والدین کا اسلام ثابت کیا ہے۔ بلکہ حضور علیہ السلام کے تمام آباء و امہات کا ایمان حضرت تہ آدم علیہ السلام تک ثابت فرمایا ہے۔

## ۵۔ علامہ عبدالعزیز پرہاروی کا ارشاد مبارک :

وروی باسایند ضعیفہ ان النبی ﷺ دعاربہ فاحیاء و آمنة ام رسول اللہ ﷺ  
وامتنبہ (نہ اس شرح شرح عقائد)

ترجمہ : بہت سی اسانید ضعیفہ کے ساتھ مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی دعا سے رب العزت نے آپ کے والدین کو زندہ فرمایا اور آپ پر ایمان لائے۔

خیال رہے کہ حدیث ضعیف جب کثرت اسانید سے مروی ہو تو اس کا ضعف باقی نہیں رہتا۔ ائمہ حدیث نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ ار قام فرماتے ہیں :

فان الحدیث الضعیف یتقوی بکثرة طرقہ (الحاوی للفتاویٰ - جلد دوم)

ترجمہ : تحقیق حدیث ضعیف کثرت اسانید سے قوت پالیتی ہے۔

## ۶۔ علامہ زمان سید پیر مر علی شاہ صاحب کا قول مبارک :

محققین اہل فقہ و حدیث نے اسلام ابوین شریفین حضرت رسول الثقلین ﷺ کو احادیث سے ثابت کیا ہے بلکہ جمیع آباء و امہات حضرت سرور کائنات ﷺ موجودات ﷺ کا اسلام حضرت آدم علیہ السلام تک پایہ ثبوت کو پہنچایا ہے۔

(فتاویٰ مریدیہ)

## ۷۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کا قول مبارک :

رب العزۃ عز و علا سب سے زیادہ معزز و محترم۔ موضع وضع رسالت کے لئے انتخاب فرماتا ہے۔ لہذا کم قوموں رذیلوں میں نبوت نہ رکھی۔ پھر کفر و شرک سے زیادہ رذیل کیا شئی ہوگی؟ وہ کیونکر اس قابل کہ اللہ عز و جل نور

رسالت اس میں ودیعت رکھے۔ کفار محل لعنت و غضب ہیں اور نور رسالت کے وضع کو محل رضا و رحمت درکار۔  
(شمول الاسلام)

مذکورہ ائمہ دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے علاوہ مسئلہ ایمان والدین کریمین میں حسب ذیل اعلام امت ہمارے مقتدا ہیں۔

- ۱ امام ابو حفص عمر بن احمد بن شاہین جن کی علوم دینیہ میں تین سو تصانیف ہیں۔ از اشملہ تفسیر ایک ہزار جز میں اور مسند حدیث ایک ہزار تین جز میں۔
- ۲ شیخ الحدیث احمد بن خطیب علی البغدادی۔
- ۳ حافظ محدث ماہر و امام ابو القاسم علی بن حسن ابن عساکر۔
- ۴ امام اجل ابو القاسم عبدالرحمن بن عبداللہ سیلی صاحب الروض۔
- ۵ حافظ الحدیث امام محبت الدین طبری کہ علماء فرماتے ہیں۔ بعد امام نووی ان کا مثل علم حدیث میں کوئی نہ ہوا۔
- ۶ امام علامہ ناصر الدین ابن المنیر صاحب شرف المصطفیٰ ﷺ
- ۷ امام حافظ الحدیث ابو الفتح محمد بن محمد سید الناس صاحب عیون الاثر
- ۸ علامہ صلاح صفدی
- ۹ حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین دمشقی
- ۱۰ شیخ الاسلام حافظ الثانی امام شباب الدین احمد بن حجر عسقلانی
- ۱۱ امام حافظ الحدیث ابو بکر محمد بن عبداللہ اشعری ابن العربی مالکی
- ۱۲ امام ابو الحسن علی بن محمد ماوردی بھری صاحب الحاوی الکبیر
- ۱۳ امام ابو عبداللہ محمد بن خلف شارح صحیح مسلم
- ۱۴ امام عبداللہ محمد بن احمد ابو بکر قرطبی صاحب تذکرہ
- ۱۵ امام علامہ شرف الدین مناوی
- ۱۶ امام حافظ شباب الدین احمد بن حجر بیہقی مالکی صاحب افضل القری
- ۱۷ شیخ نور الدین علی بن الجزار مصری

صاحب رسالہ تحقیق آمال الزاجین فی ان والدی المصطفیٰ

بفضل اللہ فی الدارين من الناجین

۱۸ علامہ ابو عبد اللہ محمد بن ابی شریف الحسنی تلمانی شارح شفا شریف

۱۹ علامہ محقق رسنوی

۲۰ امام اجل عارف باللہ سیدی عبد الوہاب شعرانی صاحب الیواقیت والجوہر

۲۱ علامہ احمد بن محمد بن علی بن یوسف قاسی

صاحب مطالع السمرات شرح دلائل الخیرات شریف

۲۲ خاتمة المحققین علامہ محمد بن عبد الباقی

۲۳ امام اجل فقیہ اکمل محمد بن محمد کردری یزازی صاحب المناقب

۲۴ زین اللہ علامہ محقق زین الدین بن نجم مصری صاحب الاشباہ والنظائر

۲۵ سید شریف علامہ حموی صاحب غرر العیون والبصائر

۲۶ علامہ حسین بن محمد بن حسن دیار بکری صاحب الخمیس فی نفس نفیس

۲۷ علامہ محقق شہاب الدین احمد خفاجی مصری صاحب نسیم الریاض

۲۸ علامہ طاہر فتنی صاحب مجمع حار الانوار

۲۹ علامہ صاحب کنز الفوائد

۳۰ مولانا بزرگ العلوم ملک العلماء عبد العلی صاحب فوائج الرحموت

۳۱ علامہ سید احمد مصری طحطاوی محشی در مختار

۳۲ علامہ سہبانی صاحب حجة اللہ علی العالمین

۳۳ علامہ سید محمود آکوی صاحب تفسیر روح المعانی

و غیر ہم من العلماء الکبار و المحققین الاخیار علیہم رحمة الملك العزیز الغفار

(شمول الاسلام)

مذکورہ اعلام امت کی تصریحات سے تمام آباء و امہات اقدس کا مومن ناجی  
ہونا کا شمس والا مس ظاہر و روشن ہو گیا۔

## انہی اہام امت کے متعلق امام سیوطی فرماتے ہیں :

جماعت کثیرہ اکابر ائمہ واجلہ حفاظ حدیث جامعان انواع علوم وناقدان روایات کا یہی مذہب ہے کہ والدین کریمین موحدانجی ہیں۔ ان اہام ائمہ کے متعلق یہ گمان بھی نہیں ہو سکتا ان احادیث سے غافل تھے جن سے اس مسئلہ میں خلاف پر استدلال کیا جاتا ہے۔ معاذ اللہ ایسا نہیں بلکہ وہ ضرور ان پر واقف ہوئے اور تمہ تک پہنچے اور ان سے وہ پسندیدہ جواب دیئے جنہیں کوئی انصاف والار د نہ کرے گا۔ اور نجات والدین شریفین پر دلائل قاطع قائم فرمائے جیسے مضبوط جے ہوئے پہاڑ کہ کسی کے ہلائے نہ مل سکیں (الدرج المنیہ فی الایام الشریفہ)

چند دلائل اور فرمودات ائمہ دین مسئلہ ایمان والدین کریمین میں ذکر کر دیئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس عاجز کے حفظ ایمان کا ذریعہ بنائیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو نور مصطفیٰ ﷺ کو ان کی پشت یا پیشانی میں رکھا اور نور پاک ایسا شدید چمک والا تھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی سے روشن سورج کی طرح چمکتا تھا۔

علامہ زر قانی فرماتے ہیں :

صار نور محمد ﷺ یلمع من جہنہ كالشمس المشرقة

(زر قانی جلد اول)

ترجمہ : حضور علیہ السلام کا نور آدم علیہ السلام کی پیشانی سے روشن سورج کی طرح چمکتا تھا۔

پھر نبی کریم ﷺ کے نور کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر تمام اشیاء و جملہ مسیبات پیش فرما کر آپ کو ان کے اسماء و صفات و افعال و خواص و اصول علوم و صناعات سب کا علم بطریق الہام عطا فرمایا۔

(زر قانی جلد اول مدارج النبوت)

آپ کے نور کی برکت سے ہی اللہ تعالیٰ نے تمام ملائکہ کو حکم دیا کہ حضرت آدم کو سجدہ کریں۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے حضرت جبرائیل نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا۔ پھر حضرت میکائیل پھر حضرت اسرافیل پھر حضرت عزرائیل نے اس کے بعد دوسرے مقرب ملائکہ نے سجدہ کیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ یہ سجدہ جمعہ کے دن زوال کے وقت سے عصر تک جاری رہا۔

(ذرقانی ہداؤل مدارج النبوت جلد دوم)

### فائدہ :

سجدہ دو قسم کا ہے!

- ☆ ایک سجدہ عبادت جو پرستش و عبادت کے لئے کیا جاتا ہے
  - ☆ دوسرا سجدہ تحیت اس سے مسجود کی تعظیم منظور ہوتی ہے۔ نہ کہ عبادت
- سجدہ عبادت اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے کسی اور کے لئے جائز نہیں۔ فرشتوں نے جو سجدہ حضرت آدم علیہ السلام کو کیا یہ سجدہ تحیت تھا۔ یہ سجدہ پہلی شریعتوں میں جائز تھا۔ ہماری شریعت میں منسوخ کیا گیا۔ اب کسی کے لئے جائز نہیں ہے۔ اس لئے کہ جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے حضور انور ﷺ کو سجدہ کرنے کا ارادہ کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مخلوق کو نہ چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ کرے۔

(مدارک)

پھر جب حضرت آدم علیہ السلام حالت نیند میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی بائیں پسلی سے حضرت حوا کو پیدا فرمایا۔ جب حضرت آدم نے حضرت حوا کو

دیکھا اور ان کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تو ملائکہ نے کہا۔ اے آدم ٹھہر جائیے۔ پہلے ان سے نکاح اور مراد اکیجئے۔ پھر اللہ جل جلالہ نے اپنی مقدس کلام کے ساتھ خطبہ ارشاد فرمایا اور حضرت حوا کو آدم علیہ السلام کی زوجیت میں کر دیا تو حضرت آدم علیہ السلام نے رب کے حضور عرض کیا :

یا رب و ماذا اعطيتها قال يا آدم صل على حبیبی محمد بن عبد اللہ

(ترجمانی جلد اول)

عشرین مرتبہ فصلی

ترجمہ : اے رب میں حوا کو مر کیا دوں؟ فرمایا اے آدم میرے محبوب محمد بن عبد اللہ ﷺ پر بیس بار درود بھیجیں تو حضرت آدم نے حضور علیہ السلام پر بیس بار درود بھیجا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :  
جب آدم علیہ السلام سے اجتہادی خطا سرزد ہوئی تو آپ نے رب کے حضور عرض کیا :

یا رب اسألك بحق محمد الا ما غفرت لی

ترجمہ : اے رب میں تجھ سے محمد ﷺ کے طفیل اپنی مغفرت چاہتا ہوں۔  
پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے آدم تو نے محمد ﷺ کو کیسے پہچان لیا؟ حالانکہ میں نے ابھی تک دنیا میں ان کا ظہور نہیں کیا۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا۔ یا رب جب تو نے مجھے اپنے یہ قدرت سے پیدا فرمایا اور مجھ میں روح ڈالی۔ میں نے اپنا سراٹھا کر دیکھا کہ عرش پر مکتوب تھا۔

لا اله الا الله محمد رسول الله۔

تو میں نے جان لیا کہ جن کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ مکتوب فرمایا یہ تجھے ساری مخلوق سے زیادہ محبوب ہیں۔

فقال تعالى صدقت يا آدم انه لا حب الخلق الى واذا سألني بحقه

(دلائل النبوت (ترجمانی جلد اول و غیرہ))

غفرت لك لو لا محمد لما خلقتك۔

ترجمہ : پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے آدم تو نے سچ کہا۔ بے شک محمد ﷺ مجھے تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہیں۔ جب ان کے تو سل سے تو نے مجھ سے بخشش کا سوال کیا ہے میں نے تیری مغفرت کر دی۔ اگر محمد نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا نہ کرتا۔

خیال رہے کہ یہ حدیث شریف اجلہ محدثین مثل طبرانی، حاکم، زر قانی و بیہقی وغیرہ نے اپنی کتب جلیلہ میں ذکر فرمائی ہے۔ جو اس کی صحت اور مقبول ہونے کی روشن دلیل ہے۔

محدث بیہقی نے یہ حدیث دلائل الذبوت میں درج فرمائی ہے۔ جس کے متعلق حافظ الذہبی نے فرمایا ہے :

علیک بہ فانہ کلمہ خیر و ہدیٰ

ترجمہ : دلائل الذبوت کو لازم پکڑے شک یہ کل خیر اور ہدایت ہے

### فوائد :

اس حدیث شریف سے درج ذیل فوائد حاصل ہوئے :

۱۔ مقبولان بارگاہ کے وسیلہ سے دعا حق قلاں کہہ کر مانگنا جائز اور حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے۔ اس طریقہ دعا کو شرک و بدعت کہنا سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کی انتہائی سوء اولیٰ کے علاوہ جہالت و ضلالت ہے۔ اس لئے کہ نبی کی بعثت ہی شرک و بدعت کے قلع قمع کے لئے ہوتی ہے نہ کہ اس لئے کہ وہ خود معاذ اللہ شرک و بدعت کا ارتکاب کرے۔

۲۔ محبوب خدا ﷺ کے تو سل سے دعا عند اللہ بہت ہی محبوب ہے۔ اس لیے کہ آدم علیہ السلام نے زمین پر آنے کے بعد تین سو برس تک حیاء سے آسمان کی طرف سر اٹھا کر نہ دیکھا اور اس قدر روئے کہ آپ کے آنسو تمام اہل زمین کے

آنسوؤں سے بڑھ گئے۔ لیکن جوں ہی محبوب خدا ﷺ کے توسل سے دعا کی۔ فوراً شرف قبولیت سے نوازی گئی اور رب العزت نے آپ کی مغفرت فرمادی۔

اگر نام محمد رانیا وردے شفیع آدم

نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا

نہ ایوب از بلاء راحت نہ یوسف حسرت و شوکت

نہ عیسیٰ آن مسیحا دم نہ موسیٰ آن ید بیضا

(عارف جامی رحمہ اللہ تعالیٰ)

۳۔ نبی کے علوم وہی ولدنی ہوتے ہیں۔ رب العزت خود اس کے قلب میں علوم کا القاء و الہام فرماتا ہے۔ نبی علوم کی تحصیل میں کسی مخلوق کا محتاج نہیں۔ اس لئے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے پیدا ہوتے ہی عرش کی تحریر پڑھ لی۔ کسی مخلوق سے تحصیل علم کئے بغیر۔

۴۔ نبی قریب و بعید کو یکساں دیکھتا ہے۔ عام مخلوق کی طرح نبی کی رؤیت میں قروب بعد کا فرق نہیں۔ کیونکہ ابھی حدیث میں مذکور ہوا ہے کہ آدم علیہ السلام نے جب سر اٹھا کر دیکھا تو عرش اور اس کے مکتوب کو دیکھ لیا حالانکہ عرش عالم وجود کی انتہاء اور ہزاروں سال کی مسافت پر ہے۔

۵۔ دونوں جہاں حضور سید عالم ﷺ کی خاطر منائے گئے ہیں کیونکہ اس حدیث شریف میں ہے۔

لولا محمد لما خلقتك

اور بعض روایات میں یوں ہے کہ آدم علیہ السلام سے فرمایا :

لولا محمد ما خلقتك ولا ارضا ولا سماء

ترجمہ : اگر محمد نہ ہوتے تو میں نہ تمہیں مانتا نہ زمین کو نہ آسمان کو۔

حضور علیہ السلام سے ارشاد فرمایا :

لولاك ما خلقت الدنيا

ترجمہ : اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو میں دنیا کو نہ پیدا کرتا۔

ثابت ہوا کہ اللہ جل جلالہ نے تمام جہاں کو حضور علیہ السلام کے واسطے پیدا فرمایا ہے۔ حضور نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی رحمہ اللہ نے ان احادیث کا منظوم ترجمہ یوں فرمایا ہے :

زمین و زمان تمہارے لئے  
مکین و مکان تمہارے لئے  
چنیں و چناں تمہارے لئے  
خے و جہاں تمہارے لئے  
دہن میں زبان تمہارے لئے  
بدن میں ہے جاں تمہارے لئے  
ہم آئے یہاں تمہارے لئے  
اتھیں بھی وہاں تمہارے لئے  
فرشتے خدم رسول حشم تمام امم غلام کرم  
وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لئے

حدیث سلمان فارسی :

حدیث سلمان فارسی رضی اللہ عنہ میں ہے کہ جبرئیل علیہ السلام حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا :

ان ربك يقول ان كنت اتخذت ابراهيم خليلاً فقد اتخذتك حبيباً وما خلقت خلقاً اكرم علي منك و لقد خلقت الدنيا و اهلها لاهر فهم كرامتك و منزلتك عندي ولولاك ما خلقت الدنيا  
(زرقانی جلد اول ابن عباس)

ترجمہ : بے شک آپ کا رب ارشاد فرماتا ہے۔ اگر میں نے ابراہیم کو خلیل بنایا تو آپ کو اپنا حبیب بنایا ہے میں نے ایسی کوئی مخلوق نہیں پیدا کی جو مجھے آپ سے زیادہ معزز و مکرم ہو۔ دنیا اور اہل دنیا کو میں نے اس لئے پیدا کیا تاکہ آپ کی جو قدر منزلت میری بارگاہ میں ہے۔ اس سے انہیں شناسا کروں۔

امام محمد شرف الدین یوسفی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

وكيف تدعو الى الدنيا ضرورة من  
لولاہ لم تخرج الدنيا من العدم

پھر حضرت آدم علیہ السلام سے رسول اللہ ﷺ کا نور حضرت شیث علیہ السلام کی طرف منتقل ہو گیا۔

”شیث“ عبرانی زبان کا لفظ ہے۔ عربی میں اس کا معنی ہے۔ ”عطیۃ اللہ“ یعنی اللہ تعالیٰ کی عطا۔ یہ نام آپ کا اس لئے رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہامیل کے قتل کے پانچ سال بعد حضرت شیثؑ حضرت آدم و حواء علیہما السلام کو عطا فرمائے۔ آپ شکل و صورت میں مکمل طور پر ہامیل سے مشابہت رکھتے تھے۔ (زر قانی جلد اول)

حضرت شیثؑ آدم علیہ السلام کی اولاد میں سب سے حسین و جمیل تھے۔ اور آدم علیہ السلام کو تمام اولاد سے محبوب تھے۔ علامہ زر قانی آپ کے اوصاف جمیلہ کا ذکر کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں :

وكان احمل اولاده و اشبههم به و احبهم اليه و افضلهم و علمه الله  
الساعات والعبادة في كل ساعة منها و انزل عليه خمسين صحيفة وزوجه  
الله اخته التي ولدت بعده و كانت حميلة كامها حواء و نخطب جبرئيل و  
شهدت الملائكة و كان آدم وليها و رزقه الله تعالى اولادا في حياة ابيه و  
عمر تسعمائة و اثنى عشرة سنة و قبل عشرين و مات لمضى الف و اثنى و  
اربعين سنة من هبوط آدم و دفن في غار ابي قبيس (زر قانی جلد اول)

ترجمہ: شیثؒ آدم علیہ السلام کی سب اولاد سے زیادہ حسینؑ آدم علیہ السلام کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھنے والے اور تمام اولاد سے آدم علیہ السلام کو زیادہ محبوب تھے۔ تمام اولاد آدم سے آپ افضل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام ساعات اور ان میں عبادت کا علم عطا فرمایا تھا۔ آپ پر پچاس صحیفے نازل ہوئے۔ آپ کے بعد جو آپ کی بہن پیدا ہوئی، اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان سے آپ کا نکاح ہوا۔ یہ اپنی والدہ حضرت حواء کی مانند بہت ہی حسین تھیں۔ جبرئیل علیہ السلام نے خطبہ دیا اور ملائکہ بھی حاضر ہوئے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی زندگی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت شیث کو اولاد عنایت فرمائی۔ آپ نے نو سو بارہ سال عمر پائی اور ایک قول نو سو نہیں کا بھی ہے۔ آپ کی وفات آدم علیہ السلام کے زمین پر اترنے کے ایک ہزار بیالیس سال بعد ہوئی۔ آپ کی قبر ابو قیس پہاڑ کے غار میں ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام نے وفات کے وقت حضرت شیث علیہ السلام کو وصیت کی کہ یہ نور ارحام طیبہ میں غفلت کیا جائے۔ حضرت شیث نے بھی اپنے وصال کے وقت یہی وصیت اپنے بیٹے حضرت انوش کو فرمائی۔

”انوش“ کے معنی ہیں صادق۔ حضور علیہ السلام کا نور حضرت شیث علیہ السلام سے آپ کی طرف غفلت ہوا۔ حضرت شیث علیہ السلام کے وصال کے بعد انوش ہی آپ کے خلف ہوئے۔ آپ دراز قد اور حسین و جمیل تھے۔ ساڑھے نو سو سال آپ نے عمر پائی ہے۔  
(ذوقانی جلد اول)

مذکورہ وصیت کے ساتھ یہ نور مبین اصلاب طاہرہ اور ارحام طیبہ میں غفلت ہو تا رہا۔ جیسا کہ ابو نعیم کی روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کہ میرے تمام آباء و اجداد سفاح سے پاک ہیں۔

یعنی میرے والدین شریفین سے لے کر آدم و حواء علیہما السلام تک کوئی ایسا

نہیں ہوا جس نے کسی قسم کی بے حیائی کا کام کیا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمیشہ اصلاب طیبہ سے ارحام مطہرہ کی طرف منتقل فرمایا۔  
(زرقانی جلد اول)

جب نور محمدی حضرت ہاشم میں منتقل ہوا تو اس نور کی شدید چمک حضرت ہاشم کے چہرہ سے نمودار ہوتی تھی۔ علامہ زرقانی اسی نور کا ذکر کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں :

وكان نور رسول الله صلى الله عليه وسلم في وجهه يتوقد شعاعه يتلألا ضياءه ولا يراه حبر الا قبل يده ولا يمر بشيء الا سجد اليه وتغذوا اليه قبائل العرب وفود الاحبار يحملون بها نهم يعرضون عليه ان يتزوج بهن حتى بعث اليه هرقل ملك الروم ان لى ابنة لم تلد النساء احمل منها ولا ابهى وجهها فا قدم على حتى ازو حكيها فقد بلغنى حودك وانما اراد بذلك نور المصطفى الموصوف عندهم في الانجيل فاي هاشم  
(زرقانی جلد اول)

ترجمہ : اور رسول اللہ ﷺ کا نور ہاشم کے چہرہ میں روشن تھا اور اس کی شدید چمک تھی۔ یہود کا ہر عالم آپ کو دیکھ کر آپ کی دست بوسی کرتا اور جس شیء پر آپ کا گذر ہوتا وہ آپ کو سجدہ کرتی اور عرب کے قبائل اور احبار یہود کے وفود اپنی لڑکیاں آپ پر پیش کر کے نکاح کی درخواست کرتے تھے۔

یہاں تک کہ ہر قل روم نے حضرت ہاشم کو یہ پیغام بھیجا کہ میری ایک لڑکی ہے جس سے زیادہ حسین اور خوبصورت چہرہ والی کوئی لڑکی نہیں۔ آپ یہاں تشریف لائیں تاکہ میں اس کا نکاح آپ سے کر دوں۔ اس لیے کہ میں نے آپ کے جود و کرم کی شہرت سنی ہے۔

حالانکہ پیغام نکاح سے ہر قل کا مقصود وہ نور مصطفیٰ تھا۔ انجیل میں جس کا بیان تھا۔ حضرت ہاشم نے ہر قل کی اس خواہش کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

حضرت ہاشم کا نام عمر ہے۔ ہاشم لقب پڑنے کی وجہ یہ ہے کہ ایک دفعہ مکہ مکرمہ

میں قحط پڑ گیا۔ آپ تجارت کے لئے فلسطین گئے۔ واپسی پر سب اونٹوں پر آٹا لاد لائے۔ پھر اونٹ ذبح کر کے دعوت عام کی۔ گوشت اور شوربے میں روٹیاں توڑ کر ڈالی گئیں۔ ”ہشتم“ مکرے مکرے کر دینے کو کہتے ہیں۔ اس کے بعد ہاشم لقب سے مشہور ہوئے۔ پھر ہر سال حج کے موسم میں حجاج کرام کی عام دعوت کرتے اور یہی کھانا جسے لغت عرب میں ”ثرید“ کہتے ہیں۔ پیش کرتے آپ کا پچاس سال کی عمر میں وصال ہوا۔ ایک قول کے مطابق پچیس سال کی عمر میں فوت ہو گئے۔

(زر قالی، جلد اول)

جب رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک عبد المطلب میں منتقل ہوا تو آپ کے بدن مبارک سے خوشبو آتی تھی۔

كان عبد المطلب بفوح منه رائحة المسك الا ذفرو كان نور رسول الله ﷺ يضيء في غمرته و كانت قريش اذا اصابها قحط شديد تاخذ بيد عبد المطلب فتخرج به الى حبل ثبير فيتقربون به الى الله و يستلونه ان يسقبرهم الغيث فكان يسقبرهم ببركة نور رسول الله ﷺ غيثا عظيما

(مواهب اللدنية)

ترجمہ: حضرت عبد المطلب کے جسم سے مشک کی خوشبو آتی تھی اور رسول اللہ ﷺ کا نور ان کی پیشانی میں چمکتا رہا اور جب مکہ میں قحط ہوتا تو لوگ عبد المطلب کا ہاتھ پکڑ کر شجر پھاڑ کی طرف جاتے تھے اور ان کے ذریعے قرب خداوندی ڈھونڈتے اور بارش کے لئے دعائیں کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو نور محمدی ﷺ کے طفیل قبول فرماتا اور کثرت سے رحمت کی بارش برکتی۔

عن كعب الاحبار ان نور النبي ﷺ لما صار الى عبد المطلب و ادرك نام يومافى الحجر فانتبه مكحولا مدهونا قد كسى حلة البهاء و الجمال فبقى متحير الا يدري من فعل به ذلك فاخذوا يده ثم انطلق به الى

كهنه قريش فاجبرهم بذلك فقالوا له اهلهم ان اله السموات قد اذن لهذا  
الغلام ان يتزوج فزوجه قبله فولدت له الحارث ثم ماتت فزوجه بعدها  
هند بنت عمر

(مواهب اللدنیہ)

ترجمہ : کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک جب  
عبد المطلب میں منتقل ہوا اور وہ جوان ہو گئے تو ایک دن حطیم کعبہ میں سوئے، آنکھ کھلی  
تو دیکھا کہ آنکھ میں سرمہ لگا ہوا ہے اور سر میں تیل پڑا ہوا ہے اور حسن و جمال کا لباس  
ذیب تن ہے۔ وہ نہایت حیران ہوئے کہ نہیں معلوم یہ سب کچھ کیسے ہوا؟ ان کے  
والد ان کا ہاتھ پکڑ کر کاہنوں کے پاس لے گئے اور تمام واقعہ بیان کیا انہوں نے کہا کہ  
اس واقعہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس نوجواں کو نکاح کرنے کا حکم دیا ہے۔  
چنانچہ انہوں نے پہلے قبیلہ سے نکاح کیا جس سے حارث پیدا ہوئے۔ اس کی وفات کے  
بعد ہند بنت عمر سے نکاح کیا۔

لما قدم ابرهہ من قبل اصحمہ النجاشی لهدم بیت الحرام و بلغ  
عبد المطلب ذلك فقال يا قريش لا يصل الى هدم البيت لان لهذا البيت ربا  
بحميه و يحفظه ثم جاء ابرهہ فاستاق اهل قريش و غنمها و كان لعبد  
المطلب فيها اربع مائة ناقة فركب عبد المطلب في قريش حتى طلع جبل ثبير  
فاستدارت دارة قرة رسول الله ﷺ على جبهة كالهلال و اشتد شعاعها على  
البيت الحرام مثل السراج فلما نظر عبد المطلب ذلك قال يا معشر قريش  
ارجعوا فقد كفيتم هذا الامر فوالله ما استدار هذا النور مني الا ان يكون  
الظفر لنا فرجعوا

(مواهب اللدنیہ)

ترجمہ : اصحمہ نجاشی کی جانب سے جب ابرہہ بیت اللہ شریف کو معاذ اللہ  
منہدم کرنے کے لئے آیا تو حضرت عبد المطلب نے قریش سے فرمایا۔ یہ بیت  
اللہ کو منہدم نہیں کر پائے گا۔ اس لئے کہ اس کا محافظ اس کا رب ہے۔ ابرہہ کا  
قاصد قریش کے اونٹ اور بکریاں ہانک کر لے گیا۔ ان میں حضرت عبد المطلب  
کی بھی چار سو اونٹیاں تھیں۔ عبد المطلب سوار ہو کر قریش کے چند آدمیوں کے

ساتھ شہر پہاڑ پر چڑھ گئے تو اس وقت رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک جناب عبد المطلب کی پیشانی میں ہشکل ہلال نمودار ہو کر اس قدر قوت سے چمکا کہ شعائیں خانہ کعبہ پر سورج کی شعاعوں کی طرح پڑیں۔ عبد المطلب نے اپنی پیشانی کے نور کو خانہ کعبہ پر چمکتا ہوا دیکھ کر قریش سے کہا کہ واپس چلو اس امر میں تمہاری کفایت ہو گئی۔ خدا کی قسم جب بھی یہ نور مجھ سے ایسے چمکے تو یقیناً ہماری کامیابی ہوتی ہے۔ قریش آپ سے یہ خبر پا کر واپس ہو گئے۔

امدہمہ نے لشکر کی خبر دینے کے لئے اپنی قوم کا ایک آدمی بھیجا۔ وہ مکہ معظمہ میں داخل ہوا اور اس نے جب حضرت عبد المطلب کے چہرہ کو دیکھا تو فوراً جھک گیا اور اس کی زبان لرزنے لگی اور وہ بیہوش ہو کر گر گیا اور اس سے ایسی آواز آتی تھی جیسے ذبح کے وقت ہیل کے منہ سے آواز نکلتی ہے۔ جب ہوش میں آیا تو عبد المطلب کے سامنے سجدہ کرتا ہوا گر پڑا اور کہنے لگا۔

اشهد انك سيد قریش حقا

ترجمہ : میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ یقیناً سردار قریش ہیں۔

امدہمہ کا ایک بڑا سفید رنگ کا ہاتھی تھا۔ باقی سب ہاتھی سدہائے ہوئے ہونے کی وجہ سے امدہمہ کو سجدہ کیا کرتے تھے اور اس بڑے ہاتھی نے (باوجود سدہ مانے ہونے کے بھی) امدہمہ کو کبھی سجدہ نہ کیا۔ جب حضرت عبد المطلب امدہمہ بادشاہ کے پاس تشریف لائے تو اس نے سانس کو حکم دیا کہ اس بڑے سفید رنگ والے ہاتھی کو حاضر کرے۔ جب ہاتھی حاضر ہوا اور اس نے حضرت عبد المطلب کے چہرہ پر نظر کی تو ان کے سامنے ادب سے اس طرح جھک گیا جیسے اونٹ جھکتا ہے۔ پھر سجدہ کرتا ہوا گر پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قوت گویائی عطا فرمائی۔ ہاتھی نے کہا :

السلام علی النور الذی فی ظہرک یا عبد المطلب

(مواہب اللدنیہ)

ترجمہ : سلام ہو اس نور پر جو تمہاری پیٹھ میں ہے ای عبد المطلب۔

سبحان اللہ! حبیب خدا ﷺ کی کتنی عظیم شان ہے۔ جانور بھی جن کے نور مبارک کو سلامی کرتے ہیں اور سلامی کے لئے انہیں بارگاہ ایزدی سے قوت گویائی دی جاتی ہے۔

علامہ علی بن برہان الدین حلی حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی صفات حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں :

كَانَ مِمَّنْ حَرَّمَ الْخَمْرَ عَلَى نَفْسِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ مَحَابِبَ الدَّهْوَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْفَيَاضُ لِحُدُودِهِ وَ مَطْعَمَ طَيْرِ السَّمَاءِ لِأَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ مِنْ مَائِدَتِهِ لِلطَّيْرِ وَالْوَحُوشِ فِي رَوْسِ الْحَبَالِ (انسان العیون جلد اول)

ترجمہ : حضرت عبدالمطلب نے دورِ جاہلیت میں اپنے نفس پر خمر حرام کر لیا اور مستجاب الدعائے تھے۔ سخاوت کی وجہ سے آپ کو فیاض کہا جاتا۔ ”مطعم طیر السماء“ کے لقب سے بھی یاد کئے جاتے۔ اس لئے کہ آپ کے خواں سے طیور و وحوش کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر روزی پہنچتی تھی۔

یہی علامہ مزید ارقام فرماتے ہیں :

وَنُورَعْنَهُ سُنَنَ حَآءِ الْقُرْآنِ بِأَكْثَرِهَا وَ حَآءِ تِ السُّنَةِ بِهَا مِنْهَا الْوَقَاءُ بِالنَّذْرِ وَ مَنَعَ نِكَاحَ الْمُحَارِمِ وَ قَطَعَ هَذَا السَّارِقَ وَ النَّهْيَ عَنْ قَتْلِ الْمُؤَدَّةِ وَ تَحْرِيمَ الْخَمْرِ وَ الزِّنَاءِ وَ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عَرْمَانٌ

ترجمہ : حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے ایسی سنن منقول ہیں جن سے اکثر کے ساتھ قرآن اور سنت میں حکم ہوا ہے۔ بعض آپ کی سنن یہ ہیں ”نذر کا ایفاء۔ محارم کے ساتھ نکاح سے ممانعت“ لڑکی کو زندہ درگور کرنے سے ممانعت، چور کا ہاتھ کاٹنا، خمر کی حرمت، زنا کی حرمت، ننگا بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

حضور علیہ السلام کے والد ماجد کا اسم گرامی عبد اللہ ہے اور عبد اللہ کا معنی ہے۔

”الخاصع الذلیل لہ تعالیٰ“ یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی عاجزی کرنے والا اور حدیث شریف میں ہے :

احب الاسماء الی اللہ عبد اللہ و عبد الرحمن

ترجمہ : اللہ کے نزدیک محبوب ترین نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں۔

عبد اللہ حضور نبی کریم ﷺ کے اسماء شریفہ سے بھی ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس اسم سے موسوم فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وانہ لما قام عبد اللہ

آیہ مبارکہ میں مذکور عبد اللہ سے رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی مراد ہے۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ انتہائی حسین و جمیل تھے۔ سیرت حلبیہ میں ہے :

وکان احسن راجل فی قریش خلقا و خلقا و کان نور النبی ﷺ بینا فی وجہہ

(انسان العیون جلد اول)

ترجمہ : حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ قریش میں اخلاق اور شکل و صورت میں سب سے حسین تھے اور نبی کریم ﷺ کا نور آپ کے چہرہ میں نمودار تھا۔

علامہ علی بن ابی ہاشم الدین مزید ار قام فرماتے ہیں :

انہ کان اکمل بنی ابیہ و احسنہم و اعفہم و احبہم الی قریش

(انسان العیون جلد اول)

ترجمہ : بے شک حضرت عبد اللہ جناب عبد المطلب کے تمام بیٹوں سے زیادہ باکمال حسین عقیف اور قریش کو سب سے زیادہ محبوب تھے۔

قریش کی عورتیں حضرت عبد اللہ کے حسن و جمال پر عاشق اور آپ کے وصال کی طالب تھیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آپ کی عفت و عصمت کا پردہ محفوظ رکھا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی عفت نفس کا ایک واقعہ ابو نعیم و ابن عساکر وغیرہما نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ

فاطمہ بنت مرنے آپ کے چہرہ میں نور نبوت دیکھ کر آپ سے اظہار محبت کیا اور اپنی جانب متوجہ کرنے کے لئے اونٹوں کا عطیہ بھی انہیں دینا چاہا۔ لیکن حضرت عبداللہ نے اس کے جواب میں یہ فرمایا:

ایما الحرام فالسمات دونہ

والحل لا حل فاستبینہ

فکیف ہالا مر الذی تبغینہ

بحسب الکرم عرضہ و دینہ

(زرقانی جلد اول)

ترجمہ: فعل حرام کے ارتکاب سے مرنا بہتر ہے اور حلال کو میں پسند کرتا ہوں مگر حلال موجود نہیں تاکہ اس کے مطابق میں عمل کروں۔ پس جس امر کی تو طالب ہے وہ نہیں ہو سکتا۔ شریف انسان اپنے نفس اور دین کی حفاظت کرتا ہے۔

ایک عورت جو علم کمانت میں مہارت تامہ رکھتی تھی اور متمول بھی تھی اس نے بھی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو مال کثیر کے عوض اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کی لیکن آپ نے اپنا دامن عفت اس سے بھی محفوظ کر لیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کا نور شکم مادر میں جلوہ افروز ہو گیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا گذر اسی عورت کے پاس سے ہوا تو اس نے آپ کو دیکھ کر اپنا منہ پھیر لیا۔ آپ نے اس سے اعراض کی وجہ دریافت کی تو وہ بولی۔

مجھے آپ سے کوئی غرض نہیں تھی۔ میں تو اس نور کی طالب تھی جو آپ کی پیشانی میں چمک رہا تھا۔ لیکن میں اس کے حصول سے محروم رہ گئی۔

(مدارج النبوت جلد دوم)

اس کا منقوم ترجمہ یوں کیا گیا ہے۔

جس کے نور سے تیری چمکتی تھی یہ پیشانی  
اسی کی تھی میں طالب اور اسی کی تھی میں دیوانی

مگر میں رہ گئی محروم قسمت میری پھوٹی ہے  
سنا ہے کہ وہ نعمت آمنہ نے تجھ سے لوٹی ہے

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ "ذبیح" کے لقب سے بھی معروف ہیں :

اسم ذبیح سے موسوم ہونے کی یہ وجہ ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے انتقال کے بعد کعبہ معظمہ کی تولیت اور مکہ مکرمہ کی حکومت بڑھم قبیلہ کے پاس چلی گئی۔ اس قبیلہ نے حرم شریف کی انتہائی بے ادبی کی۔ مکہ مکرمہ کے سکان اور کعبہ اللہ کے زائرین پر ظلم و ستم ڈھانے شروع کر دیے۔ لوگ جو تحائف کعبہ معظمہ کے لئے بھیجتے ان پر بھی یہ قابض ہو جاتے۔

عرب کے قبائل اس قبیلہ کو نیست و نابود کرنے کے لیے جمع ہوئے۔ جرہم میں تمام قبائل کے ساتھ جنگ کی طاقت نہیں تھی۔ اس لئے انہوں نے راہ فرار اختیار کی اور یمن کی طرف بھاگ گئے اور جاتے وقت "غزال الکعبہ" یعنی سنہری ہرن جو اسفندیار فارسی نے کعبہ اللہ کے لیے ہدیہ کیا تھا اور حجر اسود اور کچھ اسلحہ جو خانہ کعبہ میں تھا۔ چاہ زمزم میں ڈال کر اوپر مٹی ڈال دی اور زمین ہموار کر دی۔ اس طرح چاہ زمزم ناپید ہو گیا اس طرح پانچ صد سال چاہ زمزم پوشیدہ رہا۔

جب حکومت مکہ کی نوبت حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ تک پہنچی اور مشیت ایزدی نے زمزم کا ظہور چاہا تو خواب میں حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ کو حکم ہوا کہ چاہ زمزم کھودیں اور مقام زمزم کی علامات بھی خواب میں آپ کو بتا دی گئیں۔ جناب عبد المطلب نے جب کنواں کھودنا چاہا تو قریش مانع ہوئے اس لئے کہ موضع زمزم پر ان کے دومت اساف اور ناکلہ تھے۔ اور قریش یہ نہیں چاہتے تھے کہ ان دونوں کے درمیان کنواں کھود کر فاصلہ کر دیا جائے۔ اس وقت حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے صرف ایک صاحبزادے حارث تھے۔ آپ قریش پر غالب رہے اور زمزم کا کنواں کھودنے میں مشغول ہو گئے۔ ابھی زمین کا کچھ ہی حصہ کھودا تو اسلحہ اور غزال الکعبہ نمودار ہو گئے۔ اس سے آپ کی عزت اور فخر میں اضافہ ہوا۔

آپ نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے دس بیٹے عنایت فرمائے اور وہ سب جوان ہو کر میرے معاون ہوئے تو ان میں سے ایک بیٹے کی میں قربانی کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دس بیٹے عنایت فرمادیئے۔ جن کے نام درج ذیل ہیں :

حارث، زبیر، حنبل، ضرار، المقوم، ابولصب، عباس، حمزہ ابوطالب، عبد اللہ ان بیٹوں سے اللہ تعالیٰ نے عبد المطلب کی آنکھیں ٹھنڈی کیں۔ ایک رات جناب عبد المطلب کعبہ معظمہ کے پاس سوئے۔ خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ عبد المطلب اس بیت (مکہ معظمہ) کے رب کے لیئے جو نذر مانی تھی وہ پوری کیجئے۔ عبد المطلب گھبرائے ہوئے اٹھے اور حکم دیا کہ فوراً ایک مینڈا ذبح کر کے فہر اود مساکین کو کھلا دیا جائے۔ چنانچہ ایسے ہی کیا گیا۔

پھر اگلی رات سوئے تو خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ اس سے بڑی قربانی کیجئے۔ میدان ہو کر گائے کی قربانی کی اور گوشت مساکین کو کھلایا۔

پھر اگلی رات سوئے خواب میں ندا آئی کہ اس سے بڑی قربانی کیجئے۔ میدان ہو کر اونٹ قربان کیا اور مساکین کو کھلا دیا۔

پھر سوئے تو خواب میں ندا ہوئی کہ اس بڑی چیز کی قربانی کیجئے۔ فرمایا۔ اس سے بڑی کیا چیز ہے؟ ندا دینے والے نے کہا کہ ایک بیٹے کی قربانی کیجئے۔ جس کی آپ نے نذر مانی تھی۔

یہ سن کر آپ غمگین ہوئے اور اپنے تمام بیٹوں کو جمع کیا اور انہیں وقاء نذر کی دعوت دی۔ سب نے کہا ہم آپ کی اطاعت کریں گے۔ آپ ہم میں سے جس کو چاہیں ذبح کر دیں۔ آپ نے فرمایا کہ قرعہ اندازی کر لو۔

قرعہ اندازی کی گئی تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا نام نکلا جو حضرت عبد المطلب کے محبوب ترین بیٹے تھے۔ قرعہ نکلنے کے بعد حضرت عبد المطلب نے اپنے بیٹے عبد اللہ کا ہاتھ پکڑا۔ چھری لی اور ذبح کے لیے چل دیئے۔ جب ذبح کرنا چاہا تو سادات قریش جمع ہو کر آگئے اور عبد المطلب سے کہنے لگے، آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ میں نے اللہ کے لئے نذر مانی تھی وہ پوری کرنا چاہتا ہوں۔

سرداران قریش کہنے لگے ہم آپ کو ایسا نہ کرنے دیں گے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور عذر کر کے سبکدوش ہو جائیں۔ اگر آپ ایسا کر بیٹھے تو ہمیشہ کے لئے پیرا ذبح کرنے کی رسم جاری و ساری ہو جائے گی۔ سادات قریش نے جناب عبد المطلب سے کہا۔ چلیے فلاں کاہنہ کے پاس چلیں جس کا نام قطبہ ہے (میں نے کہا کہ اس کا ہم سحاج تھا) شاید وہ آپ کو ایسی بات بتائے جس میں آپ کے لئے کشادگی ہو۔

یہ سب لوگ کاہنہ کے پاس پہنچے اور حضرت عبد المطلب نے اسے تمام واقعہ بتایا۔ اس کاہنہ نے کہا تم میں خوں بہا کتنا ہوتا ہے؟ کہا گیا دس اونٹ۔ اس کاہنہ نے کہا۔ آپ سب لوگ واپس چلے جائیں اور دس اونٹ اور عبد اللہ کے

درمیان قرعہ اندازی کریں۔ اگر قرعہ اندازی عبد اللہ کے نام آئے تو دس اونٹ بڑھا کر پھر قرعہ اندازی کریں۔ جب تک قرعہ عبد اللہ کے نام نکلتا رہے تو دس اونٹ بڑھاتے جائیں اور قرعہ اندازی کرتے جائیں یہاں تک اونٹوں کے نام قرعہ نکلے۔ جب ایسا ہو جائے تو ان اونٹوں کو عبد اللہ کی بجائے ذبح کر دیا جائے تو وہ قربانی گویا عبد اللہ کی قربانی ہوئی۔ ایسا کرنے سے رب کی رضا اور عبد اللہ کی نجات حاصل ہو جائے گی۔

چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ قرعہ عبد اللہ کے نام نکلتا رہا اور دس دس اونٹ بڑھاتے چلے گئے یہاں تک کہ جب اونٹ سو تک پہنچے تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی بجائے قرعہ اونٹوں کے نام نکلا تو سو اونٹوں کی قربانی کر دی گئی۔ یہ قربانی اونٹوں کی نہیں بلکہ حضرت عبد اللہ رسول اللہ ﷺ کے والد ماجد کی قرار پائی۔ اسی لیے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے :

”انا ابن الذبیحین“ (المواعظ اللدنیہ مدارج النبوت جلد دوم)

ترجمہ : میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں۔

یعنی حضرت اسماعیل اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا

غیبی مدد :

ایک دن حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ شکار کے لیے تشریف لے گئے۔ یہود کی ایک بڑی جماعت جو مسلح تھی جناب عبد اللہ کو قتل کرنے کے لیے شام کی جانب سے نمودار ہوئی۔ وہب بن مناف حضرت آمنہ رضی اللہ عنہ کے والد بھی اسی صحراء میں تھے۔ غیب سے ایک جماعت جو گھوڑوں پر سوار تھی ظاہر ہوئی اور یہود کو مار بھگایا۔ وہب بن مناف یہ حال مشاہدہ کرنے کے بعد گھر آئے اور بیوی سے کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی بیٹی آمنہ کا عبد اللہ بن عبد المطلب سے نکاح کر دوں۔

پھر بعض احباب کے واسطے سے یہ پیغام جناب عبدالمطلب کو دیا۔ جناب عبدالمطلب کی بھی یہ خواہش تھی کہ کسی ایسی عورت کے ساتھ جو حسبِ و نسب اور عفت اور شرافت میں دیگر عورتوں سے ممتاز ہو عبد اللہ کا نکاح کر دیا جائے۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا صفات مذکورہ سے متصف تھیں اس لئے ان کے والد کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے ان کا نکاح حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کر دیا

(مدارج النبوت جلد دوم)

### ﴿نسب شریف﴾

وفي الدلائل لابی نعیم عن عائشة عنہا عن جبریل قال قلت مشارق الارض و مغاربها فلم ار رجلا افضل من محمد ﷺ ولم ار من بنی ابی افضل من بنی ہاشم و کذا أخرجه الطبرانی فی الاوسط قال الحافظ ابن حجر لوائح الصحة لائحة علی صفحات هذا المتن (السراج المذہب)

ترجمہ: دلائل ابو نعیم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے نقل فرماتی ہیں اور حضور علیہ السلام جبریل سے حکایت فرماتے ہیں۔ جبریل کہتے ہیں کہ میں تمام مشرق و مغرب میں پھرا تو میں نے کوئی شخص محمد ﷺ سے افضل نہیں دیکھا اور نہ خاندان بنی ہاشم سے افضل دیکھا۔ اسی طرح طبرانی نے اوسط میں بیان کیا ہے۔ شیخ الاسلام حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس حدیث پر نمایاں ہیں۔

جبریل علیہ السلام کے اس قول کا منظوم ترجمہ یوں کیا گیا ہے:

آفاقہا گردیدہ ام

مسہر بتان ورزیدہ ام

بسیار خوبان دیدہ ام

لیکن تو چیزے دیگر

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمہ اللہ تعالیٰ نے قول جبرئیل کی ترجمانی یوں فرمائی ہے۔

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے

بسکی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا

تجھے یک نے یک بنایا

ترمذی میں بروایت حضرت عباس رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ :

میں محمد ہوں عبد اللہ کا بیٹا اور عبد المطلب کا پوتا۔ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے اچھے گروہ میں کیا یعنی انسان بنایا۔ انسان میں دو فرقے پیدا کئے۔ عرب و عجم۔ مجھے اچھے فرقے یعنی عرب میں کیا۔ پھر عرب میں کئی قبیلے بنائے اور مجھ کو سب سے افضل قبیلے میں پیدا کیا۔ یعنی قریش۔ قریش میں کئی خاندان بنائے اور مجھ کو سب سے بہتر خاندان میں پیدا فرمایا یعنی بنی ہاشم۔ پس میں ذاتی طور پر بھی سب سے افضل و اعلیٰ ہوں اور خاندان میں بھی سب سے اعلیٰ ہوں۔

عن واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ يقول ان اللہ اصطفیٰ قریشا من کنانہ و اصطفیٰ من قریش بنی ہاشم و اصطفانی من بنی ہاشم  
(انسان العیون جلد اول)

ترجمہ : واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا :

اللہ تعالیٰ نے کنانہ سے قریش کو چنا اور قریش سے بنی ہاشم کو برگزیدہ فرمایا اور بنی ہاشم سے مجھے چن لیا۔

ما افترق فرقتان منذ خلق الله آدم الا كنت في خبرهما

(الحصائص الكبرى جلد اول)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ آپ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ عربوں میں افضل مضر ہیں اور مضر میں بہتر بنو عبد مناف ہیں اور بنو عبد مناف میں افضل بنی ہاشم ہیں اور بنو ہاشم میں افضل بنو عبد المطلب ہیں۔ اللہ کی قسم تخلیق آدم کے بعد جب بھی دو گروہ ہوئے تو میں ان دو گروہوں میں سے افضل گروہ میں تھا۔

احادیث شریفہ کی روشنی میں خاندان نبوت کی افضلیت کا بیان ہو اور حق یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے جس کسی کو ادنیٰ سی محبت و نسبت ہے۔ اس کی فضیلت اندازے اور قیاس سے زیادہ ہے۔ اس آقائے نامدار سرکار دولت مدار ﷺ کے ساتھ اتنی نسبت کہ کوئی شخص عرب میں سکونت رکھتا ہو اس درجہ کی ہے۔ کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے :

من غش العرب لم يدخل في شفاعتي ولم تنله مودتي (ترمذی)

ترجمہ : کہ جس نے عربوں سے بغض رکھا، میری شفاعت میں داخل نہ ہو گا اور اس کو میری محبت میسر نہ آئے گی۔

عن سلمان قال قال رسول الله ﷺ لا تبغضني فتفارق دينك قلت يا رسول الله ﷺ كيف ابغضك و بك هداانا الله قال "تبغض العرب فتبغضني (ترمذی)

ترجمہ : حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا :

مجھ سے دشمنی نہ رکھ تو اپنے دین سے جدا ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میں آپ سے کیونکر دشمنی کر سکتا ہوں۔ حالانکہ آپ کی بدولت

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت دی ہے۔ آپ نے فرمایا، عرب کو دشمن رکھے گا تو دشمن رکھے گا مجھ کو۔

عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ احبوا العرب لثلاث لافى عربى و القرآن عربى و كلام اهل الحنة عربى (بہقی۔ مشکوٰۃ)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ آپ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اہل عرب کو تین وجہ سے دوست رکھو۔ ایک تو اس لیے کہ میں عربی ہوں۔ دوسرا یہ کہ قرآن عربی ہے۔ تیسرا اس لیے کہ اہل جنت کی زبان بھی عربی ہے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول الله ﷺ من احب العرب فبحبی احبہم و من ابغض العرب فببغضی اغضبہم (اسان العیون)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

جو اہل عرب سے محبت رکھتا ہے وہ میری محبت کے سبب انہیں محبوب رکھتا ہے۔ جو اہل عرب کو دشمن رکھتا ہے وہ میری دشمنی کے سبب ان سے عداوت رکھتا ہے۔

عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ لا یبغض العرب الا منافق (سیرت حلبیہ)

ترجمہ : حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل عرب سے صرف منافق ہی دشمنی رکھے گا۔

ایک اور حدیث شریف میں ارشاد فرمایا :

جو میری عزت اور انصار اور اہل عرب کا حق نہ پہنچانے وہ تین سبب میں سے

ایک کی وجہ سے ہے :

۱۔ یا تو منافق ہے ۲۔ یا ولد الزنا ۳۔ یا حیض کا تطفہ ہے (رواہ الدیلمی)

یا ساکنی اکشاف طیبة کلکم

الی القلب من اجل الحبيب حبيب

صرف اتنی نسبت کہ ایک شخص عرب کا باشندہ ہو اس کو اس مقام پر پہنچا دیتی ہے کہ اس کی محبت واجب اور اس سے دشمنی حضور علیہ السلام کی شفاعت و محبت سے محروم کر دیتی ہے۔ تو خاندان نبوت کے وہ پاکیزہ نفوس جن کو حضور علیہ السلام کی بارگاہ عالی میں قرب و نزدیکی اور اختصاص حاصل ہے ان کے مراتب کیسے بلند و بالا ہوں گے؟ اس سے آپ خاندان نبوت کے فضائل و مراتب کا اندازہ کیجئے۔

وہب والد مادر رسول اللہ ﷺ کی ایک پھوپھی تھی جس کا نام سودۃ تھا اور یہ کہانہ میں ماہر تھی۔ اس نے ایک دفعہ بنی زہرہ سے کہا کہ تم میں ایک لڑکی پیدا ہوگی جو نذیرہ ہوگی یا اس کے ہاں ولد پیدا ہوگا جو نذیرہ ہوگا۔ لہذا اپنی بچیوں کو مجھے دکھاؤ۔ بنو زہرہ قبیلہ نے اپنی بیٹیاں اسے پیش کیں۔ کچھ لڑکیوں کے متعلق اس نے پوچھ گچھ کی جو بعد میں درست ثابت ہوئی۔ جب جناب آمنہ رضی اللہ عنہا کو اس نے دیکھا تو کہا :

هذه النذيرة او تلد نذیرا له شان و برهان منیر

ترجمہ : یہ نذیرہ ہے یا اس کے ہاں نذیرہ پیدا ہوگا۔ جس کی بڑی شان ہوگی اور اس کے لئے روشن برہان ہوگی۔

علامہ علی بن یزید بن ہان الدین حلبی اس روایت کے ذکر کے بعد ارشاد فرماتے ہیں۔

اسی واقعہ کی وجہ سے جناب عبد المطلب نے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا انتخاب حضرت عبد اللہ کے لئے فرمایا۔  
(السان العیون جلد اول)

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے وقت حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ قریش میں آپ سب سے حسین و جمیل تھے اور سول اللہ ﷺ کا نور آپ کی پیشانی سے چمکتے ہوئے ستر کی طرح دکھلائی دیتا تھا۔

(السان العیون جلد اول)

لما تزوج آمنہ لم یبق امرأۃ من قریش و بنی مخزوم و عبد شمس و عبد مناف الا مرضت ای اسفا علی عدم تزوجہا بہ  
(السان العیون جلد اول)

ترجمہ : جب حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا عقد نکاح جناب آمنہ سے ہوا تو قریش اور بنی مخزوم و عبد شمس و عبد مناف کی عورتیں اس افسوس سے ہمارے گھٹنیں کہ ان کا نکاح حضرت عبد اللہ سے نہیں ہو سکا۔



## ﴿مدت حمل میں عجائبات کا ظہور﴾

المواہب اللدنیہ میں ہے جب اللہ تعالیٰ نے یکم رجب جمعہ کی رات کو بطن آمنہ رضی اللہ عنہا میں حضور نبی کریم ﷺ کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو خازن جنت رضوان کو حکم دیا کہ جنت الفردوس کے دروازے کھول دیں اور آسمانوں اور زمینوں میں ندا کی گئی کہ نبی بادی کا نور مخزون آج شکم آمنہ میں جلوہ گر ہو گا اور آپ لوگوں کی طرف بشیر و نذیر ہو کر نکلیں گے۔

(المواہب اللدنیہ جلد اول)

و فی رواية کعب الاخبار انه نوری تلك الليلة فی السماء و صفاحها و الارض و بقاعها ان النور المکنون الذی منه رسول الله ﷺ فی بطن امه فیما طوی لہا ثم با طوی و اصبحت ہو مثل اصنام الدنیا منكوسة و كانت قریش فی حذب شدید و ضیق عظیم فا حضرت الارض و جعلت الاشجار و اناسهم الرقد من کل جانب فسمیت تلك السنة التي حمل فیہا بر رسول الله ﷺ سنة الفتح و الا بتهاج

(المواہب اللدنیہ جلد اول)

ترجمہ : اور کعب اخبار کی روایت میں ہے۔ جس رات رسول اللہ ﷺ کا نور شکم مادر میں منتقل ہوا آسمانوں اور ان کی اطراف زمین اور اس کے جزائر میں ندا کی گئی کہ بیشک نور منجی جس سے رسول اللہ ﷺ کے جسد اقدس کی بنا ہو گی۔ بطن مادر میں منتقل ہو گیا ہے۔ پس مادر رسول اللہ ﷺ کے لیے جنت پھر ان کے لئے جنت اس دن دنیا کے مت سر کے بل گر پڑے اور قریش شدید قحط اور بڑی تنگی میں تھے تو جب حضور شکم مادر میں تشریف لائے تو زمین سر سبز ہو گئی اور درخت بار آور ہوئے اور قریش کو ہر جانب سے خیر کثیر پہنچنے لگی۔ رسول اللہ ﷺ کے شکم مادر میں جلوہ افروز ہونے کے سال کا نام ”سنة الفتح و الا بتهاج“ رکھا گیا۔ یعنی کشادگی اور خوشی کا سال۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کان من دلالة حمل آمنہ بر رسول اللہ ﷺ ان کل دابة لقریش نطقت تلك الليلة و قالت حمل بر رسول اللہ ﷺ و

رب الكعبة هوا امام الدنيا و سراج اهلها و لم يبق سرير الملك من ملوك  
الدنيا الا اصبح منكوسا و فرت و حوش المشرق الى و حوش المغرب  
بالبشارات و كذلك اهل البحار يبشر بعضهم بعضا وله في كل شهر من  
شهور حملته ندا في الارض و ندا في السماء ان ابشروا فقد آن ان يظهر  
ابو القاسم ميمونا مباركا (دلائل النبوت الموهب اللدنيہ جلد اول)

ترجمہ : حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
کے رحم مادر میں تشریف فرما ہونے کے دلائل میں سے یہ بھی ہے کہ قریش کے  
ہر چار پایہ نے حمل کی رات نطق کیا اور کہا کہ رب کعبہ کی قسم رسول اللہ ﷺ رحم  
مادر میں جلوہ افروز ہونے۔ وہ دنیا والوں کے لئے مقتداء اور چراغ ہیں اور دنیا  
کے ہر بادشاہ کا تخت منکوس ہو گیا اور مشرق کے حیوانات مغرب کے حیوانات کو  
بشارت دینے گئے۔ ایسے ہی دریاؤں میں رہنے والے بعض بعض کو خوشخبریاں  
سناتے، حضور علیہ السلام کے رحم مادر میں جلوہ افروز ہوئے کے دوران ہر ماہ آسمان و  
زمین میں یہ ندا ہوتی کہ تمہیں بشارت ہو۔ ابو القاسم مبارک میموں ﷺ کے ظہور  
کا وقت قریب ہے۔

اخرج احمد و البزار و الطبرانی و الحاکم و البيهقي عن العرياض بن  
سارية ان رسول الله ﷺ قال انى عبدالله و خاتم النبیین و ان ادم لمنجدل في  
طينته و ساعبركم عن ذلك انا دعوة ابي ابراهيم و بشارة عيسى و روي ابي  
النبي ات و كذلك امهات الانبياء برين و ان ام رسول الله ﷺ رأت حين و  
ضعته نوراً اضالت له قصورا الشام قال الحافظ صحيحه ابن حبان و الحاکم  
وله طرق كثيرة الى هذا اشار العباس بن عبدالمطلب في شعره حيث قال

وانت لما ولدت اشرقت الارض  
ورضاء بنورك الافق

فنحن في ذلك الضياء والنور  
وسبيل الرشاد نخرق

(مائت من السنن)

ترجمہ : امام احمد بن حنبل، طبرانی، حاکم اور بیہقی حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے حدیث لائے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میں اللہ کا بندہ۔ نبیوں کا ختم کرنے والا تھا۔ جب کہ حضرت آدم ابھی اپنے خیمہ میں تھے اور بہت جلد تمہیں اس کی خبر دوں گا۔ میں اپنے والد حضرت ابراہیم کی دعا اور حضرت عیسیٰ کی بشارت اور اپنی والدہ ماجدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام کی مائیں دیکھا کرتی ہیں۔ بیشک رسول اللہ ﷺ کی والدہ نے بوقت ولادت ایک ایسے نور کو دیکھا جس سے شام کے محل انہیں نظر آ گئے۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ابن حبان اور حاکم نے صحیح بتایا ہے۔ اور اس کی اور بھی بہت سی سندیں ہیں اور اسی کی طرف حضرت عباس بن عبدالمطلب نے اپنے شعر میں اشارہ کیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔

آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی اور آپ کے نور سے آسمان کے کنارے چمکنے لگے تو ہم اسی روشنی اور نور میں ہدایت کا راستہ چلتے ہیں

عن ابن زکریا یحییٰ بن خالد بقی بن عیسیٰ بن بطن امہ تسعة اشهر کملا لا تشکو وجعا ولا مغمضا ولا ریحاً ولا ما یعرض لذوات الحمل من النساء وکانت تقول واللہ ما راایت من حمل ہوا خف منه ولا اعظم درجۃ منه

(المواہب اللدیہ ما ثبت من السنۃ)

ترجمہ : ابو زکریا بن خالد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی والدہ ماجدہ کے شکم میں کامل تو مینے رہے۔ نہ تو ان کو درد مروڑ اور ریح کی شکایت ہوئی اور نہ ان عوارضات کی جو حاملہ عورتوں کو ہوتی ہے اور فرمایا کہ میں نے کوئی حمل نہ تو اس سے زیادہ ہلکا دیکھا اور نہ اس سے زیادہ عظیم کرامت والا۔

مدارج النبوت میں ہے !

و نیز گفتہ است کہ محمد در شکم من بود کہ دیدم در واقعہ کہ

نوری ازمن جد اگشت کہ جملہ عالم بآن  
نور منور گشت و دیدم کو شکہای بصری  
(مدارج النبوت جلد دوم)

ترجمہ : حضرت آمنہ مادر رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جب محمد ﷺ میرے شکم میں تھے میں نے فی الواقعہ دیکھا کہ مجھ سے ایک نور جدا ہوا جس سے تمام جہاں منور ہو گیا اور میں نے بھری کے محلات دیکھ لئے۔

### ﴿حضرت عبد اللہ کی وفات﴾

رسول اللہ ﷺ ابھی شکم مادر ہی میں تھے کہ جناب عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ وصال کے وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ آپ کا وصال مدینہ منورہ میں ہوا۔ مقام تابعۃ یا ابواء میں مدفون ہوئے۔ آپ کی وفات پر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے مرثیہ میں یہ اشعار کہے۔

عفا جانب البطحاء من الہاشم

وجاور لحد احر جا فی الغمام

ترجمہ : وادی لطیحا آل ہاشم سے خالی ہو گئی۔ انہوں نے کفن پوش ہو کر اپنی آل سے دور لحد میں سکونت اختیار کر لی۔

دعہ المنا یا دعوة فاجابہا

وما ترکت فی الناس مثل ابن ہاشم

ترجمہ : انہیں موت نے بلایا جسے انہوں نے مان لیا۔ ان کی موت نے ان جیسا کوئی فرزند لوگوں میں نہیں چھوڑا۔

عشبة راحو یحملون سریرہ

تعاورہ اصحابہ فی التراحم

ترجمہ : جس شام کو لوگ ان کا جنازہ لے کے چلے تو ہجوم کی وجہ سے ان کے ساتھیوں کا چلنا مشکل ہو گیا۔

فان تك غالتہ المنون و رہبا  
فقد كان معطاء و كثيرا لتراحم

ترجمہ: اگرچہ موت اور اس کے اسباب نے انہیں ہم سے چھین لیا ہے۔ لیکن ان کی موت پر سب غمگین ہیں۔ اس لیے کہ وہ بہت زیادہ نخی اور بہت نرم دل تھے۔  
(المواہب اللدنیہ)

### حضرت عبد اللہ کے انتقال پر فرشتوں کی رب کے حضور عرض

رسول اللہ ﷺ کے والد ماجد کے انتقال پر فرشتوں نے رب کے حضور عرض کیا  
صارنبیک بلا اب فبقی من غیر حافظ و مرب فقال اللہ انا ولیہ و حافظہ و  
حامیہ و ربہ و عونہ و رازقہ و کافیہ فصلوا علیہ و تبرکوا باسمہ

(زرقانی جلد اول)

ترجمہ: اے رب آپ کے نبی یتیم ہو گئے ہیں۔ اب ان کا کوئی حافظ و مربی نہیں۔  
تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میں ان کا محافظ، ولی، مربی، مددگار، رازق و کفایت کرنے  
والا ہوں۔ ان پر درود بھیجو اور ان کے اسم گرامی سے برکت حاصل کرو۔

### رسول اللہ ﷺ کے یتیم ہونے میں حکمت:

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ حضور علیہ السلام کے یتیم  
ہونے میں کیا حکمت ہے: تو آپ نے فرمایا:

لئلا یکون علیہ حق لمخلوق

تاکہ کسی مخلوق کا آپ پر کوئی احسان اور حق نہ ہو۔

رہا یہ سوال کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا آپ کی ولادت کے بعد زندہ رہیں تو ان کا

حق پرورش آپ پر ثابت ہو گیا۔ تو علامہ زر قانی نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ

تعلق الحقوق انما هو بعد البلوغ

کہ حقوق کا تعلق انسان سے بعد از بلوغ ہوتا ہے۔ آپ ﷺ کے سن بلوغ کو پہنچنے سے قبل ہی حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تھا۔ لہذا ان کے حقوق بھی ثابت نہ ہوئے۔

## در یکتا :

حضور علیہ السلام اپنے والدین کے در یکتا ہیں۔ آپ ﷺ کے سوا ان کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

علامہ حلبی ار قام فرماتے ہیں :

وفي الخصائص الصغرى للحلال السيوطى و لم يلد ابواه غيره ﷺ (سہرۃ حلبیہ)

علامہ جلال الدین السیوطی کی الخصائص الصغریٰ میں ہے کہ.....

حضور علیہ السلام کے والدین ناجدین کی آپ کے سوا کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

لامہ حلبی مزید ار قام فرماتے ہیں :

قال الواقدي المعروف عندنا و عند اهل العلم ان آمنه و عبدالله لم يلداه غير

رسول الله ﷺ و نقل سبط ابن جوزي ان عبدالله لم يتزوج قط غير آمنه و لم

(السان الميون)

تتزوج آمنه قط غيره

ترجمہ : واقدی نے کہا ہے کہ علماء میں یہ معروف و مشہور ہے کہ حضرت آمنہ و

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما کی رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ محدث

ابن جوزی کے نواسے ناقل ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت آمنہ کے سوا

کسی خاتون سے نکاح نہیں کیا اور نہ ہی حضرت آمنہ کی شادی حضرت عبداللہ کے سوا

کسی اور سے ہوئی۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک لونڈی ام ایمن پانچ اونٹ اور بکریوں کا ایک ریوڑ ترکہ میں چھوڑا۔ ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام ایمن کو آزاد فرمادیا تھا۔

حضرت ام ایمن کا اسم گرامی برکۃ ہے اور ام ایمن کنیت ہے رسول اللہ ﷺ آپ کی بھی تربیت میں رہے ہیں اور آپ اجلہ صحابیات سے ہیں۔

سیرت حلبیہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے پانی نوش فرمایا۔ ام ایمن بھی اس وقت حاضر تھیں۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ مجھے بھی پانی پلا دیں۔ میں نے ام ایمن سے کہا۔ کیا آپ حضور علیہ السلام سے پانی طلب کرتی ہیں؟ تو ام ایمن نے کہا۔ ”ما خلد متہ اکثر“ میری خدمات حضور علیہ السلام کے لیے اس سے بہت زیادہ ہیں۔

حضور علیہ السلام نے یہ سن کر فرمایا.....

”صدقت فسقاھا“ ام ایمن نے سچ کہا۔

پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے ام ایمن کو پانی عطا فرمایا۔ (سیرت مطہرہ جلد اول)

**ام ایمن کے لئے آسمان سے پانی کا ڈول اترا:**

یہی ام ایمن رضی اللہ عنہا شدید موسم گرما میں جب مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرما رہی تھیں تو سفر ہجرت میں سخت پیاس محسوس کی۔ کوئی اور ساتھ نہیں تھا۔ آسمان سے ایک سفید رسی سے باندھا ہوا پانی کا ڈول ان کے لئے اترا۔ ام ایمن نے اس سے سیر ہو کر پانی پیا۔ اس کے بعد زندگی بھر انہیں پیاس نہ لگی سخت گرمی میں روزے رکھا کرتیں لیکن پیاس نہیں محسوس ہوتی تھی۔ (سیرت مطہرہ جلد اول)

## ﴿تاریخ ولادت﴾

رسول اللہ ﷺ کی تاریخ ولادت میں اختلاف ہے

علامہ حلبی رقم طراز ہیں :

وقد وقع الاختلاف في وقت ولادته ﷺ أي هل كان ليلاً أو نهاراً وعلى الثاني في أي وقت من ذلك النهار وفي شهره وفي عامته (سيرة حلبی جلد اول)

ترجمہ : رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے وقت میں اختلاف ہے کہ آپ کی ولادت رات کو ہوئی یا دن کو۔ اگر دن کو ہوئی تو دن کے کون سے حصہ میں ہوئی۔ مہینہ اور سال میں بھی اختلاف ہے۔ یہاں رائج اور محققین علماء کے ارشادات ہدیہ ناظرین کئے جائیں گے۔

۱۔ علامہ ابن خلدون تاریخ ابن خلدون میں فرماتے ہیں :

ولد رسول الله ﷺ عام الفيل لاثني عشرة ليلة خلت من ربيع الاول۔

ترجمہ : رسول اللہ ﷺ کی ولادت عام الفیل میں بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

۲۔ علامہ ابن ہشام رقم طراز ہیں :

ولد رسول الله ﷺ يوم الاثنين لاثني عشرة ليلة خلت من شهر ربيع الاول عام الفيل  
(السيرة النبوية لابن هشام جلد اول)

ترجمہ : رسول اللہ ﷺ کی ولادت پیر کے دن بارہ ربیع الاول کو عام الفیل میں ہوئی۔

۳۔ علامہ ابن جریر طبری رقم فرماتے ہیں :

ولد رسول الله ﷺ يوم الاثنين عام الفيل لاثني عشرة ليلة من شهر ربيع الاول  
(تاریخ طبری جلد اول)

ترجمہ : رسول اللہ ﷺ کی ولادت پیر کے دن عام الفیل میں بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

۴۔ محدث ابن جوزی فرماتے ہیں :

ولد رسول الله ﷺ يوم الاثنين لعشر خلون من ربيع الاول عام الفيل وقيل  
للثلاثين خللًا منه قال ابن اسحق ولد رسول الله ﷺ يوم الاثنين لاثنتي عشرة  
ليلة مضت من شهر ربيع الاول  
(الوفاء لابن جوزی)

ترجمہ : رسول اللہ ﷺ کی ولادت مبارکہ پیر کے دن دس ربیع الاول کو عام  
الفیل میں ہوئی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دو ربیع الاول تھی۔ ابن اسحق نے کہا ہے  
کہ حضور علیہ السلام کی ولادت بروز پیر بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

۵۔ ابوالفتح محمد بن محمد بن عبد اللہ الائمہ لسی "عبون الاثر" میں فرماتے ہیں :

ولد سيدنا و نبينا محمد رسول الله ﷺ يوم الاثنين لاثنتي عشرة مضت من  
شهر ربيع الاول عام الفيل:

ترجمہ : ہمارے سردار اور ہمارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ پیر کے دن بارہ ربیع  
الاول کو عام الفیل میں پیدا ہوئے۔

۶۔ شیخ شیوخ علماء ہند مولانا عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں :

وقيل لاثني عشر وهو المشهور و عليه عمل اهل مكة في زيارتهم  
موضع مولده ﷺ في هذه الوقت  
(مآلات من السنة)

ترجمہ : اور ایک قول یہ ہے کہ بارہ ربیع الاول کو آپ کی ولادت ہوئی۔ یہی  
مشہور ہے اور اسی پر اہل مکہ کا عمل ہے اور اسی تاریخ کو وہ حضور علیہ السلام کی جائے  
ولادت کی زیارت کرتے ہیں۔

یہی شیخ محقق "مدارج النبوت جلد دوم" میں ارشاد فرماتے ہیں :

بدانکہ جمہور اہل سیر و تواریخ برآئند کہ تولدان حضرت  
ﷺ در عام الفیل بود بعد از چہل روز یا پنجاہ و پنج روز و این قول

علماء دعویٰ اتفاق بریں قول نموده دواز دہم ربیع الاول بود و بعضے  
گفتہ اند کہ بدو شبے کہ گذشتہ بودند از وی و بعضی بہشت شبے کہ  
گذشتہ بود و اختیار بسیاری از علمائے براینست و نزد بعضے وہ  
نیز آمدہ و قول اول اشہر و اکثر است و عمل اہل مکہ بریں است  
و زیارت کردن ایشان موضع ولادت شریف را درین شب و خواندن  
سولود و آنچه از آداب و اوضاع انست در شب دواز دہم و در روز  
دوشنبہ بودہ

(مدارج النبوت جلد دوم)

ترجمہ : جان تو کہ حضور علیہ السلام کی ولادت عام الفیل میں واقعہ اصحاب فیل کے  
چالیس یا پچپن روز بعد ہوئی۔ یہ قول تمام اقوال سے اصح ہے اور مشہور ہے کہ ماہ  
ربیع الاول تھا اور بعض علماء نے بارہ ربیع الاول ہونے پر اتفاق کا دعویٰ کیا  
ہے اور بعض نے دو ربیع الاول کا قول کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ربیع  
الاول کی آٹھ تاریخ تھی۔ بہت سے علماء اس کے قائل ہیں۔ بعض نے دس کا  
قول بھی کیا ہے اور قول اول (بارہ ربیع الاول) اشہر اور اکثر علماء کا قول ہے۔ اور  
اہل مکہ مکرمہ بارہ ربیع الاول کو جائے ولادت شریفہ کی زیارت اور محفل میلاد  
اور اس کے آداب جلاتے ہیں۔ اور ولادت پیر کے دن ہوئی۔

۷۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی فرماتے ہیں :

شرع مطہر میں مشہور بین الجمہور ہونے کے لئے دقت عظیم ہے  
اور مشہور عند الجمہور بارہ ربیع الاول ہے اور علم ہیئات و زیجات کے  
حساب سے روز ولادت شریف آٹھ ربیع الاول ہے۔ کما حقناہ فی  
فتاوانا یہ جو شبلی وغیرہ نے نور ربیع الاول لکھی کسی حساب سے صحیح نہیں۔  
تعامل مسلمین حرین شریفین و مصر و شام بلاد اسلام و ہندوستان میں بارہ ہی پر ہے  
اور اس پر عمل کیا جائے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد نہم مطبوعہ کراچی)

## ﴿ وقت ولادت ﴾

علامہ قسطلانی "المواہب اللدینہ" میں ارقام فرماتے ہیں :

قبل کان مولده عليه السلام عند طلوع الغفر و هو ثلاثة انجم صغار ينزل لها القمر و هو مولد النبیین  
(المواہب اللدینہ جلد اول)

ترجمہ : کہا گیا ہے کہ حضور علیہ السلام کی ولادت "طلوع غفر" کے وقت ہوئی اور "غفر" تین چھوٹے ستارے ہیں اور چاند کی منزل ہیں اور نبیوں کی پیدائش کا یہی وقت ہے۔

برکۃ المصطفیٰ فی الہند شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں :

اکثر اخبار در وقت ولادت شریف بہ طلوع فجر آمدہ و در شب نیز آمدہ و ہمیں وقت طلوع فجر راجحہست قرب شب نیز  
(مدارج النبوت جلد اول)

ترجمہ : اکثر اخبار میں ولادت شریف کا وقت طلوع فجر آیا ہے اور رات کا ذکر بھی آیا اسی طلوع فجر کے وقت کوررات کے قریب ہونے کی وجہ سے شب بھی اعتبار کیا جاسکتا ہے۔

مذکورہ اعلام امت کے ارشادات سے ظاہر ہو گیا کہ حضور ﷺ کی ولادت شریف پیر کی رات بارہ ربیع الاول کو عام الفیل میں ہوئی۔

### اسعد ساعات :

بعضی از مستجمین مسہرہ این فن ساعت مولود آنحضرت را  
(مدارج النبوت جلد دوم)

ترجمہ : علم نجوم کے بعض ماہرین نے حضور علیہ السلام کی ولادت شریف کی ساعت کو تمام ساعات سے زیادہ سعادت مند قرار دیا ہے۔

مدارج النبوت کے حاشیہ میں مولانا امیر علی لکھتے ہیں :

ہمیں صحیح اہست۔

یعنی ساعت و لادت شریف کے اسعد ساعات کا قول ہی صحیح ہے۔

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

### ﴿شبِ میلاد کی فضیلت﴾

علامہ احمد الصاوی الماکی فرماتے ہیں :

واعلم ان افضل الليالي ليلة المولد ثم ليلة القدر ثم ليلة الاسراء فعرفة  
فالجمعة فنصف شعبان فالعيد و افضل الايام يوم عرفة ثم يوم نصف شعبان  
ثم الجمعة والليل افضل من النهار  
(الصاوی علی الحلالین جلد چہارم)

ترجمہ : جان تو! تمام راتوں سے افضل میلاد شریف کی رات ہے۔ پھر لیلة  
القدر، پھر لیلة المعراج، پھر عرفہ کی رات، پھر جمعہ کی رات، پھر شب قدر، پھر  
عید کی رات اور تمام ایام سے افضل یوم عرفہ، یعنی ذوالحجہ کی نو تاریخ کا دن ہے۔  
پھر چند رہ شعبان کا دن، پھر جمعہ کا دن اور رات کو دن پر فضیلت ہے۔

علامہ آلو سی ارقام فرماتے ہیں :

نقل الطحطاوی علیہ الرحمة فی حواشی الدر المختار عن بعض الشافعية ان  
افضل الليالي ليلة مولده علیہ السلام ثم ليلة القدر ثم ليلة الاسراء و المعراج  
ثم ليلة عرفة ثم ليلة الجمعة ثم ليلة النصف من شعبان ثم ليلة العيد۔

(روح المعانی ج ۳۰)

ترجمہ : امام طحطاوی نے حواشی در مختار میں بعض ائمہ شافعیہ سے نقل فرمایا کہ

تمام راتوں سے افضل حضور علیہ السلام کی ولادت شریف کی رات ہے۔ پھر لیلة  
القدر، پھر معراج شریف کی رات، پھر عرفہ کی رات، پھر جمعہ کی رات، پھر شب  
قدر، پھر عید کی رات۔

سليمان بن عمر الشافعي الشهير بالجمل رقم طراز ہیں :

قال الشيخ الرحمانى فى حاشيته على التحرير افضل الليالى ليلة المولد ثم  
ليلة القدر ثم ليلة الاسراء فعرفة فالجمعة فنصف شعبان فالعيد  
(جمل على الحلالين جز رابع)

ترجمہ : شیخ رحمانی نے حاشیہ التحریر میں فرمایا ہے کہ تمام راتوں سے افضل میلاد  
شریف کی رات ہے۔ پھر لیلة-القدر، پھر معراج کی رات، پھر عرفہ کی رات، پھر  
جمعہ کی رات، پھر شب قدر، پھر عید کی رات۔

شیخ شیوخ علماء ہند شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں :

فتلك الليلة افضل من ليلة القدر بلا شبهة لان ليلة المولد ليلة ظهور  
ﷺ و ليلة القدر معطاة له و ما شرف بظهور الذات المشرف من اجله اشرف  
مما شرف بسبب ما اعطاه و لان ليلة القدر شرف بنزول الملائكة فيها و ليلة  
المولد شرف بظهوره ﷺ و لان ليلة القدر وقع التفضل فيها على امة محمد  
ﷺ و ليلة المولد الشريف وقع التفضل فيها على سائر الموجودات فهو الذي  
بعثه الله رحمة للعلمين و عمت به نعمته على جميع الخلائق من اهل  
السموات والارضين۔ (ما ثبت من السنة)

ترجمہ : شب میلاد شریف لیلة-القدر سے بلاشبہ افضل ہے۔ اس لئے کہ میلاد کی  
رات خود حضور ﷺ کے ظہور کی رات ہے اور لیلة-القدر حضور علیہ السلام کو عطاء  
فرمائی گئی ہے اور ظاہر ہے کہ جس رات کو ذات مقدسہ کے ظہور سے شرف ملا  
وہ اس رات سے ضرور افضل قرار پائے گی جو حضور علیہ السلام کو دیئے جانے سے  
شرف والی ہوئی۔

نیز لیلۃ القدر نزول ملائکہ کی وجہ سے مشرف ہوئی اور لیلۃ المیلاد حضور علیہ السلام کے ظہور مبارک سے شرف یاب ہوئی اور اس لئے بھی کہ لیلۃ القدر میں حضور علیہ السلام کی امت پر فضل و احسان ہے اور لیلۃ المیلاد میں تمام جہاں پر اللہ تعالیٰ نے فضل و احسان فرمایا۔ کیونکہ حضور علیہ السلام رحمۃ للعالمین ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتیں تمام خلایق اہل سماوات والارضین پر عام ہو گئیں۔

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں :

لیلة مولده عليه السلام افضل من ليلة القدر من وجوه ثلاثة احدها ان ليلة المولد ليلة ظهوره ﷺ و ليلة القدر معطاة له و ما شرف بظهور ذات المشرف من اجله اشرف مما شرف بسبب ما اعطيه ولا نزاع في ذلك فكانت ليلة المولد افضل من ليلة القدر

الثاني ان ليلة القدر شرفت بتزول الملائكة فيها و ليلة المولد شرفت بظهوره ﷺ ومن شرفت به ليلة المولد افضل ممن شرفت بهم ليلة القدر على الاصح المرتضى فتكون ليلة المولد افضل۔

الثالث ان ليلة القدر وضع فيها التفضيل على امة محمد ﷺ و ليلة المولد الشريف وقع التفضل فيها على سائر الموجودات فهو الذي بعث الله عز وجل رحمة للعالمين فعمت به النعمة على جميع الخلائق فكانت ليلة المولد اعم نفعا فكانت افضل (المواهب اللدنية جلد اول)

ترجمہ : حضور علیہ السلام کی ولادت شریف کی رات تین وجوہ سے لیلۃ القدر سے افضل ہے۔

وجہ اول یہ ہے کہ شب میلاد شریف حضور علیہ السلام کے ظہور کی رات ہے۔ اور لیلۃ القدر حضور ﷺ کو عطاء کی گئی ہے اور جس کو ذات مشرفہ کے ظہور سے شرف ملا اس سے افضل ہے۔ جو آپ کو دیئے جانے کی وجہ سے شرف والی ہوئی۔

وجہ ثانی یہ ہے کہ لیلۃ القدر نزول ملائکہ سے مشرف ہوئی اور شبِ میلاد شریف کو فضیلت حضور علیہ السلام کے ظہور سے ملی اور جن سے شبِ میلاد کو شرافت و بزرگی ملی وہ افضل ہیں ان ملائکہ سے جن سے لیلۃ القدر کو فضیلت حاصل ہو تو شبِ میلاد شریف لیلۃ القدر سے افضل قرار پائے گی۔

وجہ ثالث یہ ہے کہ لیلۃ القدر میں صرف حضور ﷺ کی امت پر فضل و احسان کیا گیا ہے اور شبِ میلاد شریف میں تمام موجودات پر فضل و احسان ہوا۔ کیونکہ حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر معجوث فرمایا تو لیلۃ المیلاد عموم نفع کی وجہ سے لیلۃ القدر سے افضل قرار پائے گی۔

علامہ علی بن محمد بن الدین حلبي رقم طراز ہیں :

وقد اقسم الله بلبلة مولده ﷺ قوله تعالى والضحى والليل (سورة الضحى حلد اول)

ترجمہ : اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے اپنے قول ”والضحی واللیل“ کے ساتھ حضور علیہ السلام کی شبِ میلاد شریف کی قسم کھائی ہے۔

فانکسر

اللہ تعالیٰ کے حضور جو عزت و عظمت و بزرگی حضور علیہ السلام کو حاصل ہے وہ رب العزت نے کسی اور کو عطا نہیں فرمائی۔ اس لئے کہ باری تعالیٰ نے کلام مجید میں واللیل کے ساتھ آپ کی شبِ میلاد شریف کی قسم فرمائی۔

لا اقسم بهذا البلد وانت حل هذا البلد

سے آپ کے شہر کی قسم فرمائی۔

وقبله يا رب ان هوء لاء قوم لا يؤمنون

ترجمہ : مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم ہے کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان

نہیں لاتے..... سے آپ کی کلام کی قسم کھائی۔

و لعمرک انہم لقی سکر تہم بعمہون

ترجمہ : اے محبوب مجھے تیری جان کی قسم یہ کافر نشے میں اندھے ہو رہے ہیں..... کے ساتھ آپ کی عمر کی قسم کھائی۔

امام ابی سنت نے ان آیات کی منظوم ترجمانی یوں فرمائی ہے۔

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا  
کہ کلام مجید نے کھائی شہا ترے شر و کلام دہقا کی قسم

### پیر کا دن :

پیر کا دن بڑی فضیلت والا دن ہے۔ حضور علیہ السلام کے بہت سے کمالات کا ظہور اسی دن ہوا ہے۔ حضور علیہ السلام اس کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب آپ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا :

ذالک یوم ولدت فیہ و یوم بعثت فیہ و انزل علی فیہ (المواہب اللدنیہ جلد اول)

ترجمہ : اس پیر کے دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن میری نبوت کا ظہور ہوا اور اسی دن نزول قرآن کا آغاز ہوا۔

عن ابن عباس قال ولد ﷺ یوم الاثنين واستنبی یوم الاثنين و خرج مهاجرا من مكة الى المدينة یوم الاثنين و دخل المدينة یوم الاثنين ورفع

(المواہب اللدنیہ جلد اول)

الحجر یوم الاثنين

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت شریف پیر کے دن ہوئی اور نبوت کا ظہور پیر کے دن ہوا اور مکہ مکرمہ

سے مدینہ منورہ ہجرت پیر کے دن فرمائی اور مدینہ طیبہ میں دخول پیر کے دن فرمایا اور حجر اسود کو اپنے مقام پر آپ نے پیر کے دن رکھا۔

حجر اسود کو اپنے مقام پر رکھنے کی تفصیل یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک پچیس سال تھی اس وقت قریش نے کعبہ شریف کی تعمیر نو کی جب حجر اسود کو اپنے مقام پر رکھنے کا وقت آیا تو قریش میں سخت اختلاف پیدا ہو گیا۔ ہر قبیلہ کی خواہش تھی کہ حجر اسود کو اس کے مقام پر وہ رکھے۔ قریب تھا کہ ان میں شدید قسم کی خون ریزی ہو جائے پھر ان میں جو اہل رای تھے وہ مشاورت کے لیے مسجد حرام شریف میں جمع ہو گئے۔ اس وقت ابوامیہ بن مغیرہ قریش میں سب سے عمر رسیدہ تھا۔ اس نے یہ رائے دی کہ مسجد حرام میں اب جو شخص سب سے پہلے داخل ہو اس سے فیصلہ لے لیا جائے۔ اس رائے پر اتفاق ہو گیا تو سب سے پہلے مسجد میں حضور علیہ السلام داخل ہوئے تو قریش آپ کو دیکھ کر کہنے لگے۔

هذا الامین رضینا

ترجمہ : یہ امین ہیں ہم ان کے فیصلہ پر راضی ہیں۔

پھر تمام واقعہ انہوں نے حضور علیہ السلام کے گوش گزار کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا.....

ایک چادر لائی جائے آپ کے ارشاد کے مطابق چادر لائی گئی تو نبی کریم ﷺ نے حجر اسود کو اٹھا کر اس چادر پر رکھ دیا اور ارشاد فرمایا کہ ہر قبیلہ کا آدمی چادر کا کنارہ پکڑے۔ پھر چادر اٹھائی گئی۔ جب حجر اسود رکھنے کے مقام تک بلند ہوئی تو حضور علیہ السلام نے اپنے ہاتھ مبارک سے حجر اسود کو دیوار کعبہ شریف پر رکھ دیا۔ (ذکرانی جلد اول)

خج مکہ بھی پیر کے دن ہوئی۔

اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتي و رضيت لكم الاسلام ديناً  
اس کی مبارک کانزول بھی پیر کے دن ہوا۔

سیرت حلبیہ جلد اول میں ہے :

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ولد یوم الاثنين فی ربيع الاول و انزلت علیہ النبوة یوم الاثنين فی ربيع الاول و هاجر الی المدينة یوم الاثنين فی ربيع الاول و انزلت علیہ البقرة یوم الاثنين فی ربيع الاول و تو فی یوم الاثنين فی ربيع الاول  
(سیرت حلبیہ جلد اول)

ترجمہ : حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام کی ولادت پیر کے دن ربيع الاول میں ہوئی اور ظہور نبوت بھی پیر کے دن ربيع الاول میں ہوا۔ مدینہ شریف کی طرف ہجرت بھی پیر کے دن ربيع الاول میں ہوئی اور سورۃ البقرۃ پیر کے دن ربيع الاول میں نازل ہوئی اور وصال پیر کے دن ربيع الاول میں ہوا۔

امام الحدیث علامہ ابن جوزی "مولد العروس" میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک روایت لائے ہیں جس میں مذکورہ امور کے علاوہ یہ بھی مذکور ہے کہ حضور علیہ السلام نے ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح بھی پیر کے دن فرمایا۔ اگر یہ کہا جائے کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت مبارک پیر کے دن ربيع الاول شریف میں ہوئی۔ لیلۃ القدر یا شب قدر ایسے ہی جمعۃ المبارک یار مضان المبارک جو انتہائی متبرک و معظم ماہ ہے یا باقی اشہر حرام میں کیوں نہیں ہوئی؟ جو کہ اوقات فضیلت ہیں۔ یوں ہی بیت اللہ شریف میں آپ کی ولادت کیوں نہیں ہوئی؟ جو بہت متبرک و معظم مقام ہے؟

علامہ قسطلانی نے اس کا یہ جواب ارشاد فرمایا ہے :

لانه علیہ السلام لا یتشرف بالزمان و انما الزمان یتشرف بہ کالساکن فلو ولد فی شہر من الشہور المذكورة لتوہم انه تشرف بہ فجعل اللہ تعالیٰ مولده علیہ السلام فی غیرها لیتظہر عناہة بہ و کرامتہ علیہ

(المواہب اللدنیہ جلد اول)

ترجمہ : یعنی حضور علیہ السلام مذکورہ اوقات فضیلت و اماکن شریفہ میں اس لئے پیدا نہیں ہوئے کہ حضور علیہ السلام کی ذات زمان اور مکان سے مشرف نہیں ہوئی بلکہ زمان و مکان آپ کی ذات سے شرف پاتے ہیں۔ اگر حضور علیہ السلام کی ولادت مذکورہ اوقات میں ہوتی تو یہ وہم ہو سکتا تھا کہ آپ کی فضیلت و شرف ان اوقات سے ہے تو اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کی ولادت مبارک ان اوقات میں نہیں فرمائی تاکہ اللہ تعالیٰ کی عنایت و کرامت کا آپ پر ظہور ہو۔

### واقعہ اصحاب فیل :

اصحاب فیل کا واقعہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کا پیش خیمہ ہے۔ اسی لئے ائمہ دین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور علیہ السلام کی ولادت شریف کے احوال میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔ علامہ حلی فرماتے ہیں :

وفي المواهب انه ﷺ ولد بعد بعام الفيل لان قصة الفيل كانت توطئة لنبوته  
و مقدمة لظهوره وبعثه  
(سيرت حلبہ جلد اول)

ترجمہ : المواهب اللدنیہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریف واقعہ فیل کے بعد ہوئی۔ اس لئے کہ واقعہ فیل حضور علیہ السلام کی نبوت کے ظہور اور بعثت کے لئے تمہید ہے۔

اصحاب فیل کا مختصر واقعہ یوں ہے کہ جب ابرہہ بن الصباح نجاشی بادشاہ کی جانب سے یمن کا حاکم مقرر ہوا تو اس نے دیکھا کہ حج کے مہینوں میں لوگ مکہ مکرمہ کی طرف سفر کی تیاریوں میں مصروف ہیں تو اس نے اس کی وجہ دریافت کی۔ اسے بتایا گیا کہ یہ لوگ بیت اللہ کا حج کرنے کے لئے مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو اس نے کہا مسیح کی قسم! میں کعبہ سے بہتر یہاں ایک عبادت خانہ تعمیر کروں گا۔ پھر اس نے صنعا میں ایک بہت بڑا گرجا تعمیر کیا اور اس کا نام ”قلیس“ رکھا۔

اس وقت اس جیسی کوئی عظیم الشان عمارت نہ تھی۔ اس کی تعمیر سرخ سفید اور سیاہ سنگ مرمر اور سونے سے منقش پتھروں سے کی گئی اور اسے سونا چاندی اور جواہرات سے مزین و منقش کیا گیا۔ ملکہ بلقیس کا محل اس گرجا سے تین میل کی مسافت پر تھا۔ اسی کے قیمتی پتھر اس کی تعمیر میں استعمال ہوئے اس گرجا میں سونا اور چاندی کی صلیبیں عاج اور ابنوس کے منبر رکھے گئے۔

اس گرجا کی تعمیر سے اس کی غرض یہ تھی کہ لوگوں کو عبادت کے لیے اس کی طرف متوجہ کر کے بیت اللہ کی عظمت ختم کر دی جائے چنانچہ جب اس کی تعمیر مکمل ہو گئی تو امدہ نے ایک مکتوب نجاشی کو لکھا کہ میں نے ایک عظیم گرجا تعمیر کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ عربوں کو حج کے لئے اس کی طرف متوجہ کروں اور مکہ میں حج کے لئے جانے سے لوگوں کو منع کر دوں۔

جب عربوں کو اس کی خبر ہوئی تو کنانہ قبیلہ کا ایک شخص طیش میں آیا اور ”قلیس“ کنینہ میں پہنچ کر اسے غلاظت سے آلودہ کر دیا۔ پھر اپنے وطن واپس آ گیا۔ جب امدہ کو اس کی خبر ہوئی تو اسے سخت غصہ آیا اور اسے اس کا بھی علم ہو گیا کہ کنینہ کو جس نے غلاظت سے آلودہ کیا ہے وہ مکہ کا باشندہ ہے امدہ نے قسم کھائی کہ وہ مکہ پہنچ کر کعبہ کو ضرور منہدم کرے گا۔

پھر ساٹھ ہزار کا لشکر لے کر امدہ بہ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوا، راستہ میں جو اس کے مقابل ہوا اسے مغلوب کرتا ہوا طائف میں پہنچا۔

امدہ نے اپنے لشکر کے کچھ آدمی بھیجے جو قریش کے مویشی پکڑ لے گئے، ان میں حضرت عبدالمطلب کے دو سولونٹ بھی تھے، تو حضرت عبدالمطلب قریش کے چند

آدمیوں کے ساتھ شہر پہاڑ پر چڑھ گئے اس وقت رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک حضرت عبدالمطلب کی پیشانی میں بشکل ہلال نمودار ہو کر اس قدر قوت سے چمکا کہ اس کی شعائیں کعبہ شریف پر پڑیں۔ حضرت عبدالمطلب نے اپنی پیشانی کی شعائیں خانہ کعبہ پر دیکھ کر قریش سے فرمایا کہ واپس چلو۔ میری پیشانی کا نور جو اس طرح چمکا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہم لوگ غالب ہوں گے۔

امدہہ نے لشکر کی خبر دینے کے لئے اپنی قوم کا ایک آدمی بھیجا۔ جب وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوا اور اس نے جناب عبدالمطلب کا چہرہ دیکھا تو فوراً جھک گیا اور اس کی زبان لرزنے لگی اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ اس کے منہ سے ایسی آواز نکلنے لگی جیسے ذبح کے وقت ہیل کی ہوتی ہے۔ جب ہوش میں آیا تو عبدالمطلب کے سامنے سجدہ کرتا ہوا گر پڑا اور کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ یقیناً سید قریش ہیں۔

امدہہ کا ایک بہت بڑا سفید رنگ کا ہاتھی تھا۔ باقی سب ہاتھیں سدھائے ہونے کی وجہ سے اسے سجدہ کیا کرتے تھے اور اس بڑے ہاتھی نے باوجود سدھائے ہوئے ہونے کے کبھی امدہہ کو سجدہ نہ کیا۔ جب عبدالمطلب امدہہ کے پاس تشریف لائے تو اس نے سانس کو حکم دیا کہ اس بڑے سفید رنگ والے ہاتھی کو لائے۔ جب ہاتھی حاضر ہوا اور اس نے جناب عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے چہرہ پر نظر کی تو آپ کے سامنے ادب سے اس طرح بیٹھ گیا۔ جیسے اونٹ بیٹھتا ہے۔ پھر سجدہ کرتا ہوا گر پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قوت گویائی دی۔ ہاتھی نے کہا.....

السلام علی النور الذی فی ظہرک یا عبدالمطلب۔

ترجمہ : سلام ہو اس نور پر جو آپ کی پشت میں ہے ای عبدالمطلب

رہا یہ شبہ کہ اس وقت رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی طرف منتقل ہو چکا تھا۔ اس لیے کہ واقعہ قبل کے کچھ دن بعد رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو ہاتھی نے حضور علیہ السلام کا نور مبارک کیسے جناب عبدالمطلب کی پشت میں دیکھا؟

تو اس کا جواب علامہ ذرقانی نے یہ ارشاد فرمایا ہے :

بأن الله تعالى أحدث في عبدالمطلب نور يحاكي ذلك النور المستقر في  
آمنه۔ (ذرقانی جلد اول)

ترجمہ : بے شک اللہ تعالیٰ نے جناب عبدالمطلب میں ایسا نور پیدا فرمادیا جو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا میں مستقر نور کی مانند تھا۔

نور مصطفیٰ ﷺ کے مشابہ نور کو دیکھ کر ہی ہاتھی جناب عبدالمطلب سے سامنے سجدہ میں گر پڑا اور آپ کو سلام عرض کیا۔

امدہ نے حضرت عبدالمطلب کی انتہائی تعظیم کی آپ کو اپنے پاس بٹھایا اور مطلب دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا میرا مطلب یہ ہے کہ میرے اونٹ واپس کئے جائیں۔ امدہ نے کہا کہ مجھے بہت تعجب ہے کہ میں کعبہ کو ڈھانے آیا ہوں اور وہ آپ کے کباہ و اجداد کا معظم و محترم مقام ہے۔ آپ نے اس کے لئے کچھ نہیں کہا اور اپنے اونٹوں کے لیے کہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں اپنے اونٹوں ہی کا مالک ہوں۔ اس لیے ان کے لیے کہتا ہوں اور کعبہ کا جو مالک ہے۔ وہ خود اس کی حفاظت فرمائے گا۔

امدہ نے آپ کو اونٹ واپس کر دیئے عبدالمطلب نے قریش کو حال سنایا اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ پہاڑوں میں پناہ گزیں ہو جائیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ حضرت

عبدالطلب نے دروازہ کعبہ پر پہنچ کر بارگاہ الہی میں کعبہ کی حفاظت کے لئے دعا کی۔ دعا سے فارغ ہو کر اپنی قوم کی طرف چلے گئے۔ امدہ نے صبح کے وقت اپنے لشکر کو کعبہ ڈھانے کے لئے تیار کیا۔ محمود ہاتھی نہ اٹھا اور کعبہ کی طرف نہ چلا۔ جس طرف چلاتے چلتا تھا۔ خانہ کعبہ کی طرف اس کا رخ کرتے تو پیٹھ جاتا اور بالکل حرکت نہ کرتا۔

وہ لشکری اسی کشمکش میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر سمندر کی جانب سے چھوٹے چھوٹے پرندے بھیجے۔ ہر ایک کے ساتھ تین کنکریاں تھیں۔ ایک ایک چونچ میں اور دو دو پنچوں میں تھیں۔ یہ کنکریاں مسور کے دانوں کے برابر تھیں۔ ان پرندوں نے یہ کنکریاں امدہ کے لشکر پر گرائیں۔

ہر کنکر پر اس شخص کا نام مکتوب تھا۔ جس نے اس سے ہلاک ہونا تھا۔ کنکریاں ان کے سر پر پڑیں۔ پاخانہ کے مقام سے خارج ہو کر اگر وہ شخص سوار ہوتا تو سواری کو چیرتی ہوئی زمین کے اندر چلی جاتیں۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس پر وہ کنکری پڑتی وہ چیچک میں مبتلا ہو جاتا۔

حدیث شریف میں ہے کہ اس سال پہلی بار چیچک اور خسرہ کی بیماری سرزمین عرب میں دیکھی گئی۔  
(روح البیان جلد دوم)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ میں نے وہ کنکریاں ایک قصیر کی مقدار حضرت اسمہ بانی رضی اللہ عنہا کے پاس دیکھی ہیں۔ ان پر سرخ خطوط تھے۔

(روح البیان)

امدہ کی موت اسے کنکر رسید ہونے کے فوراً بعد نہیں ہوئی بلکہ عذاب میں زیادتی کے لئے وہ زندہ رہا اور چیچک میں مبتلا ہو گیا۔ اس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ساقط ہونے لگا۔ اس کے بدن سے پیپ اور خون بہتا تھا۔ جب وہ صنعا پہنچا تو اس کا دل پھٹ

گیا اور وہ جہنم رسید ہوا۔  
(المواہب اللدنیہ ذر قافی مدارج النبوت سیرت حلبیہ)

امدہہ کے کچھ لشکری عذاب سے محفوظ رہے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

لقد رآيت قائد القيل و سائمه اعميين مقعدين يستطعان الناس بمكة

(درقانی جلد اول)

ترجمہ : تحقیق میں نے امدہہ کے ہاتھی کے قائد اور سائس کو دیکھا جو اندھے اور لپاچ ہو چکے تھے۔ مکہ مکرمہ کے راستہ میں لوگوں سے کھانے کا سوال کرتے تھے۔

### حضرت عثمانؓ کیسے غنی ہوئے :

علامہ بربان الدین حلبی ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے غنا کا سبب یہ ہے کہ جب امدہہ اور اس کی قوم ہلاک ہوئی تو سب سے پہلے ان کے خیموں میں عثمان حضرت عثمان کے والد اور عبدالمطلب و ابو مسعود الثقفی داخل ہوئے اور وہاں سے بہت سامان ان کے ہاتھ آیا جو انہوں نے زمین میں مدفون کر دیا اور یہ تینوں قوم قریش میں سب سے غنی اور کثیر المال ہو گئے۔ جب عثمان فوت ہوئے تو ان کا وہ مال کثیر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ترکہ میں ملا اور اس مال سے آپ غنی ہو گئے۔

(سیرت علیہ جلد اول)

### حضورؐ کی ولادت کے وقت خوارق کا ظہور :

حضور علیہ السلام کی ولادت کے وقت بہت سے خوارق و عجائبات نمودار ہوئے۔ جو حدیثوں اور سیر کی کتابوں میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں۔ یہاں ان میں سے بعض کا ذکر ہو گا۔ جو سیر کی مستند کتب میں مذکور ہیں :

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں :

من حدیث ج ۱۷۴ منہم عطاء وابن عباس ان آمنہ بنت وهب قالت

لما فصل منی تعنی النبی ﷺ خرج معہ نور اسماء له ما بین المشرق و المغرب

ثم وقع الى الارض معتمد اعلى يديه ثم اخذ قبضة من التراب فقبضها و رفع  
راسه الى السماء  
(المواهب اللدنية، جلد اول)

ترجمہ : یہ حدیث ایک جماعت سے مروی ہے جس میں عطاء اور ابن عباس بھی  
ہیں کہ بے شک حضرت آمنہ مادر رسول اللہ ﷺ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ  
پیدا ہوئے تو آپ کے ساتھ ایک نور نکلا جس سے مشرق و مغرب روشن ہو گئے  
'پھر آپ زمین پر اپنے ہاتھوں کا سارا لے کر آئے' پھر آپ نے ایک مشت مٹی  
اٹھائی اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا۔

فائدہ :

علامہ زر قانی فرماتے ہیں کہ.....

مشت مٹی رسول اللہ ﷺ کے معجزات سے ہے۔ ہجرت کی رات رسول  
اللہ ﷺ ایک مشت مٹی کفار کی طرف پھینکی تھی تو وہ آپ کو دیکھ نہ سکے حالانکہ حضور  
صلیہ السلام ان کے سامنے سے گزرے تھے۔

یوں ہی غزوہ بدر اور احد و حنین میں رسول اللہ ﷺ نے کفار کی جانب مشت  
بھر مٹی پھینکی جس سے انہیں شکست ہوئی۔

ولادت کے وقت حضور کے کان میں رضوان کی سرگوشی :

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انه قال لما ولد رسول اللہ ﷺ قال فی اذنه  
رضوان حازن الحنان ابشر یا محمد فما بقی لنبی علم الا قد اعطیتہ فانت  
اکثرهم علما و اشجعهم قلبا۔  
(المواهب اللدنیہ و زرقانی)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ  
ﷺ پیدا ہوئے تو جنت کے منتظم رضوان نے آپ کے کان میں یہ بات کہی اے

محمد ﷺ آپ کے لئے بشارت ہے کہ ہر نبی کا علم آپ کو عطا کر دیا گیا ہے۔ پس آپ علم و شجاعت میں تمام انبیاء سے بڑھ کر ہیں۔

وروی الخطیب بسندہ ان آمنة قالت لما وضعتہ علیہ السلام رائیت  
سحابة عظيمة بها نور اسمع فیہا صہیل الخیل و خفقان الاجنحة و کلام  
الرجال حتی غشیته و غیب عنی فسمعت منادی ینادی طوفوا بمحمد مشارق  
الارض و مغاربہا و ادخلوه البحار لیعرفوه باسمہ و نعتہ و صورته فی جمیع  
الارض و اعرضوه علی کل روحانی من الجن و الانس و الملائکة و الطیور و  
الوحوش و اعطوه خلق آدم و معرفة شیث و شجاعة نوح و نخلة ابراهیم و  
لسان اسماعیل و رضاء اسحق و فصاحة الصالح و حکمة لوط و بشری  
يعقوب و شدة موسى و صبر ایوب و طاعة یونس و جهاد یوشع و صوت داود  
و حب دانیال و عصمة یحییٰ و زهد عیسیٰ و اغمسه فی اخلاق النبیین  
قالت ثم انجلی عنی فاذا قد قبض علی حریر حضراء مطویة طیاشدید ایتبع  
من تلك الحریر ماء و اذ القائل بقول یخ قبض محمد علی الدنیا کلہا لم یتبق  
خلق من اهلہا الا دخل طائعافی قبضته قالت ثم نظرت الیہ ﷺ فاذا هو کالقمر  
لیلة البدر یرجہ یسطع کالمسک الاذفر و اذا بثلاثة نفر فی ہد احد ابرہق من  
فضة و فی ہد الآخر طشت من زمرد احضر و فی ہد الثالث حریرة بیضاء  
فنشرہا و اخرج منها خاتما تحار ابصار الناظرین دونہ فغسلہ من ذلک  
الابرہق سبع مرات ثم عثم بین کتفیه بالخاتم ولفہ فی الحریرة ثم و احتملہ  
فادخلہ بین اجنحتہ ساعة ثم رده الی (زرقانی جلد اول مدارج النبوت جلد دوم)

ترجمہ : احمد بن علی خطیب بغدادی نے اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ حضرت  
آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب حضور علیہ السلام پیدا ہوئے تو میں نے ایک عظیم  
نورانی ابرہ دیکھا۔ اس سے گھوڑوں اور پر یوں کی حرکت کی آواز میں سنتی تھی۔  
یہاں تک کہ اس نے آپ کو ڈھانپ لیا اور آپ مجھ سے غائب ہو گئے۔ پھر میں  
نے ایک منادی کو سنا وہ کہہ رہا تھا کہ محمد ﷺ کو زمین کے مشارق اور مغارب کی

سیر کر او اور آپ کو دریاؤں میں لے جاؤ تاکہ سب اہل زمین آپ کو آپ کے اسم مبارک، آپ کی نعت و صفت سے پہچان لیں اور آپ کو تمام روحانیت جن انسان، ملائکہ، طیور و وحوش پر ظاہر کرو اور آپ کو دو حضرت آدم علیہ السلام کی صورت اور معرفت شیث و شجاعت نوح اور خلعت ابراہیم و زبان اسماعیل و رضاء اسحاق و فصاحت صالح اور حکمت لوط و بشارت یعقوب و شدت موسیٰ و صبر ایوب، طاعت یونس، جہاد یوشع، آواز داؤد، حب دانیال، وقار الیاس، و عصمت یحییٰ، زہد عیسیٰ اور انہیں تمام پیغمبروں کے اخلاق کے دریاؤں میں غوطہ دو۔

حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ پھر وہ امہ مجھ سے دور ہو گیا اور حضور علیہ السلام ایک سبز ریشم کے ٹکڑے میں لپٹے ہوئے تھے اور اس سے پانی ٹپک رہا تھا اور کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا۔ واہ واہ محمد ﷺ نے تمام دنیا پر قبضہ فرمالیا ہے اور دنیا کی کوئی مخلوق باقی نہیں مگر وہ آپ کے مطیع و مقبوض ہوگی۔

حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے حضور علیہ السلام کی طرف دیکھا تو گو یا آپ چودہویں کا چاند ہیں اور مشک از فر کی خوشبو آپ سے منک رہی تھی۔ پھر تین شخص نمودار ہوئے۔ ایک کے ہاتھ میں چاندی کا کوزہ تھا۔ دوسرے کے ہاتھ میں سبز زمرہ کا طشت تھا اور تیسرے کے ہاتھ میں سفید ریشم تھا۔ تو اس نے اسی ریشمی کپڑے سے ایک مہر نکالی، اس کی نورانیت کی وجہ سے اسے آنکھیں دیکھ نہیں سکتی تھیں۔ پھر اس نے حضور ﷺ کو سات بار اس ابرویں سے غسل دیا۔ پھر وہ مرآپ کے دو شانوں کے درمیان لگائی، پھر ریشم میں حضور علیہ السلام کو لپیٹ کر اٹھایا اور اپنے پروں میں چھپالیا۔ پھر حضور علیہ السلام کو میری طرف لوٹا دیا۔

عن عثمان بن ابی العاص عن امہ و اسمہا فاطمة بنت عبد اللہ قالت لما حضرت ولادة رسول اللہ ﷺ رأيت البيت حين وقع قدامتلاء نورا ورأيت النجوم تدنو حتى ظننت انها ستقطع على

ترجمہ : عثمان بن ابوالحاص نے اپنی والدہ سے روایت کیا ہے وہ کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریف کا وقت آیا میں نے دیکھا جس حجرہ شریفہ میں آپ پیدا ہوئے وہ نور سے بھر گیا۔ اور میں نے دیکھا کہ ستارے میرے قریب آ رہے ہیں یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ وہ مجھ پر گر پڑیں گے۔

عن ابن عباس قال كانت آمنه تحدث وتقول اتاني ات حين مريتي من حملي ستة اشهر في المنام و قال لي يا آمنه انك قد حملت بخير العالمين فاذا ولدته فسميه محمدا و اكنمى شأنك قالت ثم اخذني ماياخذ النساء و لم يعلم بي احد لا ذكر ولا انثى و اني لو حيدة في المنزل و عبدالمطلب في طوافه فسمعت و حبة عظيمة و امر اعظيما هاني ثم رأيت كان جناح طائر ابيض قد مسح على فؤادي فذهب عني الرعب و كل و جمع احد ثم التفت فاذا انا بشربة بيضا فتنا و لنها فاصا بي نور عال ثم رأيت نسوة كالتحل طوالا كانهن من بنات عبدمناف يحدقن فيبينما اتعجب و انا اقول و اغوثاه من ابن علمن بي قال في غير هذه الرواية فقلن لي نحن آسية امرأة فرعون و مريم ابنة عمران و هولاء من الحور العين و اشتد بي الامر و اني اسمع الوجبة في كل ساعة اعظم و اهل هول مما تقدم فيبينما انا كذلك اذ بد بياج ابيض قد مد بين السماء و الارض و اذا لقائل يقول خذوه عن اعين الناس قالت و رأيت رجالا قد وقفوا في الهواء بايديهم اباريق من فضة ثم نظرت فاذا انا بقطعة من الطير قد اقبلت حتى غطت عجرتي مشاقيرها من الزمرد و احسنتها من الياقوت فكشف الله تعالى عن بصري فرأيت مشارق الارض و مغاربها و رأيت ثلاثة اعلام مضروبات علما بالمشرق و علما بالمغرب و علما على ظهر الكعبة۔

فاخذني المخاض فوضعت محمد ﷺ فنظرت اليه فاذا هو ساجد قد رفع اصبعيه الي السماء كما لمتضرع المستهل ثم رأيت سحابة بيضا قد انزلت من السماء حتى غشيت فغبتته عنى ثم سمعت مناديا ينادي طربوا به مشارق الارض و مغاربها و ادخلوه البحار ليعرفوه باسمه و نعته و صورته و يعلمون

انه سمى فيها الحاحى لا يبقى شىء من الشرك الا فحى فى زمانه ثم انحلت عنه  
فى اسرع وقت  
(المواعظ اللدنيه . مدارج النبوت)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے کہا حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ کسی آنے والے نے اگر خواب اس وقت مجھ سے کہا جب کہ حمل کو چھ ماہ گزر چکے تھے کہ آمنہ آپ کے شکم میں خیر العالمین ہیں۔ جب وہ پیدا ہوں تو ان کا نام محمد رکھنا اور اپنا حال پوشیدہ رکھنا۔

فرماتی ہیں کہ جب میری وہ حالت ہوئی جو عورتوں کو ہوتی کسی کو میرا علم نہیں تھا اور میں گھر تنہا تھی اور عبدالمطلب بیت اللہ شریف کا طواف فرما رہے تھے۔ پھر میں نے ایک عظیم آواز سنی جس نے مجھے خوف میں ڈال دیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ ایک سفید پرندہ اپنا بازو میرے دل پر پھیر رہا ہے تو میرا خوف اور درد اس سے زائل ہو گیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ میرے قریب سفید شرمٹ ہے۔ میں نے اسے نوش کر لیا۔ پھر میں نے ایک بلند نور دیکھا۔ پھر میں نے اپنے قریب دراز قد عورتیں کھجور کے درخت کی مانند دیکھیں۔ گویا وہ عبد مناف کی بیٹیاں ہیں اور مجھے دیکھ رہی ہیں۔ مجھے تعجب ہوا کہ انہیں میرے حال کا کیسے علم ہو گیا؟ ایک نے مجھے کہا کہ میں آسیہ فرعون کی بیوی ہوں اور دوسری نے کہا میں مریم بنت عمران ہوں اور یہ دوسری حور عین ہیں۔

پھر یہ امر مجھ پر سخت ہو گیا اور میں ہر گھڑی ایک عظیم اور ہولناک آواز سنتی جو پہلی آواز سے زیادہ عظیم اور ہولناک ہوتی اسی دوران میں نے دیکھا کہ سفید ریشم زمین اور آسمان کے درمیان پھیلا دیا گیا ہے اور میں نے ملائکہ مردوں کی شکلوں میں دیکھے جو زمین و آسمان کے درمیان ایستادہ ہیں اور ان کے ہاتھوں میں چاندی کے کوزے ہیں۔

پھر میں نے پرندوں کی ایک جماعت آتے دیکھی حتیٰ کہ انہوں نے حجرہ کو ڈھانپ لیا ان کی چونچیں زمر کی اور بازو یا قوت کے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے میٹھی آنکھوں سے پردے اٹھا دیئے تو میں نے مشارق و مغارب زمین کو دیکھ لیا اور میں نے

تین جھنڈے گڑے ہوئے دیکھے ایک جھنڈا مشرق میں اور ایک جھنڈا مغرب میں اور ایک جھنڈا کعبہ کی چھت پر۔

پھر تجھے درودِ زہ ہو اور حضور علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو میں نے آپ کی طرف نظر کی تو آپ کو سجدہ میں دیکھا دارِ نہالِ یحییٰ آپ اپنی دونوں انگشتِ شہادت آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھے جس طرح کوئی عاجز زار و زار روتا ہے۔ پھر میں نے ایک سفید لہو دیکھا جو آسمان کی طرف سے آیا۔ یہاں تک کہ اس نے آپ کو ڈھانپ لیا اور آپ کو مجھ سے غائب کر دیا۔ پھر میں نے ایک منادی کو سنا جو کہتا تھا کہ آپ کو زمین کے مشرق و مغرب کی سیر کر لو اور آپ کو تمام دریاؤں میں لے جاؤ تاکہ وہ آپ کا اسم مبارک آپ کی نعت و صف اور آپ کی صورت کو پہچانیں اور جان لیں کہ آپ کا اسم مبارک ماحی ہے اور اب شرک میں سے کچھ باقی نہیں رہے گا۔ مگر آپ کے زمانہ میں محو ہو جائے گا۔

### حضور کی ولادت کے وقت حضرت آسیہ و حضرت مریم کے حضور کی حکمت

رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریف کے وقت حضرت آسیہ و مریم رضی اللہ عنہما کی خصوصیت سے حاضری میں یہ حکمت ہے کہ یہ دونوں جنت میں رسول اللہ ﷺ کی ازواجِ مطہرات سے ہوں گی۔

علامہ عیسیٰ فرماتے ہیں

ولعل حکمة شہود آسیہ و مریم لولادته کونہما نصیران زوجتین لہ ﷺ فی الجنة مع کلثوم اخت موسیٰ (سیرت منیہ جلد اول)

ترجمہ : حضور علیہ السلام کی ولادت کے وقت حضرت آسیہ اور مریم رضی اللہ عنہما کے حضور کی یہ حکمت ہو سکتی ہے کہ یہ دونوں جنت میں حضرت کلثوم موسیٰ علیہ السلام کی بہن سمیت رسول اللہ ﷺ کی ازواجِ مطہرات سے ہوں گی

یہی علامہ علی بن عبد بن الدین الحلبي مزید ارقام فرماتے ہیں :

وفی الجامع الصغير۔ ان اللہ تعالیٰ زوجتی فی الجنة مریم بنت عمران و امراة فرعون و اخت موسیٰ

ترجمہ : الجامع الصغیر میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

تحقیق اللہ تعالیٰ نے مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بیوی اور موسیٰ علیہ السلام کی بہن کو جنت میں میری ازواج سے کر دیا ہے۔

علامہ زر قانی رقم طراز ہیں :

ولعل حکمة شهود هن كثرة الحور له في الجنة كما ان مريم و آسیة من نساءه في الجنة كما ورد في الحديث۔ (زر قانی جلد اول)

ترجمہ : ولادت کے وقت حوروں کی حاضری میں یہ حکمت ہو سکتی ہے کہ جنت میں آپ ﷺ کے لئے حوریں کثرت سے ہوں گی جیسا کہ حضرت مریم اور آسیہ آپ کی جنتی ازواج مطہرات سے ہیں۔ جس طرح کہ اس سلسلہ میں حدیث شریف وارد ہوئی ہے۔

عن عائشة قالت كان يهودي سكن مكة فلما كانت الليلة التي ولد فيها رسول الله ﷺ قال يا معشر قريش هل ولد فيكم مولود قالوا لا نعلم قال وانظر و افاته ولد في هذه الليلة نبى هذه الامة بين كنفه علامة فانصرفوا فسالوا فقبل لهم ولد لعبد الله بن عبد المطلب غلام فذهب اليهودي معهم الى امه فاخرجته لهم فلما رأى اليهودي العلامة خر مغشياً عليه وقال ذهبت النبوة من بني اسرائيل يا معشر قريش اما والله يسطون بكم مسطوة يخرج خبرها من المشرق و المغرب (ما ثبت من السنة ، النساء العيون ، المواهب اللدنية)

ترجمہ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودی مکہ میں رہائش پذیر تھا۔ جب وہ رات آئی جس میں حضور ﷺ پیدا ہوئے تو اس یہودی نے کہا۔ جماعت قریش کیا تم میں کوئی چہ پیدا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا ہمیں خبر نہیں۔ یہودی نے کہا تلاش کرو۔ کیونکہ اس رات میں اس امت کا نبی جس کے دونوں کندھوں کے درمیان نشان نبوت ہے پیدا ہو گیا ہے۔

چنانچہ قریش گئے اور دریافت کیا ان سے کسی نے کہا کہ عبد اللہ بن عبد المطلب کے فرزند ہوا ہے۔ پھر وہ یہودی قریش کے ساتھ آپ کی والدہ کے پاس پہنچا۔ انہوں

نے آپ کی زیارت کرا دی۔ جب یہودی نے نشان نبوت دیکھا تو غش کھا کر گر پڑا اور کہا اے جماعت قریش بنی اسرائیل سے نبوت نکل گئی۔ اب تم کو یہی غلبہ حاصل ہوگا اور ان کی خبر مشرق سے مغرب تک پھیل جائے گی۔

### شاعر مصطفیٰ حضرت حسان بن ثابت کی روایت :

عن حسان بن ثابت قال اتى لغلाम ابن سبع سنين او ثمان سمعت اذا  
يهودى يصرخ يا معشر يهود فاجتمعوا اليه و انا اسمع قالوا يا ويلك مالك  
قال طلع نجم احمد الذى ولد به فى هذه الليلة  
(المواهب اللدنية)

ترجمہ : حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میری  
عمر سات یا آٹھ سال کی تھی۔ میں نے سنا کہ مدینہ طیبہ میں ایک یہودی چلا کر کہہ  
رہا ہے۔ اے گروہ یہود! تو یہود اس کے پاس جمع ہو گئے۔ میں نے بھی ان کی کلام  
سننے کا قصد کر لیا تو وہ اسے کہنے لگے۔ تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا احمد کا ستارا آج  
شب طلوع کر چکا ہے جس کے طلوع کے وقت ان کی ولادت ہونی ہے۔

علامہ زر قانی ان روایات کو رقم فرمانے کے بعد فرماتے ہیں :

ان البشارة بالنبي ﷺ جاءت من كل طريق و على لسان كل فريق من كاهن  
او منجم محق او مبطل انسى او حنى  
(زر قانی جلد اول)

ترجمہ : تحقیق حضور نبی کریم ﷺ کی آمد کی بشارت ہر طریق و ہر فریق سے ہوئی۔  
کاہن، منجم، حق پانے والے، باطل پہ قائم ہونے والے، انس و جن سب نے آپ  
کی آمد کی بشارت دی۔

### عبدالرحمن بن عوف کی روایت :

اخرج ابو نعیم عن عبدالرحمن بن عوف عن امه الشفاء قالت لما  
ولدت أمنة رسول الله ﷺ وقع على يدي فاستهل فسمعت قائلا يقول

رحمك الله قالت الشفاء فاضاء لي ما بين المشرق و المغرب حتى نظرت الى بعض قصور الروم قالت ثم البسته واضلعت فلم انشب ان غشيتني ظلمة و رعب و قشعريرة ثم غيب عني فسمعت قائلا يقول اين ذهبت به قال الى المشرق قالت فلم يزل الحديث مني على حال حتى بعث الله فكنت في اول الناس اسلاما۔

(المواهب اللدنية، جلد اول)

ترجمہ : ابو نعیم عبد الرحمن بن عوف سے حدیث لائے۔ انہوں نے اپنی والدہ الشفاء سے روایت کی۔ الشفاء فرماتی ہیں کہ جب حضرت آمنہ کے ہاں رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی تو آپ میرے ہاتھ پر واقع ہوئے اور آواز کی۔ میں نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے ”یرحمک اللہ“ اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ پھر مشرق و مغرب میں جو ہے روشن ہو گیا۔ یہاں تک کہ میں نے روم کے محلات دیکھ لیے۔ پھر میں نے حضور ﷺ کو لباس پہنا کر سلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد مجھ پر تاریکی و خوف اور لرزہ طاری ہو گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ مجھ سے غائب ہو گئے۔ پھر میں نے سنا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ تو انہیں کہاں لے گیا؟ تو اس نے جواب میں کہا: مشرق کی طرف۔ حضرت شفاء فرماتی ہیں کہ یہ بات ہمیشہ میرے دل میں رہی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا اور میں ساتین اسلام سے ہو گئی۔

**ولادت شریف کی خوشی میں کعبہ جھومنے لگا:**

وليلة ولا دة ﷺ تزلزلت الكعبة ولم تسكن ثلاثة ايام و ليا لهن وكان ذلك اول علامه رأت قریش من مولد النبي ﷺ (انسان العيون، جلد اول)

ترجمہ : رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریف کی رات کعبہ جھومنے لگا اور تین دن رات جھومتا رہا۔ حضور علیہ السلام کی ولادت شریف کی یہ پہلی نشانی قریش نے دیکھی۔

## ولادت مبارک کحقت دنیا بھر کے مت سر کے بل گر پڑے :

وعند ولادته عليه السلام تنكست الاصنام اى اصنام الدنيا و تقدم ايضاً انها تنكست عند الحمل به و تقدم انه لا مانع من تعدد ذلك (انسان العيون جلد اول)

ترجمہ : حضور علیہ السلام کی ولادت کے وقت دنیا بھر کے مت سر کے بل گر پڑے۔ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ جب حضور علیہ السلام رحم مادر میں جلوہ افروز ہوئے اس وقت بھی مت سر کے بل گر پڑے تھے۔ یہ بھی پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔ تعدد سے کوئی مانع نہیں۔

وعن عبدالمطلب قال كنت فى الكعبة فرأيت الاصنام سقطت من اماكنها و حرت سجداً و سمعت صوتاً من جدار الكعبة يقول ولد المصطفى المختار الذى تهلك بيده الكفار و يطهر من عبادة الاصنام يا امر عبادة الملك العلام (انسان العيون، جلد اول)

ترجمہ : حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا میں کعبہ میں تھا۔ میں نے دیکھا کہ تمام مت اپنی جگہوں سے گر پڑے ہیں اور سجدہ نہیں ہیں اور دیوار کعبہ سے میں نے یہ آواز سنی کہ مصطفیٰ مختار پیغمبر کی ولادت ہوئی۔ جن کے ہاتھ کفار کی ہلاکت ہوگی۔ بتوں کی عبادت سے منع فرمائیں گے اور بہت علم والے بادشاہ کی عبادت کا حکم فرمائیں گے۔

وذكر ان نفرا من قريش منهم و رفة بن نوفل و زيد بن عمرو بن نفيل و عبد الله بن جحش كانوا يجمعون الى صنم قد حملوا عليه ليلة ولد رسول الله ﷺ فراه متكسا على وجهه فانكروا ذلك فاخذوه فردوه الى حاله فانقلب انقلاباً عنيفاً فردوه فانقلب كذلك الثالثة فقالوا ان هذا الامر حدث ثم انشد بعضهم ابياتا يخاطب بها الصنم و يتعجب من امره و يسأله فيها عن سبب تنكسه فسمع هاتفا من حوف الصنم بصوت جهير اى مرتفع يقول !

تودى لمولود اضاءت بنوره

(الابيات)

جميع فحاج الارض بالشرق و الغرب

ترجمہ : قریش کی ایک جماعت جس میں ورقہ بن نوفل، زید بن عمر بن غنیل و عبد اللہ بن جحش بھی تھے۔ ایک بت کے پاس جمع ہوا کرتی تھی۔ حضور علیہ السلام کی ولادت شریف کی شب جب یہ جماعت اس بت کے پاس گئی تو دیکھا بت سر کے بل گر رہا ہے تو انہوں نے اسے اٹھا کر سیدھا کر دیا۔ پھر وہ شدت کے ساتھ فوراً سر کے بل گر پڑا انہوں نے اسے سیدھا کیا۔ تیسری بار پھر وہ سر کے بل گر گیا۔ تو وہ آپس میں کہنے لگے کہ آج کوئی نیا واقعہ رونما ہو گیا ہے۔

پھر اس جماعت سے بعض نے کچھ اشعار کہے۔ جن میں اس بت کو مخاطب کیا گیا اور اس کے گرنے پر تعجب اور گرنے کی وجہ اس سے دریافت کی گئی۔ تو اس بت کے حکم سے اونچی آواز سنائی دی کہ کوئی کہہ رہا ہے۔

میرا کرنا اس مولود کی ولادت کی وجہ سے ہے۔ جن کے نور سے زمین کی تمام راہیں مشرق و مغرب تک روشن ہو گئی ہیں۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بدایونی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان روایات کی منقول ترجمانی یوں فرمائی ہے۔

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ بحرے کو جھکا

تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھر تھر کر گر گیا

اخرج ابو نعیم عن عمر و بن قتیبة قال سمعت ابی و كان من اوعية العلم قال لما حضرت ولادة آمنة قال الله للملائكة افتحوا ابواب السماء كلها و ابواب الجنان كلها و امر الله الملائكة بالحضور فنزلت تبشر بعضها بعضا و تطاولت جبال الدنيا و ارتفعت البحار و تبا شر اهلها فلم يبق ملك الا حضرو اخذ الشيطان فغل سبعين غلا و القى منكوسا في لجة البحر الحضر و غلت الشياطين و المردة و البست الشمس يومئذ نوراً عظيماً و اقيم على راسها سبعون الف حوراء في الهوا ينتظرون ولادة محمد ﷺ و كان قد اذن الله تعالى تلك السنة لنساء الدنيا ان يحملن ذكورا كرامة لمحمد ﷺ